اجمالی فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
حصہ ہفدہم (17)		رہن یا راہن یا مرتہن کئی ہوں اس کا بیان	721
تحری کا بیان	661	مرہون میں تصرف کا بیان	728
احیاء موات کا بیان	662	رہن میں جنایت کا بیان	735
شِرب کا بیان	665	جنایات کا بیان	744
اشربہ کا بیان	670	اطراف میں قصاص کا بیان	762
شکار کا بیان	675	حصہ ہیژدہم (18)	
جانوروں سے شکار کا بیان	683	پیش لفظ	766
رہن کا بیان	694	عرضِ حال	767
شے مرہون کے مصارف کا بیان	708	جنایات کا بیان	769
کس چیز کو رہن رکھ سکتے ہیں	709	قصاص کہاں واجب ہوتا ہے کہاں نہیں	780

www.dawateislami.net

اطراف یعنی اعضاء میں قصاص کا بیان	788	قسامت کا بیان	899
جدید تصنیف کا آغاز	790	عاقلہ کا بیان	913
آنکھ میں قصاص کے احکام	791	حصہ نہم (19)	
کان میں قصاص کے احکام	794	تذکرہ	914
ناک میں قصاص کے احکام	795	مقدمہ	929
ہونٹ میں قصاص کے احکام	795	وصیت کا بیان	933
زبان میں قصاص کے احکام	796	مسائل فقہیہ	936
دانت میں قصاص کے احکام	796	وصیت سے رجوع کرنا جائز ہے	943
انگلیوں میں قصاص کے احکام	800	وصیت کے الفاظ	945
ہاتھ میں قصاص کے احکام	801	ثلث مال کی وصیت کا بیان	952
قتل اور قطع عضو دونوں کے جمع ہونے کا بیان	806	کس حالت میں وصیت معتبر ہے	966
قتل پر گواہی کا بیان	813	کون سی وصیت مقدم ہے کون سی مؤخر	968
اقرارِ قتل کا بیان	819	اقارب وہمسایہ کے لیے وصیت کا بیان	970
قتل کے اعتبار کی حالت کا بیان	829	مکان میں رہنے اور خدمت کرنے، درختوں کے پھلوں، باغ کی آمدنی اور زمین کی آمدنی وپیداوار کی وصیت کا بیان	976
دیت یعنی قتل پر خون بہا کا بیان	830		
زبان کی دیت کا بیان	836		
چہرے اور سر کے زخموں کا بیان	842	متفرق مسائل	988
حمل کو نقصان پہنچانے کا بیان	845	وصی اور اس کے اختیارات کا بیان	993
بچوں سے متعلق جنایات کے احکام	850	وصیت پر شہادت کا بیان	1014
دیوار وغیرہ گرنے سے حادثات کا بیان	857	ذمی کی وصیت کا بیان	1015
راستہ میں نقصان پہنچنے کا بیان	871	حصہ نہم (19) ضمیمہ	
جانوروں سے نقصان کا بیان	885	ارتسام	1018

www.dawateislami.net

مقدمہ	1021	عول کا بیان	1138
اسلام اور علم کی اہمیت	1027	اعداد کے درمیان نسبتوں کا بیان	1140
علمِ فقہ کی فضیلت	1033	ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا اصول	1146
شرعی اور فقہی اعتبار سے علم کی اقسام	1035	وارثوں اور دوسرے حقداروں میں ترکہ کی تقسیم کا طریقہ	1147
آداب الافتاء	1054		
طبقات الفقہاء	1057	قرض خواہوں میں مال کی تقسیم	1150
اسلامی احکام شرعیہ کا سرچشمہ اور مآخذ	1066	تخارج کا بیان	1151
تخفیفات شرعیہ وتیسیر کی مفصل بحث	1077	رد کا بیان	1152
حصہ بستم (20)		مناسخہ کا بیان	1157
پیش لفظ	1106	ذوی الارحام کا بیان	1160
اِن حقوق کا بیان جن کا تعلق میت کے ترکہ سے ہے	1111	مخنثین کی میراث کا بیان	1174
		حمل کی وراثت کا بیان	1175
میراث سے محروم کرنے کے اسباب	1112	حمل کا حصہ نکالنے کا طریقہ	1176
اصحابِ فرائض کا بیان	1114	گم شدہ شخص کی وراثت کا بیان	1181
عصبات کا بیان	1130	مرتد کی وراثت کا بیان	1182
حَجب کا بیان	1133	قیدی کی وراثت کا بیان	1183
حصوں کے مخارج کا بیان	1135	حادثات میں ہلاک ہونے والوں کا بیان	1183

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے نیند سے بیدار ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ دس دس مرتبہ پڑھا تو ہر اُس گناہ سے بچالیا جائے گا جس کا اسے خوف ہو اور کوئی گناہ اس تک نہ پہنچ سکے گا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الأذکار، باب إذا تعارّ من اللیل، الحدیث: ۱۷۰۰٦ ج ۱۰، ص ۱۷٤)

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

مضامین	صفحہ
سترھواں حصہ 17	
تحری کابیان	661
احیاء موات کا بیان	662
شِرب کا بیان	665
اشربہ کا بیان	670
شکار کا بیان	675
جانوروں سے شکار کا بیان	683
رھن کا بیان	694
شے مرھون کے مصارف کا بیان	708
کس چیز کو رہن رکھ سکتے ہیں	709
باپ یا وصی کا نابالغ کی چیز کو رہن رکھنا	718
رھن یا راھن یا مرتھن کئی ھوں اس کا بیان	721
متفرقات	723
کسی معتبر شخص کے پاس شے مرہون کو رکھنا	724
مرھون میں تصرف کا بیان	728
رھن میں جنایت کا بیان	735
متفرقات	737
جنایات کا بیان	744
کہاں قصاص واجب ہوتا ہے کہاں نہیں	754
اطراف میں قصاص کا بیان	762
عرضِ حال	764
اٹھارواں حصہ (18)	
پیش لفظ	766
عرضِ حال	767

مضامین	صفحہ
جنایات کا بیان	769
جنایات کے بارے میں قرآنی آیات	769
جنایات کے بارے میں احادیث	770
ناحق قتل کے اقسام	776
قتل عمد کس کو کہتے ہیں	776
جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی توبہ مقبول ہوسکتی ہے	777
قتل عمد کی سزا کا بیان	777
شبہ عمد کس کو کہتے ہیں اور اس کے احکام	778
قتل خطا کا بیان اور اس کی صورتیں	778
قتل قائم مقام خطا کا بیان	779
قتل کی پانچویں قسم قتل بالسبب کا بیان	779
قصاص کہاں واجب ہوتا ہے کہاں نہیں	780
قصاص شبہ سے ساقط ہوجاتا ہے	780
قصاص کے ساقط ہونے کا قاعدہ	780
مرتد کے قتل میں قصاص نہیں	781
اگر مسلم کو مشرک سمجھ کر قتل کیا تو قصاص نہیں	782
قاتل نے کسی طرح بھی قتل کیا ہو قصاص صرف تلوار سے لیا جائے گا	782
جن جب سانپ کی شکل میں ہو تو اس کے قتل میں قصاص نہیں	782
قاتل کو اگر مقتول کے ولی کے علاوہ کسی نے قتل کیا تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا	783
زخمی نے مرنے سے پہلے معاف کردیا تو یہ معافی جائز ہے	784
بددعا سے ہلاک کرنے اور زہر دینے کا حکم	784
قاتل چند ہوں تو اس کے احکام	785
ایک شخص کو چند شخصوں نے مل کر قتل کیا تو اس کا حکم	785
حملہ آور کو اپنے بچاؤ کے لیے قتل کر دینے میں قصاص نہیں	786

www.dawateislami.net

چور مال چھوڑ کر بھاگ جائے تو قتل کرنے کی اجازت نہیں	787
چور کو مار ڈالا تو قاتل کے ذمہ کچھ نہیں	787
قصاص کے ہبہ کرنے اور معاف کرنے کے احکام	787
ولی مقتول کا معاف کرنا صلح سے افضل ہے	787
اطراف یعنی اعضاء میں قصاص کا بیان	**788**
کان کاٹنے میں قصاص ہے	789
قصاص میں اعضاء کی مماثلت کا بیان	791
دانت کے سوا کسی ہڈی میں قصاص نہیں	791
آنکھ میں قصاص کے احکام	**791**
بھینگے اور کانے کی آنکھ میں قصاص کا حکم	792
کسی کی آنکھ کو زخمی کیا اور پتلی پر جالا آ گیا تو تاوان لیا جائے گا	793
بچے کی آنکھ میں قصاص کا حکم	793
آنکھ کے آپریشن کا حکم	794
اگر کسی نے ناقص کان کاٹا تو انصاف کے ساتھ تاوان ہے	794
ناک میں قصاص کے احکام	795
اگر ناک کا کچھ حصہ کاٹا تو اس میں تاوان لیا جائے گا	795
ہونٹ میں قصاص کے احکام	795
زبان میں قصاص کے احکام	796
دانت میں چھوٹے بڑے کا اعتبار نہیں	796
فالتو دانت توڑنے میں تاوان لیا جائے گا	796
اگر کسی نے دانت کا بعض حصہ توڑ دیا تو ان کا حکم	796
دانت ہل گیا اگر اُکھڑا نہیں تو اس کا حکم	797
اکھاڑے میں لڑتے ہوئے دانت ٹوٹ جائے یا اُکھڑ جائے تو اس کا حکم	797
کسی نے عیب دار دانت توڑ دیا تو اس کا حکم	798
کسی نے بچے کے دانت اکھیڑ دیئے تو اس کا حکم	798
کسی کو کاٹتے وقت دانت گر جائے تو اس کا حکم	799
ڈاکٹر نے غلطی سے مریض کا صحیح دانت اُکھاڑ دیا تو اس کا حکم	800
مریض کے دانت اُکھاڑنے کا حکم	800
کسی بچے نے بچے کا دانت توڑ دیا تو اس کا حکم	800
انگلیوں میں قصاص کے احکام	**800**
چھٹی انگلی کاٹنے کا حکم	801
ہاتھ میں قصاص کے احکام	801
ہاتھ یا انگلی کاٹنے میں قصاص کا حکم	802
کسی نے کسی کی انگلی کاٹ دی، اس نے قاطع کا ہاتھ جوڑ سے کاٹ دیا تو اس کا حکم	803
متعدد لوگوں کے ہاتھ کاٹنے والے کا حکم	804
کسی نے انگلیاں کاٹ دیں اور زخم اچھا ہونے سے پہلے جوڑ سے پہنچا کاٹ دیا تو اس کا حکم	805
چند آدمیوں نے ایک ہی چھری کو پکڑ کر کسی کا کوئی عضو قصداً کاٹ دیا تو اس کا حکم	805
عضو تناسل کاٹنے پر قصاص کا بیان	805
خصی یا نامرد کا عضو تناسل کاٹ دیا تو اس کا حکم	806

www.dawateislami.net

بچہ کا عضو تناسل کاٹ دیا تو اس کا حکم	806
اگر عورت نے کسی کا عضو تناسل کاٹا تو اس کا حکم	806
قتل اور قطع عضو دونوں کے جمع ہونے کا بیان	**806**
قتل کی سولہ۱۶ صورتوں میں ہر ایک کا حکم	807
اگر کسی شخص کو نوے کوڑے مارے پھر دس کوڑے مارے جس کی وجہ سے وہ مرگیا تو اس کا حکم	808
اگر کسی نے کسی کا عضو کاٹ دیا اور زخمی نے قاطع کو معاف کردیا اس کے بعد زخمی زخم کی وجہ سے مرگیا تو اس کا حکم	808
قطع عضو یا زخم کے معاف کرنے کا بیان	808
اگر ماں نے بچہ کو ادب کے لیے مارا اور بچہ مرگیا تو اس کا حکم	809
قصاص و دیت کے متعلق متفرق احکام	809
کسی نے کسی کو گولی ماری اور وہ گولی اس کے جسم سے پار ہوکر دوسرے کو لگی اور دونوں مرگئے تو اس کا حکم	809
کسی پر سانپ گرا اور اس نے اس کو دوسرے پر پھینکا دوسرے نے تیسرے پر پھینکا اور اس نے کاٹ لیا اور وہ مرگیا تو اس کا حکم	809
باپ کے ساتھ مل کر اجنبی نے قتل کیا تو قصاص نہیں	810
اگر کسی نے اپنی بیوی کو ناجائز حالت میں دیکھا تو کیا حکم ہے	810
کسی نے صورت بدل کر بچہ کو ڈرایا، بچہ پاگل ہوگیا تو دیت دے گا	810
کسی نے تلوار یا چاقو مارا اور کسی دوسرے نے پکڑ لیا اور اس کی انگلیاں کٹ گئیں تو دیت ہوگی	811
کسی نے کسی کا ہاتھ کاٹا اس کی وجہ سے وہ مرگیا تو قصاص لیا جائے گا	811
استاد کے مارنے سے بچہ مرجائے تو اس کا حکم	812
وطی میں مخرجین کے ایک ہوجانے کا حکم	812
کسی کا ناخن اُکھیڑ دیا تو اس کا حکم	813
قتل پر گواہی کا بیان	**813**
اگر ایک آدمی نے قتل کی گواہی دی تو اس کا حکم	813
مقتول کے ایک بیٹے نے دعویٰ کیا تو قصاص لینے کے لیے دوسرے بیٹے کا انتظار کیا جائے گا	813
متعدد قاتلوں کے قصاص کا حکم	814
گواہوں کے بیان میں اختلاف کا حکم	815
قتل میں گواہوں کی غلط بیانی کا حکم	816
مقتول کے اولیاء میں اختلاف کا حکم	817
اقرار قتل کا بیان	**819**
دو قاتلوں کے قتل عمد اور خطاء کے اقرار کا حکم	819
ولی اور قاتل کے اقرار میں اختلاف	819
قاتلوں کے اقرار میں اختلاف کا حکم	820
اگر کوئی شخص مقتول پایا گیا اور اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہوں	821
ہر وہ قتل جس میں قصاص نہیں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قبول ہوگی	822

www.dawateislami.net

بچہ نے باپ کے قتل کا اقرار کیا تو قصاص واجب نہیں	822
نابالغ بچے کے قتل کا حکم	822
قتل میں صلح کا حکم	822
اولیاءِ مقتول میں سے بعض کے قصاص کو معاف کرنے کے احکام	823
کسی نے دو شخصوں کو قتل کیا، ایک کے ولی نے معاف کردیا تو دوسرے کا ولی قصاص لے سکتا ہے	824
عفو میں شہادت کی پانچ صورتیں	825
تین ولیوں میں ایک کے عفو کی تین صورتیں	826
باؤلے کتے کو تیر مارنے میں خطأً کسی کا قتل ہوجائے	827
کسی نے خطأً کسی کے سر پر زخم لگایا تو اس کا حکم	827
اگر کسی نے قصداً سر پھاڑ دیا تو اس کا حکم	827
زخمی سے مُعَیَّن مال پر صلح کرلی تو اس کا حکم	828
بچہ کا دانت اکھیڑ دیا تو اس کا حکم	828
عورت کا سر مونڈھ دیا تو اس کا حکم	828
قصاص لینے کا حق کس کا ہے؟	828
قتل کے اعتبار کی حالت کا بیان	**829**
اگر کسی نے قاتل کو قصاص معاف کرنے کے بعد قتل کردیا	829
حکومتِ عدل کا مفہوم	830
دیت یعنی قتل پر خون بہا کا بیان	**830**
قطع اور قتل کی چار صورتیں اور ان کے حکم	831
دیت تین قسم کے مال سے ادا کی جائے گی اونٹ، دینار، درہم	831
دیت کے اونٹوں کی تفصیل	831
مقتول کی دیت لینے والوں میں ایک نابالغ بچہ ہے اور ایک بالغ ہے تو اس کی تفصیل	832
سر کے بال زبردستی مونڈنے کی دیت کی تفصیل	832
بھنوؤں، پپوٹوں، ڈاڑھی کے مونڈنے کی دیت کا بیان	832
ڈاڑھی زبردستی مونڈ دی تو سزا دی جائے گی	833
اگر مونچھیں مونڈ دیں تو تاوان لیا جائے گا	833
عورت کی ڈاڑھی مونڈ دی تو اس کا حکم	833
اعضاء کی دیت کا قاعدہ اور تفصیل	834
دونوں کان کاٹ دینے میں پوری دیت ہے	834
کان پر ایسی ضرب لگائی کہ بہرا ہوگیا تو پوری دیت ہے	834
ایک آنکھ پھوڑنے میں نصف دیت ہے	834
ناک کاٹ دی تو پوری دیت واجب ہے	835
دونوں ہونٹ کاٹ دیئے تو پوری دیت واجب ہوگی	835
دانت کی دیت کا بیان	**835**
زبان کی دیت کا بیان	**836**
کسی نے پوری زبان کاٹ دی تو دیتِ نفس ہے	836
گونگے کی زبان کاٹ دی تو حکومتِ عدل ہے	837
دونوں ہاتھ کاٹ دیئے تو دیتِ نفس ہے	837
ہیجڑے کا ہاتھ کاٹے پر عورت کے ہاتھ کی دیت ہے	837
ایک انگلی کاٹنے میں دیتِ نفس کا دسواں حصہ ہے	837
زائد انگلی میں حکومت عدل ہے	837

www.dawateislami.net

لولے لنگڑے کا ہاتھ پیر کاٹنے پر حکومت عدل ہے	837
ہاتھ پر ایسی ضرب لگائی کہ بے کار ہوگیا تو ہاتھ کی پوری دیت ہے	838
کلائی یا بازو توڑنے پر حکومتِ عدل ہے	838
انگلی کے پورے اور ناخن میں دیت کا بیان	838
بچہ کا کوئی عضو کاٹ دیا تو دیت ہے	838
مرد کے پستان کاٹنے میں حکومتِ عدل ہے	838
پسلی یا ہنسلی کی ہڈی توڑنے میں حکومتِ عدل ہے	839
عورت کے پستان کاٹ دیئے تو پوری دیت ہے	839
پیٹھ پر ضرب سے قوت جماع ختم ہوگئی تو پوری دیت ہے	839
ذکر کاٹنے میں پوری دیت ہے	839
حشفہ کاٹنے میں پوری دیت ہے	840
خصیتین اور ذکر کاٹنے کی دیت کا بیان	840
پیٹ پر نیزہ یا چھرا مارا اس سے نقصان پہنچنے میں دیت کا بیان	840
عورت کی شرمگاہ کاٹ دی تو دیت ہے	841
بچی سے جماع کیا وہ مرگئی تو اس کا حکم	841
ایسی ضرب لگائی کہ سننے، دیکھنے سونگھنے وغیرہ کی قوت ختم ہوگئی تو اس کا حکم	841
کنواری لڑکی کو دھکا دیا کہ کنوارا پن ختم ہوگیا تو مہر مثل لازم ہوگا	841
چہرے اور سر کے زخموں کا بیان	**842**
سر اور چہرے کے زخموں کی دس قسمیں ہیں	842
زخموں کی تفصیل اور دیت کا بیان	842
زخموں کے قصاص میں مساوات کا حکم	843
اگر زخم پیشانی سے گدی تک پہنچ گیا تو زخمی اتنا ہی زخم لگائے یا اَرش لے	844
سر پر زخم لگایا کہ عقل جاتی رہے تو اس کا بیان	844
سر پر زخم کی وجہ سے اندھا ہوگیا تو اس کا حکم	844
حمل کو نقصان پہنچانے کا بیان	**845**
مارنے ڈرانے دھمکانے سے حمل ساقط ہوکر بچہ مرگیا تو پوری دیت ہے	846
حاملہ کے بچہ مارنے کی دیت اور اس کے تفصیلی احکام	846
مقتولہ ماں کے بعد زندہ بچہ ساقط ہوکر مرگیا تو دو دیتیں واجب ہیں	846
رحم میں بچہ زخمی ہوگیا تو اس کا حکم	847
شوہر نے بیوی کو ڈرایا دھمکایا یا مارا کہ جس سے مردہ بچہ ساقط ہوگیا تو عاقلہ پر غرہ لازم ہے	847
باندی کے حمل کے مسائل	847
حاملہ نے بغیر اجازت شوہر حمل گرادیا تو عورت کے عاقلہ پر غُرَّہ لازم ہوگا	849
اگر شوہر نے بیوی کو حمل گرانے کی اجازت دی تو اس کا حکم	849
جانور کا حمل گرانے کے نقصان کا حکم	850
بچوں سے متعلق جنایات کے احکام	**850**

www.dawateislami.net

بچہ کو اغوا کرنے والے کا حکم	851
ختنہ میں غلطی کا حکم	851
بچہ کو سوار کیا اور گر کر مر گیا تو اس کا حکم	851
بچہ کی جنایات کے مختلف احکام	852
کسی نے بچہ کو درخت پر پھل توڑنے کے لیے چڑھایا اور بچہ گر کر مر گیا تو اس کا حکم	853
بچہ کے ذریعے کسی کو قتل کرادیا تو اس کا حکم	853
بچہ نے کسی کے کہنے پر قتل کردیا تو اس کا حکم	853
نابالغ کا نابالغہ سے زنا کا حکم	854
نابالغ نے نابالغہ سے زنا کیا اور بکارت زائل ہوگئی تو اس کا حکم	854
کسی نے اپنے کام کے لیے بچہ کو بھیجا اور کسی وجہ سے بچہ راستہ میں مر گیا تو اس کا حکم	854
بچہ کو ماں، باپ، معلم کے مارنے کا حکم	856
ماں باپ یا استاذ نے معتاد طریقہ پر بچہ کو ادب کیلئے مارا اور بچہ مر گیا تو ان پر ضمان نہیں	856
ماں نے بچہ کو ادب کے لیے مارا اور وہ مر گیا تو ماں ضامن ہوگی	856
کسی نے بچہ کو وزن دار چیز دی اور بچہ اس سے دب کر مر گیا تو عاقلہ پر دیت ہے	856
دیوار وغیرہ گرنے سے حادثات کا بیان	**857**
عیب دار دیوار کسی پر گر پڑی تو ضمان دینا ہوگا	857
تقدیم کی تفسیر	857
گراؤ دیوار کے مالک کو گرنے سے پہلے تنبیہ کے احکام	857
گراؤ دیوار کے ملبہ کو ہٹانا ضروری ہے اگر ملبہ سے ٹکرا کر کوئی مر جائے تو دیت ہے	857
دیوار مطالبہ سے پہلے یا بعد گرنے کا حکم	857
لاوارث کی دیوار گرنے سے کوئی مر جائے تو بیت المال دیت دے گا	858
کرایہ دار کی دیوار گرنے سے نقصان کا ذمہ دار کرایہ دار نہیں	858
گراؤ دیوار کے توڑنے کا مطالبہ کس سے کیا جائے؟	858
بائع کی دیوار گرنے کا حکم	859
ایسا گھر بیچ دیا جس کی دیوار گراؤ تھی اور اس دیوار کے گرانے کا مطالبہ بھی کیا جا چکا تھا اب ضامن کون ہوگا؟	859
مطالبہ ثابت کرنے کی شرط	860
صحیح دیوار گرنے سے کوئی مر جائے تو خون رائیگاں جائیگا	860
تقدیم اور طلب کی شرط	861
گراؤ دیوار کو گرانے کے لیے خاص گلی میں پوری گلی والوں کو مطالبہ کا حق ہے	861
عیب دار دیوار پڑوسی کے گھر میں گری اور نقصان ہوا تو مالک پر ضمان ہے	861
رہن رکھے ہوئے مکان کی دیوار گرنے کے احکام	862
نابالغ کے گھر کی عیب دار دیوار گرانے کا مطالبہ کس سے کیا جائے گا؟	862
مسجد اور وقف شدہ مکان کی گراؤ دیوار کے احکام	863
دیوار پر دیوار گر پڑنے کے احکام	864
گراؤ دیوار کے مالک متعدد ہونے کی صورتیں اور احکام	865
مکاتب کی گراؤ دیوار کے احکام	865

www.dawateislami.net

دیوار پر رکھی چیز کے گرنے کا حکم	867
لقیط کی گراؤ دیوار کا حکم	869
دیوار گرانے کے لیے مزدور لگائے اور کوئی مزدور مرگیا تو اس کا حکم	869
اگر نیچے کی منزل اور اوپر کی منزل کے مالک مختلف ہوں تو ان کی گراؤ دیوار کے احکام	870
دومنزلہ کمزور مکان کی منزل گر جائے تو اس کا حکم	870
راستہ میں نقصان پہنچنے کا بیان	**871**
عام راستہ کی طرف دکان یا بیت الخلاء نکالنا جائز ہے بشرطیکہ عوام کو اعتراض نہ ہو	871
عام راستہ پر خرید وفروخت اور تعمیرات کا حکم	871
خاص راستہ پر تعمیرات کے مسائل	872
کسی نے شارع عام پر کوئی بڑی چیز رکھی اور اس سے کسی کو نقصان پہنچا تو تاوان دینا ہوگا	872
سربند گلی میں تعمیرات کا حکم	873
دورانِ تعمیر اگر کوئی نقصان عمارت سے پہنچا تو اس کی ذمہ داری مزدوروں پر ہوگی	874
راستہ کی طرف چھجہ نکالا اس سے نقصان پہنچا تو ضمان ہوگا	874
راستہ سے لکڑی رکھنے یا پانی چھڑکنے سے نقصان کا تاوان دینا ہوگا	874
دکان کے سامنے پانی بہادیا کہ پھسلن ہوگئی تو نقصان پر تاوان دینا ہوگا	875
ناجائز تعمیر سے نقصان پہنچنے کے احکام	876
راستہ میں آگ یا چنگاری رکھنے سے کسی چیز کے جلنے کے احکام	876
فٹ پاتھ پر حکومت کی اجازت کے بغیر دکان لگانے سے نقصان کا تاوان دینا ہوگا	877
بوجھ اٹھانے والے کے بوجھ سے کوئی مرگیا تو تاوان دینا ہوگا	878
دو مٹکے ٹل پر راستہ میں ٹکرا گئے ایک ٹوٹ گیا تو اس کا حکم	878
مسجد میں پانی کے حوض یا کنواں اور مٹکے وغیرہ سے مرنے والے کا حکم	879
راستہ میں چہ بچہ کنواں وغیرہ کھودنے کے احکام	879
کنوئیں میں گرنے سے متعلق مسائل	880
کنویں کا کچھ حصہ ایک نے کھودا کچھ حصہ دوسرے نے تو اس میں گرنے والے کا ضامن کون ہے؟	881
کسی نے کنوئیں کے قریب راستہ پر پتھر رکھ دیا اس سے ٹکرا کر کوئی کنوئیں میں گر گیا تو کون ضامن ہوگا؟	881
چار مزدور کنواں کھود رہے تھے کہ ایک مزدور دب کر ہلاک ہوگیا تو کون ضامن ہوگا؟	883
کسی کی ذاتی نہر میں کوئی ڈوب جائے تو کوئی ضامن نہیں	883
کنواں یا نہر کھودنے سے پڑوسی کی زمین سیم زدہ ہوگئی تو اس کا حکم	883
اگر پانی دوسرے کے کھیت میں پہنچ کر نقصان پہنچائے تو تاوان دینا ہوگا	883

www.dawateislami.net

جانوروں سے نقصان کا بیان	**885**	ضامن کون ہوگا؟	895
جانور کا مالک کے ملک اور دوسرے کے ملک میں نقصان کا حکم	886	بغیر اجازت کسی کے گھر میں کوئی چیز رکھی اور گھر والا اس کو پھینک دے اور وہ چیز ضائع ہو جائے تو مالک مکان ضامن ہوگا	896
عام راستہ پر جانور کی جنایات کا بیان	886		
عام راستہ پر چلنے والے سوار کی سواری سے نقصان میں تاوان ہوگا	887	کسی کے جانور کا ہاتھ پیر کاٹ دے تو ضمان کا حکم	896
		اندھا کسی کو کچل دے تو اس کا ضمان کس پر ہے؟	897
عام راستہ پر گوبر پیشاب وغیرہ سے جنایات کا بیان	888	رسہ کشی کرتے ہوئے رسہ ٹوٹ جائے جس کی وجہ سے کوئی شخص ہلاک ہو جائے تو اس کے ضمان کا حکم	897
کسی نے راستہ میں کوئی چیز رکھی جس سے گاڑی ٹکرا گئی پھر اس سے کوئی مر گیا تو اس کا حکم	888	کسی کے جانور کی آنکھ پھوڑ دینے کی وجہ سے ضمان کے احکام	897
مسجد کے دروازے پر جانور کھڑا کر دیا تو نقصان پر تاوان دینا ہوگا	888	راستہ چلنے والے آپس میں ٹکرا جائیں تو اس کے نقصان پر ضمان کا حکم	898
کسی نے پگڈنڈی پر جانور کھڑا کیا اس نے نقصان کیا تو تاوان دینا ہوگا	888	کسی شخص نے شہد کی مکھیوں کا چھتہ اپنی مِلک میں لگایا ان مکھیوں نے دوسرے لوگوں کا نقصان کیا تو اس کے ضمان کا حکم	898
جانور کی لگام کھینچنے یا مارنے کی وجہ سے نقصان کا حکم	889		
جانور کے کسی کھیتی کو نقصان پہنچانے کا حکم	892	کوئی شخص کسی پر سانپ پھینک دے یا درندہ کے سامنے کسی کو پھینک دے تو اس کے نقصان کے ضمان کا حکم	899
پالتو بلّی یا کتّا اگر کسی کے مال کا نقصان کر دے تو مالک ضامن نہیں	892	**قسامت کا بیان**	**899**
پالتو کتے اور دوسرے جانوروں سے نقصان پہنچنے کے احکام	892	کسی جگہ مقتول پایا جائے اور قاتل لا پتہ ہو تو اس کے احکام	899
رسی تڑا کر بھاگنے والے جانور سے نقصان کے احکام	894	قسامت کے شرائط	899
کھیت میں کسی کا جانور نقصان کر رہا تھا اس کے نکالنے کے احکام	895	قسامت کا حکم	900
		قسامت کا طریقہ	900
کسی کی اپنی چراگاہ میں اس کا جانور چر رہا تھا کوئی شخص اس کو ہانک دے اور جانور ہلاک ہو جائے تو		قسامت میں کس سے مدد لی جائے اور کس سے نہیں؟	901
		محلّہ میں مردہ بچہ پایا جانے کا حکم	902

www.dawateislami.net

جس محلّہ میں مقتول پایا جائے اس محلّہ کے لوگ دوسرے محلّہ کے لوگوں پر قتل کا الزام لگائیں تو کیا کیا جائے گا؟	902
کوئی شخص زخمی حالت میں دوسرے محلّہ میں مرگیا تو قسامت کا حکم	902
اگر بازار یا مسجد میں مقتول پایا جائے تو اس کی قسامت کے احکام	903
عام راستہ یا زمین وقف یا مسجد حرام یا میدانِ عرفات میں مقتول کے پائے جانے کا حکم	903
اگر دو محلوں یا دو گاؤں کے درمیان مقتول پایا جائے اس کے احکام	904
کسی کے گھر میں یا چند آدمیوں کے مشترکہ گھر میں مقتول پایا جائے تو اس کے احکام	904
عورت یا پاگل اور بچے وغیرہ کے گھر میں مقتول کے پائے جانے کا حکم	905
اگر یتیموں کے گھر میں مقتول پایا جائے تو اس کا حکم	905
اگر کسی کی مملوکہ نہر میں یا کسی کی کشتی میں مقتول پایا جائے تو اس کا حکم	905
نہر یا دریا میں لاش ملے تو اس کی دیت کے احکام	905
اگر جانور کی پیٹھ یا خالی موٹر کار پر مقتول پایا جائے تو اس کے احکام	906
اُفتادہ زمین میں مقتول پایا جائے تو اس کی قسامت ودیت کا بیان	906
کسی لشکری کے خیمہ میں مقتول کے پائے جانے کا حکم	907
لشکری جہاں ٹھیرے ہیں وہاں مقتول پایا جائے تو قسامت ودیت کون دے گا؟	907
ماں باپ یا شوہر کے گھر میں مقتول پائے جانے کا بیان	908
دو گروہوں میں عصبیت کی بنا پر مار پیٹ ہوئی اور وہاں مقتول پایا گیا تو قسامت کے احکام	908
جیل میں مرنے کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی	908
زخمی نے کسی کے زخم لگانے یا نہ لگانے کا اقرار کیا اور گواہ دونوں کے خلاف کہتے ہیں تو کیا کیا جائے؟	909
دو گاڑیاں یا دو سوار یا جانور ٹکرا جائیں تو اس کے احکام	909
کوئی شخص راستہ میں یا فٹ پاتھ پر سو رہا تھا اس کو کسی نے کچل دیا تو اس کے احکام	909
کسی نے دوسرے کا ہاتھ پکڑا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اور کوئی گرکر مرگیا تو اس کا حکم	910
کسی نے دوسرے کو پکڑا تیسرے نے اس کا مال چھین لیا تو اس کا حکم	910
اگر کسی نے اپنے گھر میں دعوت دی اور مہمانوں کی وجہ سے گھر میں نقصان ہوا تو اس کا حکم	910
اگر کسی نے تلوار یا چاقو مارنے کا ارادہ کیا جس کو مارنا چاہتا تھا اس نے چاقو یا تلوار پکڑلی اس سے زخمی ہونے کا حکم	911
حسب معمول گھر کی آگ سے پڑوسی کا گھر جل جانے کا حکم	911
کسی نے اپنے لڑکے کو اپنی زمین میں آگ جلانے کا حکم دیا اس سے دوسروں کے نقصان کا حکم	912
جانور کسی کا نقصان کررہا ہو تو کیا کرے	912

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
عاقلہ کا بیان	**913**
عاقلہ یعنی قاتل کے وہ رشتہ دار اور یونین کے لوگ جو دیت دینے میں قاتل کی مدد کریں گے	913
مختلف محکموں یا ہم پیشہ جماعتوں میں ایک دوسرے کی مدد کا معاہدہ ہو تو یہ فریق عاقلہ ہوں گے	913
قاتل کے آبائی رشتہ دار عاقلہ ہوتے ہیں	913
اُنّیسواں حصہ (19)	
تذکرہ	**914**
تذکرہ مولانا عبد المصطفٰے ازہری شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ کراچی	915
تذکرہ قاری رضاء المصطفٰی خطیب نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ کراچی	918
تذکرہ مؤلف کتاب بہارِ شریعت، انیسواں حصّہ کتاب الوصایا	923
مقدمہ	**929**
وصیت کی اہمیت	930
وصیت کا بیان	**933**
وصیت کرنے کا ثبوت قرآن پاک کی آیات سے	933
وصیت کا اثبات احادیث شریفہ سے	934
مسائل فقهیه	**936**
وصیت کرنے کا مطلب کیا ہے؟	936
وصیت میں چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے	936
وصیت کرنا بعض حالات میں مستحب ہے اور بعض حالات میں واجب	936
وصیت کی اقسام	937
وصیت کبھی صراحۃً ہوتی ہے کبھی دلالۃً	937
وصیت کرنے کا حکم کیا ہے	937
وصیت کس کے لئے جائز ہے؟	938
احناف کے نزدیک وصیت وارث کے لئے جائز نہیں مگر بشرائط	938
موصی کو اپنے قاتل کے لئے اپنے مال کی وصیت جائز نہیں	940
مسلم کی وصیت ذمی کے لئے اور اس کا عکس جائز ہے	941
وصیت سے رجوع کرنے کا بیان	**943**
وصیت سے رجوع کی صورتیں	943
وصیت کے الفاظ کا بیان	**945**
میت کے گھر والوں کو کھانا دینا اور کھلانا جائز ہے	947
کون سی وصیت جائز ہے اور کون سی ناجائز	948
ثلث مال کی وصیت کا بیان	**952**
ثلث مال سے زیادہ کی وصیت کی ورثہ نے اس کی اجازت دے دی یا بعض نے دی اور بعض نے نہ دی	952
کس حالت میں وصیت معتبر ہے	966
کون سی وصیت مقدم ہے کون سی مؤخر	968
اقارب وہمسایہ کے لئے وصیت کا بیان	970
مکان میں رہنے اور خدمت کرنے، درختوں کے پھلوں، باغ کی آمدنی اور زمین کی آمدنی و پیداوار کی وصیت کا بیان	976

www.dawateislami.net

متفرق مسائل	988	آداب الافتاء	1054
وصی اور اس کے اختیارات کا بیان	993	طبقات مسائل	1054
وصیت پر شہادت کا بیان	1014	الجامع الصغیر کی وجہ تصنیف	1056
ذمی کی وصیت کا بیان	1015	طبقات الفقہاء	1057
حصہ نہم (19) ضمیمہ		احکامِ شریعت کا علم حاصل کرنے کے لیے افتاء ضروری امر ہے	1059
ارتسام	1018		
مقدمہ	1021	مسائل عبادات میں فتویٰ قول امام پر ہے	1061
اسلام اور علم کی اہمیت	1027	وہ الفاظ جو فقہا فتویٰ دینے میں استعمال فرماتے ہیں	1062
اسلام نے جو علم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے وہ علم دین ہی ہے	1029	مفتی اور قاضی میں فرق نہیں	1064
		ناقابل اعتماد کتابوں سے فتویٰ نہیں لکھنا چاہیے	1064
علم کی فضیلت میں احادیث	1030	مفتی حالات زمانے کو نگاہ میں رکھے	1064
فقہ کیا ہے؟ اور فقہ کی ضرورت	1031	اسلامی احکام شرعیہ کا سرچشمہ اور مآخذ	1066
علم فقہ کی فضیلت	1033	قواعد فقہیہ اور ان کی تفصیل	1067
شرعی اور فقہی اعتبار سے علم کی اقسام	1035	تخفیفات شرعیہ وتیسیر کی مفصل بحث	1077
فقہ اور علمائے فقہ کی فضیلت	1039	اسلام میں عرف وعادات کی بحث	1084
تمام صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کا علم چھ صحابہ میں تھا	1039	**بیسواں حصہ (20)**	
امام اعظم (رحمہ اللہ) کے فضائل شمار سے باہر ہیں	1043	پیش لفظ	1106
امام اعظم (رحمہ اللہ) کی عظمت وفضیلت میں مخالفوں کا اعتراف	1043	آیاتِ قرآنی	1107
امام اعظم علیہ الرحمۃ نے کسی صحابی سے روایت کی یا نہیں؟	1051	احادیث شریفہ	1108
		ان حقوق کا بیان جن کا تعلق میّت کے ترکہ سے ہے	1111
امام اعظم اور ان کے تلامذہ میں اختلاف کی وجوہات	1053	میراث سے محروم کرنے کے اسباب	1112

www.dawateislami.net

اصحابِ فرائض کا بیان	**1114**	ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا اُصول	**1146**
باپ کا حصّہ	1115	وارثوں اور دوسرے حقداروں میں ترکہ کی تقسیم کا طریقہ	1147
جدّ صحیح کا حصّہ	1116		
ماں شریک بھائیوں اور بہنوں کا حصّہ	1118	قرض خواہوں میں مال کی تقسیم	1150
شوہر کا حصّہ	1119	**تخارج کا بیان**	**1151**
بیویوں کا حصّہ	1120	**ردکابیان**	**1152**
حقیقی بیٹیوں کا حصّہ	1120	**مناسخہ کا بیان**	**1157**
پوتیوں کا حصّہ	1121	**ذوی الارحام کا بیان**	**1160**
حقیقی بہنوں کا حصّہ	1123	ذوی الارحام کی دوسری قسم	1163
باپ شریک بہنوں کا حصّہ	1124	ذوی الارحام کی تیسری قسم	1166
ماں کا حصّہ	1127	ذوی الارحام کی چوتھی قسم	1168
دادی کا حصّہ	1128	**مخنثین کی میراث کا بیان**	**1174**
عصبات کا بیان	**1130**	**حمل کی وراثت کا بیان**	**1175**
حَجب کا بیان	**1133**	حمل کا حصہ نکالنے کا قاعدہ	1176
حصوں کے مخارج کابیان	**1135**	**گم شدہ شخص کی وراثت کا بیان**	**1181**
عول کا بیان	**1138**	**مرتد کی وراثت کا بیان**	**1182**
اعداد کے درمیان نسبتوں کا بیان	**1140**	**قیدی کی وراثت کا بیان**	**1183**
نسبتوں کی پہچان	1140	**حادثات میں ھلاک ھونے والوں کابیان**	**1183**

اھل بیت سے حُسنِ سلوک

اَمیرالمؤمنین حضرت علی المرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین،رحمۃ للعالَمین صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرے اہل بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں روزِ قیامت اس کا صِلہ اسے عطا فرماؤں گا۔'' (''تاریخ دمشق''،لابن عساکر،الرقم:٥٢٥٤،عمربن علی بن أبی طالب،ج٤٥،ص٣٠٣)

www.dawateislami.net

پیش لفظ

یہ بہارِ شریعت کی کتاب الجنایات کا وہ حصّہ ہے جو حضرت استاذ نا المکرّم فقیہ العصر صدر الشریعہ علّامہ مولانا مفتی ابوالعلا محمد امجد علی صاحب رضوی اعظمی قدس سرّہ العزیز مکمل نہ کر سکے تھے اور جس کے متعلق مُصنّف علیہ الرحمۃ نے ''عرضِ حال'' میں تفصیل بیان کی ہے اور بایں الفاظ وصیت فرمائی ہے کہ ''اس کا آخری حصّہ تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے جو زیادہ سے زیادہ تین حصوں پر مشتمل ہوتا، اگر توفیقِ الٰہی سعادت کرتی اور یہ بقیہ مضامین بھی تحریر میں آجاتے تو فقہ کے جمیع ابواب پر یہ کتاب مشتمل ہوتی، اور کتاب مکمل ہوجاتی اور اگر میری اولاد یا تلامذہ یا عُلماءِ اہلِ سنت میں سے کوئی صاحب اِس کا قلیل حصہ جو باقی رہ گیا ہے اس کی تکمیل فرمادیں تو میری عین خوشی ہے''۔

الحمدللہ (عزوجل) کہ حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کی وصیت کے مطابق ہم نے یہ سعادت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے، اور اس میں یہ اہتمام بالالتزام کیا ہے کہ مسائل کی مآخذ کتب کے صفحات کے نمبر اور جلد نمبر بھی لکھ دیئے ہیں۔ تاکہ اہلِ علم کو ماخذ تلاش کرنے میں آسانی ہو، اکثر کتب فقہ کے حوالہ جات نقل کردیئے ہیں، جن پر آج کل فتویٰ کا مدار ہے۔ حضرت مُصنف علیہ الرحمۃ کے طرزِ تحریر کو حتی الامکان برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے، فقہی موشگافیوں اور فقہاء کے قیل وقال کو چھوڑ کر صرف مفتٰی بہ اقوال کو سادہ اور عام فہم زبان میں لکھا گیا ہے تاکہ کم تعلیم یافتہ سُنّی بھائیوں کو بھی اس کے پڑھنے اور سمجھنے میں دشواری پیش نہ آئے۔ تصحیح کتابت میں حتی المقدور دیدہ ریزی سے کام لیا گیا ہے، پھر بھی اگر کہیں اغلاط رہ گئی ہوں تو اس کے لیے قارئین کرام سے معذرت خواہ ہیں، آخر میں محبّ مکرم حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری مدظلہ العالی شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ وممبر قومی اسمبلی پاکستان وعزیز مکرم مولانا حافظ قاری رضاء المصطفیٰ صاحب اعظمی سلمہٗ، خطیب نیومیمن مسجد بولٹن مارکیٹ کراچی کے شکرگزار ہیں کہ ان حضرات نے اپنے والدِ ماجد حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کی وصیت کی تکمیل کے لیے ہمارا انتخاب فرمایا، ہم اپنی اس حقیر خدمت کو حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ استاذ نا العلام ابوالعلیٰ محمد امجد علی صاحب رضوی قدس سرہ العزیز، مصنف ''بہارِ شریعت'' کی بارگاہ میں بطور نذرانۂ عقیدہ پیش کرتے ہیں اور اس کا ثواب واجران کی رُوحِ پُرفتوح کو ایصال کرتے ہیں اور بارگاہِ ایزدمتعال میں دست بہ دُعا ہیں کہ اس کتاب کے بقیہ دوحصوں کی تکمیل وتصنیف کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد وقارالدین قادری رضوی بریلوی غفرلہ، نائب شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی نمبر ۵،

فقیر محبوب رضا غفرلہ مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی یکم جنوری ۱۹۷۷ء

www.dawateislami.net

عرضِ حال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَامِداً لِوَلِيِّهٖ وَ مُصَلِّيًا وَ مُسَلِّمًا عَلٰی حَبِيْبِهٖ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْن

امّا بعد فقیر پُر تقصیر ابوالعلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ متوطن گھوسی محلّہ کریم الدین پور ضلع اعظم گڑھ عرض پرداز ہے کہ ضرورتِ زمانہ نے اِس طرف توجّہ دلائی کہ مسائل فقہیہ، صحیحہ ورجیحہ کا ایک مجموعہ اردو زبان میں برادرانِ اسلام کی خدمت میں پیش کیا جائے، اس طرح پر کہ ہمارے عوام بھائی اردو خواں بھی منتفع ہوسکیں، اور اپنی ضروریات میں اس سے کام لیں سکیں۔ اردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی تھی جو صحیح مسائل پر مشتمل ہو اور ضروریات کے لیے کافی ووافی ہو، فقیر بوجہ کثرتِ مشاغل دینیہ اتنی فرصت نہیں پاتا تھا کہ اس کام کو پورے طور پر انجام دے سکے، مگر حالتِ زمانہ نے مجبور کیا اور اس کے لیے تھوڑی فرصت نکالنی پڑی، جب کبھی فرصت ہاتھ آجاتی اس کام کو قدرے انجام دے لیتا۔ تدریس کی مشغولیت اور افتاء وغیرہ چند دینی کام ایسے انجام دینے پڑتے جن کی وجہ سے تصنیف کتاب کے لیے فرصت نہ ملتی، مگر اللہ پر توکل کر کے جب یہ کام شروع کردیا گیا تو بزرگانِ کرام اور مشائخ عظام واساتذۂ اعلام کی دعاؤں کی برکت سے ایک حد تک اس میں کامیابی حاصل ہوئی، اس کتاب کا نام ''بہارِ شریعت'' رکھا جس کے بفضلہٖ تعالیٰ سترہ حصے مکمل ہو چکے، اور بحمدہٖ تعالیٰ یہ کتاب مسلمانوں میں حد درجہ مقبول ہوئی، عوام تو عوام اہل علم کے لیے بھی نہایت کارآمد ثابت ہوئی۔ اس کتاب کی تصنیف میں عموماً یہی ہوا ہے کہ ماہِ رمضان مبارک کی تعطیلات میں جو کچھ دوسرے کاموں سے وقت بچتا اس میں کچھ لکھ لیا جاتا، یہاں تک کہ جب ۱۹۳۹ء کی جنگ شروع ہوئی اور کاغذ کا ملنا نہایت مشکل ہوگیا اور اس کی طبع میں دشواریاں پیش آگئیں تو اس کی تصنیف کا سلسلہ بھی جو کچھ تھا وہ بھی جاتا رہا، اور یہ کتاب اُس حد تک پوری نہ ہوسکی جس کا فقیر نے ارادہ کیا تھا، بلکہ اپنا ارادہ تو یہ تھا کہ اس کتاب کی تکمیل کے بعد اسی نہج پر ایک دوسری کتاب اور بھی لکھی جائے گی جو تصوف اور سلوک کے مسائل پر مشتمل ہوگی جس کا اظہار اس سے پیشتر نہیں کیا گیا تھا۔ ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے، چند سال کے اندر متعدد حوادث پیہم ایسے درپیش ہوئے جنہوں نے اس قابل بھی مجھے باقی نہ رکھا کہ بہارِ شریعت کی تصنیف کو حدِ تکمیل تک پہنچاتا۔

۷ شعبان ۱۳۵۸ھ کو میری ایک جوان لڑکی کا انتقال ہوا اور ۲۵ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ کو میرا منجھلا لڑکا مولوی محمد یحییٰ کا انتقال ہوا۔ شب دہم، رمضان المبارک ۱۳۵۹ھ کو بڑے لڑکے مولوی حکیم شمس الہدیٰ نے رحلت کی ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ کو میرا چوتھا لڑکا عطاء المصطفیٰ کا دادوں ضلع علی گڑھ میں انتقال ہوا اور اسی دوران میں مولوی شمس الہدیٰ مرحوم کی تین جوان لڑکیوں کا

www.dawateislami.net

اوران کی اہلیہ کا اور مولوی محمد یحیٰی مرحوم کے ایک لڑکے کا اور مولوی عطاء المصطفیٰ مرحوم کی اہلیہ اور بچی کا انتقال ہوا، اِن پیہم حوادث نے قلب ودماغ پر کافی اثر ڈالا۔ یہاں تک کہ مولوی عطاء المصطفیٰ مرحوم کے سوم کے روز جب کہ فقیر تلاوتِ قرآن مجید کررہا تھا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا معلوم ہونے لگا اور اس میں برابر ترقی ہوتی رہی اور نظر کی کمزوری اب اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ لکھنے پڑھنے سے معذور ہوں، ایسی حالت میں بہارِ شریعت کی تکمیل میرے لیے بالکل دشوار ہوگئی اور میں نے اپنی اس تصنیف کو اس حد پر ختم کردیا گویا اب اس کتاب کو کامل واکمل بھی کہا جاسکتا ہے، مگر ابھی اس کا تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جو زیادہ سے زیادہ تین حصوں پر مشتمل ہوتا۔ اگر توفیقِ الٰہی سعادت کرتی اور بقیہ مضامین بھی تحریر میں آجاتے تو فقہ کے جمیع ابواب پر یہ کتاب مشتمل ہوتی۔ اور کتاب مکمل ہوجاتی، اور اگر میری اولاد یا تلامذہ یا علمائے اہلِ سُنّت میں سے کوئی صاحب اس کا قلیل حصہ جو باقی رہ گیا ہے اس کی تکمیل فرمائیں تو میری عین خوشی ہے۔ محرم ۱۳۶۲ھ میں فقیر نے چند طلباء خصوصاً عزیزی مولوی مبین الدین صاحب امروہوی وعزیزی مولوی سید ظہیر احمد صاحب نگینوی وحبیبی مولوی حافظ قاری محبوب رضا خان صاحب بریلوی وعزیزی مولوی محمد خلیل مارہروی کے اصرار پر شرح معانی الآثار معروف بطحاوی شریف کا تحشیہ شروع کیا تھا کہ یہ کتاب نہایت معرکۃ الآراء حدیث وفقہ کی جامع حواشی سے خالی تھی۔ استاذنا المعظم حضرت مولٰنا وصی احمد صاحب محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کتاب پر کہیں کہیں کچھ تعلیقات تحریر فرمائے ہیں جو بالکل طلبہ کے لیے ناکافی ہیں، مکمل اور مفصل حاشیہ کی اشد ضرورت تھی، اس تحشیہ کا کام سنہ مذکورہ میں تقریباً سات ماہ تک کیا مگر مولوی عطاء المصطفیٰ کی علالتِ شدیدہ، پھر اُن کے انتقال نے اس کام کا سلسلہ بند کرنے پر مجبور کیا، جلد اول کا نصف بفضلہٖ تعالٰی محشّٰی ہوچکا ہے جس کے صفحات کی تعداد باریک قلم سے ۴۵۰ ہیں اور ہر صفحہ ۳۵ یا ۳۶ سطر پر مشتمل ہے، اگر کوئی صاحب اس کام کو بھی آخر تک پہنچائیں تو میری عین خوشی ہے، خصوصاً اگر میرے تلامذہ میں سے کسی کو ایسی توفیق نصیب ہو اور اس کتاب کے تحشیہ کی خدمت انجام دیں تو ان کی عین سعادت اور میری قلبی مسرت کا باعث ہوگی۔

سب سے آخر میں ان تمام حضرات سے جو اس کتاب سے فائدہ حاصل کریں، فقیر کی التجا ہے کہ وہ صمیمِ قلب سے اس فقیر کے لیے حُسنِ خاتمہ اور مغفرتِ ذنوب کی دُعا کریں، مولیٰ تبارک وتعالیٰ ان کو اور اس فقیر کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھے اور اتباع نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والحمد للّٰہ ربّ العٰلمین وصلّی اللہ تعالٰی علٰی خیرِ خلقِہٖ وقاسم رزقِہٖ سیّدِنا ومولانا محمدٍ وّاٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین واٰخر دعوانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہ ربِّ العٰلمین

فقیر امجد علی عفی عنہ

قادری منزل بڑا گاؤں، گھوسی اعظم گڑھ یوپی۔

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

جنایات کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَیۡكُمُ الۡقِصَاصُ فِی الۡقَتۡلٰی ؕ اَلۡحُرُّ بِالۡحُرِّ وَ الۡعَبۡدُ بِالۡعَبۡدِ وَ الۡاُنۡثٰی بِالۡاُنۡثٰی ؕ فَمَنۡ عُفِیَ لَهٗ مِنۡ اَخِیۡهِ شَیۡءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیۡهِ بِاِحۡسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخۡفِیۡفٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَ رَحۡمَةٌ ؕ فَمَنِ اعۡتَدٰی بَعۡدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَ لَكُمۡ فِی الۡقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۹﴾ ﴾[1] (پ۲،ع۶)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! قصاص یعنی جو ناحق قتل کیے گئے ان کا بدلہ لینا تم پر فرض کیا گیا۔ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہو تو بھلائی سے تقاضا کرے اور اچھی طرح سے اس کو ادا کردے۔ یہ تمہارے رب کی جانب سے تمہارے لیے آسانی ہے اور تم پر مہربانی ہے، اب اس کے بعد جو زیادتی کرے اُس کے لیے دردناک عذاب ہے اور تمہارے لیے خون کا بدلہ لینے میں زندگی ہے۔ اے عقل والو تاکہ تم بچو۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ كَتَبۡنَا عَلَیۡهِمۡ فِیۡهَاۤ اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ ۙ وَ الۡعَیۡنَ بِالۡعَیۡنِ وَ الۡاَنۡفَ بِالۡاَنۡفِ وَ الۡاُذُنَ بِالۡاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ الۡجُرُوۡحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنۡ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنۡ لَّمۡ یَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۵﴾ ﴾[2]

ترجمہ: ''اور ہم نے توریت میں اُن پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے۔ پھر جو معاف کردے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جو اللہ کے نازل کئے پر حکم نہ کرے[3] وہ ہی لوگ ظالم ہیں۔''

حدیث:- امام بخاری اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا اور ان میں دیت[4] نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے فرمایا ﴿ كُتِبَ عَلَیۡكُمُ الۡقِصَاصُ فِی الۡقَتۡلٰی ؕ ﴾ (الآیة) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، عفو[5] یہ ہے کہ قتلِ عمد میں دیت قبول کرے اور اتباع بالمعروف یہ ہے کہ

1 ......پ ۲، البقرة: ۱۷۸، ۱۷۹.
2 ......پ ٦، المائدة: ٤٥.
3 ......یعنی فیصلہ نہ کرے۔
4 ......خون بہا۔
5 ......یعنی معاف کرنا۔

www.dawateislami.net

بھلائی سے طلب کرے اور قاتل اچھی طرح ادا کرے۔[1]

اور فرماتا ہے:

﴿ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًاؕ وَ مَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًاؕ ﴾[2] (پ٦،ع٩)

''اسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو زندہ رکھا تو گویا اس نے سب انسانوں کو زندہ رکھا۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـٴًـاۚ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـٴًـا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّصَّدَّقُوْاؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍؕ وَ اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ فَدِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍۚ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ٘ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا(۹۲) وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا(۹۳) ﴾[3] (پ٥،ع١٠)

ترجمہ:''اور مسلمان کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر غلطی کے طور پر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک غلام مسلم کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا کہ مقتول کے لوگوں کو دیا جائے مگر یہ کہ وہ معاف کردیں۔ پھر وہ اگر اس قوم سے ہے جو تمہاری دشمن ہے اور وہ خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کیا جائے اور ایک مسلمان مملوک کو آزاد کیا جائے۔ پھر جو نہ پائے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے۔ یہ اللہ سے اس کی توبہ ہے اللہ (عزوجل) جاننے والا حکمت والا ہے اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ اس میں مدتوں رہے اور اللہ (عزوجل) نے اس پر غضب فرمایا اور اس پر لعنت کی اور اس پر بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔''

حدیث ١ امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''کسی مسلمان مرد کا جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گواہی اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے۔ خون صرف

1 ......"صحیح البخاری"، کتاب الدیات، باب من قتل له قتیل... إلخ، الحدیث: ٦٨٨١، ج٤، ص٣٦٢.

2 ......پ ٦، المائدة: ٣٢.

3 ......پ ٥، النساء: ٩٢، ٩٣.

www.dawateislami.net

تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں حلال ہے۔نفس کے بدلے میں نفس، ثیب[2] زانی[1] اور اپنے مذہب[3] سے نکل کر جماعت اہل اسلام کو چھوڑ دے (مرتد ہوجائے یا باغی ہوجائے)۔‘‘[2]

حدیث ۲ امام بخاری اپنی صحیح میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ’’مسلمان اپنے دین کے سبب کشادگی میں رہتا ہے جب تک کوئی حرام خون نہ کرلے۔‘‘[3]

حدیث ۳ صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ’’قیامت کے دن سب سے پہلے خون ناحق کے بارے میں لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔‘‘[4]

حدیث ۴ امام بخاری اپنی صحیح میں عبد اللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہما[5] سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ’’جس نے کسی معاہد (ذمی) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور بے شک جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک پہنچتی ہے۔‘‘[6]

حدیث ۵ و ۶ امام ترمذی اور نسائی عبد اللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہما[7] سے اور ابن ماجہ براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ’’بے شک دنیا کا زوال اللہ پر آسان ہے۔ایک مرد مسلم کے قتل سے۔‘‘[8]

حدیث ۷ و ۸ امام ترمذی ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اگر آسمان و زمین والے ایک مرد مومن کے خون میں شریک ہوجائیں تو سب کو اللہ تعالٰی جہنم میں اوندھا کرکے ڈال دے گا۔[9]

---

1 ......شادی شدہ زانی۔

2 ...... ”صحیح البخاري“، کتاب الدیات، باب قول اللّٰہ تعالی ﴿ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ... إلخ ﴾، الحدیث:٦٨٧٨، ج٤، ص٣٦١.

3 ......المرجع السابق، باب قول اللّٰہ تعالی ﴿ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا... إلخ ﴾، الحدیث: ٦٨٦٢، ج٤، ص٣٥٦.

4 ......المرجع السابق، الحدیث:٦٨٦٤، ج٤، ص٣٥٧.

5 ......بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر ”عبد اللہ بن عمر“ رضی اللہ تعالٰی عنہما لکھا ہوا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ ”بخاری شریف“ اور دیگر کتبِ حدیث میں ”عبد اللہ بن عَمْرو“ رضی اللہ تعالٰی عنہما مذکور ہے، اسی وجہ سے ہم نے متن میں تصحیح کردی ہے۔... علمیہ

6 ......”صحیح البخاري“، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب إثم من قتل معاھدا بغیر جرم، الحدیث: ٣١٦٦، ج٢، ص٣٦٥.

7 ......بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر ”عبد اللہ بن عمر“ رضی اللہ تعالٰی عنہما لکھا ہوا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ ”جامع الترمذی“ اور ”سنن نسائی“ اور دیگر کتبِ حدیث میں ”عبد اللہ بن عَمْرو“ رضی اللہ تعالٰی عنہما مذکور ہے، اسی وجہ سے ہم نے متن میں تصحیح کردی ہے۔... علمیہ

8 ......”جامع الترمذي“، کتاب الدیات، باب ماجاء في تشدید قتل المؤمن، الحدیث: ١٤٠٠، ج٣، ص٩٩.

9 ...... المرجع السابق، باب الحکم في الدماء، الحدیث: ١٤٠٣، ج٣، ص١٠٠.

www.dawateislami.net

حدیث ۹ امام مالک نے سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پانچ یا سات نفر کو[1] ایک شخص کو دھوکا دے کر قتل کرنے کی وجہ سے قتل کر دیا اور فرمایا کہ اگر صنعا[2] کے سب لوگ اس خون میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اسی کے مثل ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے۔[3]

حدیث ۱۰ دارقطنی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب ایک مرد دوسرے کو پکڑ لے اور کوئی اور آکر قتل کر دے تو قاتل قتل کر دیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔''[4]

حدیث ۱۱ امام ترمذی اور امام شافعی حضرت ابی شریح کعبی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''پھر تم نے اے قبیلۂ خزاعہ[5] ہذیل کے آدمی کو قتل کر دیا اب میں اس کی دیت خود دیتا ہوں، اس کے بعد جو کوئی کسی کو قتل کرے تو مقتول کے گھر والے دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کریں اگر پسند کریں تو قتل کریں اور اگر وہ چاہیں تو خوں بہا لیں۔''[6]

حدیث ۱۲ صحیحین میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ حضرت ربیع نے جو انس بن مالک (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی پھوپھی تھیں ایک انصاریہ عورت کے دانت توڑ دیئے تو وہ لوگ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے پاس حاضر ہوئے۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے قصاص کا حکم فرمایا۔ حضرت انس (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے چچا انس بن النضر نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)، قسم اللہ (عزوجل) کی ان کے دانت نہیں توڑے جائیں گے تو رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ اے انس! اللہ (عزوجل) کا حکم قصاص کا ہے، اس کے بعد وہ لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے دیت قبول کر لی، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ (عزوجل) کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ (عزوجل) پر قسم کھائیں تو اللہ تعالٰی ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔''[7]

حدیث ۱۳ امام بخاری اپنی صحیح میں ابو جُحَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجهه

---

1 ......یعنی آدمیوں کو۔

2 ......یمن کا دارالحکومت۔

3 ......"الموطأ"، للإمام مالك، كتاب العقول، باب ماجاء في الغيلة والسحر، الحديث: ١٦٧١، ج٢، ص٣٧٧.

4 ......"سنن الدار قطني"، كتاب الحدود والديات... إلخ، الحديث: ٣٢٤٣، ج٣، ص١٦٧.

5 ......عرب کا ایک قبیلہ۔

6 ......"جامع الترمذي"، كتاب الديات، باب ماجاء في حكم ولي القتيل... إلخ، الحديث: ١٤١٠، ج٣، ص١٠٤.

7 ......"صحيح البخاري"، كتاب التفسير، باب قوله ﴿ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ﴾، الحديث: ٤٦١١، ج٣، ص١٢٥.

www.dawateislami.net

سے پوچھا، کیا تمہارے پاس کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں جو قرآن میں نہیں، تو انہوں نے فرمایا: ''قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا فرمایا، ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن میں ہے مگر اللہ نے جو قرآن کی سمجھ کسی کو دے دی اور ہمارے پاس وہ ہے جو اس صحیفہ میں ہے''۔ میں نے کہا، اس صحیفہ میں کیا ہے؟ تو فرمایا: دیت اور اس کے احکام اور قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ کوئی مسلم کسی کافر (حربی) کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ (1)

حدیث ۱۴ ابوداود و نسائی حضرت علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے اور ابن ماجہ ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علَیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور ان کے ادنیٰ کے ذمہ کو پورا کیا جائے گا اور جو دور والوں نے غنیمت حاصل کی ہو وہ سب لشکریوں کو ملے گی اور وہ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں ایک ہیں۔ خبردار کوئی مسلمان کسی کافر (حربی) کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ کوئی ذمی، جب تک وہ ذمہ میں باقی ہے۔ (2)

حدیث ۱۵ ترمذی اور دارمی ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علَیہ وسلَّم نے فرمایا کہ حدیں مسجد میں قائم نہ کی جائیں اور اگر باپ نے اپنی اولاد کو قتل کیا ہو تو باپ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ (3)

حدیث ۱۶ ترمذی سراقہ بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علَیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) باپ کے قصاص میں بیٹے کو قتل کرتے اور بیٹے کے قصاص میں باپ کو قتل نہ کرتے یعنی اگر بیٹے نے باپ کو قتل کیا تو بیٹے سے قصاص لیتے اور باپ نے بیٹے کو قتل کیا ہو تو باپ سے قصاص نہ لیتے۔ (4)

حدیث ۱۷ ابوداود و نسائی ابورمثہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علَیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ میرے والد نے کہا، یہ میرا لڑکا ہے آپ اس کے گواہ رہیں۔ حضور (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''خبردار نہ یہ تمہارے اوپر جنایت کرسکتا ہے اور نہ تم اس پر جنایت کرسکتے ہو۔'' (5) (بلکہ جو جنایت کرے گا وہی ماخوذ ہوگا)

حدیث ۱۸ امام ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے گھر کا جب باغیوں نے محاصرہ کیا تو کھڑکی سے جھانک کر فرمایا کہ میں تم کو خدا (تعالٰی) کی قسم

---

(1) ......''صحیح البخاري''، کتاب الدیات، باب لایقتل المسلم بالکافر، الحدیث: ۶۹۱۵، ج۴، ص۳۷۴.

(2) ......''سنن أبي داود''، کتاب الدیات، باب إیقاد المسلم بالکافر، الحدیث: ۴۵۳۰، ۴۵۳۱، ج۴، ص۲۳۸، ۲۳۹.

(3) ......''جامع الترمذي''، کتاب الدیات، باب ماجاء في الرجل یقتل ابنه... إلخ، الحدیث: ۱۴۰۶، ج۳، ص۱۰۱.

(4) ...... المرجع السابق، الحدیث: ۱۴۰۴، ج۳، ص۱۰۰.

(5) ......''سنن أبي داود''، کتاب الدیات، باب لایؤخذ أحد بجریرة أخیه أو أبیه، الحدیث: ۴۴۹۵، ج۴، ص۲۲۳.

www.dawateislami.net

دلاتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ ''کسی مرد مسلم کا خون حلال نہیں ہے۔ مگر تین وجوں سے، احصان کے بعد[1] زنا سے یا اسلام کے بعد کفر سے یا کسی نفس کو بغیر کسی نفس کے قتل کر دینے سے'' انہیں وجوہ سے قتل کیا جائے گا۔ قسم خدا کی، نہ میں نے زمانہ کفر میں زنا کیا اور نہ زمانہ اسلام میں اور جب سے میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے بیعت کی مرتد نہیں ہوا اور کسی ایسی جان کو جسے اللہ تعالٰی نے حرام فرمایا، قتل نہیں کیا پھر تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو۔[2]

حدیث ۱۹ ابوداود حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مومن تیز رو[3] اور صالح رہتا ہے جب تک حرام خون نہ کرلے اور جب حرام خون کرلیتا ہے تو اب وہ تھک جاتا ہے[4]۔[5]

حدیث ۲۰ ابوداود انہیں سے اور نسائی معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''امید ہے کہ گناہ کو اللہ (عزوجل) بخش دے گا مگر اس شخص کو نہ بخشے گا جو مشرک ہی مرجائے یا جس نے کسی مرد مومن کو قصداً ناحق قتل کیا۔[6] (اس کی تاویل آگے آئے گی)

حدیث ۲۱ امام ترمذی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کی کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''اس نے ناحق جان بوجھ کر قتل کیا وہ اولیائے مقتول کو دے دیا جائے گا۔ پس وہ اگر چاہیں قتل کریں اور اگر چاہیں دیت لیں۔[7]

حدیث ۲۲ دارمی نے ابن شریح خزاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو فرماتے سنا ہے کہ ''جو اس بات کے ساتھ مبتلا ہو کہ اس کے یہاں کوئی قتل ہوگیا یا زخمی ہوگیا تو تین چیزوں میں سے ایک اختیار کرے۔ اگر چوتھی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو (یعنی روک دو) یہ اختیار ہے کہ قصاص لے یا معاف کرے یا دیت لے پھر ان تینوں باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کے بعد اگر کوئی زیادتی کرے تو اس کے لیے جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔''[8]

---

1 ......یعنی شادی شدہ ہونے کے بعد۔

2 ......"جامع الترمذي"، كتاب الفتن، باب ما جاء لايحل دم إمرئ مسلم... إلخ، الحديث: ٢١٦٥، ج٤، ص٦٤.

3 ......یعنی مؤمن نیکی میں جلدی کرنے والا ہوتا ہے۔

4 ......یعنی قتل ناحق کی نحوست سے انسان توفیق خیر سے محروم رہ جاتا ہے اسی کو تھک جانے سے تعبیر فرمایا۔

5 ......"سنن أبي داود"، كتاب الفتن والملاحم، باب في تعظيم قتل المؤمن، الحديث: ٤٢٧٠، ج٤، ص١٣٩.

6 ......المرجع السابق.

7 ......"جامع الترمذي"، كتاب الديات، باب ماجاء في الدية كم هي من الإبل، الحديث: ١٣٩٢، ج٣، ص٩٥.

8 ......"سنن الدارمي"، كتاب الديات، باب الدية في قتل العمد، الحديث: ٢٣٥١، ج٢، ص٢٤٧.

www.dawateislami.net

حدیث ۲۳ ابوداود جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا "کہ میں اس کو معاف نہیں کروں گا جس نے دیت لینے کے بعد قتل کیا۔"[1]

حدیث ۲۴ امام ترمذی و ابن ماجہ نے ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ "جس کے جسم میں کوئی زخم لگ جائے پھر وہ اس کا صدقہ کردے (معاف کردے) تو اللہ (عزوجل) اس کا ایک درجہ بڑھاتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے۔"[2]

حدیث ۲۵ امام بخاری اپنی صحیح میں عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے عرض کی یارسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم! کون سا گناہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک بڑا ہے؟ فرمایا کہ اللہ (عزوجل) کا کوئی شریک بتائے، حالانکہ اللہ (عزوجل) ہی نے تم کو پیدا کیا۔ عرض کی پھر کون سا گناہ؟ فرمایا پھر یہ کہ اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی۔ کہا۔ پھر کون سا؟ ارشاد فرمایا، پھر یہ کہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ پس اللہ (عزوجل) نے اس کی تصدیق نازل فرمائی:

﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۙ﴿۶۸﴾[3] يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ ﴾[4]

"اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جسے اللہ نے حرام کیا ناحق قتل نہیں کرتے، اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا، اس کے لیے چند در چند[5] عذاب کیا جائے گا قیامت کے دن۔[6] اور وہ اس میں مدتوں ذلت کے ساتھ رہے گا، مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے۔ اللہ ایسے لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ مغفرت والا رحم والا ہے۔"

حدیث ۲۶ امام بخاری نے اپنی صحیح میں عبادہ بن صامت رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ان نُقَبا سے ہوں جنہوں نے (لیلۃ العقبہ[7] میں) رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے بیعت کی۔ ہم نے اس بات پر بیعت کی

---

1 ......"سنن أبي داود"، کتاب الديات، باب من يقتل بعد أخذ الدية، الحديث: ٤٥٠٧، ج٤، ص٢٢٩.

2 ......"جامع الترمذي"، کتاب الديات، باب ماجاء في العفو، الحديث: ١٣٩٨، ج٣، ص٩٧.

3 ......"صحيح البخاري"، کتاب الديات باب قول اللّٰه تعالٰی ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا... إلخ﴾، الحديث: ٦٨٦١، ج٤، ص٣٥٦.

4 ......پ ١٩، الفرقان: ٦٨۔٧٠.

5 ......بہت زیادہ۔

6 ......بہارِ شریعت میں اس مقام پر ﴿ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ﴾ کا ترجمہ "قیامت کے دن" موجود نہیں تھا، لہٰذا متن میں کنز الایمان سے اس کا اضافہ کردیا گیا ہے۔...علمیه

7 ......عقبہ سے مراد جمرۃ العقبہ ہے جو منٰی میں واقع ہے، اس مقام پر رات کے وقت چند انصار صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی جن میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی شامل تھے۔

www.dawateislami.net

تھی کہ اللہ (عزوجل) کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور زنا نہ کریں گے اور چوری نہ کریں گے اور ایسی جان کو قتل نہ کریں گے جس کو اللہ (عزوجل) نے حرام فرمایا اور لوٹ نہ کریں گے اور خدا (تعالیٰ) کی نافرمانی نہ کریں گے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم کو جنت دی جائے گی اور اگر ان میں سے کوئی کام ہم نے کیا تو اس کا فیصلہ اللہ (عزوجل) کی طرف ہے۔[1]

حدیث ۲۷ امام بخاری اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ (عزوجل) کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ مبغوض تین شخص ہیں۔ حرم میں الحاد کرنے والا اور اسلام میں طریقۂ جاہلیت کا طلب کرنے والا اور کسی مسلمان شخص کا ناحق خون طلب کرنے والا تا کہ اسے بہائے۔''[2]

حدیث ۲۸ امام ابوجعفر طحاوی نے اپنی کتاب شرح معانی الآثار میں نعمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''قصاص میں قتل تلوار ہی سے ہوگا۔''[3]

مسائل فقہیّہ

مسئلہ ۱ قتل ناحق کی پانچ صورتیں ہیں۔ (۱) قتل عمد (۲) قتل شبہ عمد (۳) قتل خطا (۴) قائم مقام خطا (۵) قتل بالسبب۔ قتل عمد یہ ہے کہ کسی دھاردار آلے سے قصداً قتل کرے۔ آگ سے جلا دینا بھی قتل عمد ہی ہے۔ دھاردار آلہ مثلاً تلوار، چھری یا لکڑی اور بانس کی کھپچی[4] میں دھار نکال کر قتل کیا یا دھاردار پتھر سے قتل کیا، لوہا، تانبا اور پیتل وغیرہ کی کسی چیز سے قتل کرے گا، اگر اس سے جرح یعنی زخم ہوا تو قتل عمد ہے، مثلاً چھری، خنجر، تیر، نیزہ، بلّم[5] وغیرہ کہ یہ سب آلۂ جارحہ[6] ہیں۔ گولی اور چھرے سے قتل ہوا، یہ بھی اسی میں داخل ہے۔[7] (ہدایہ ص ۵۵۹ جلد ۴، درمختار و شامی ص ۴۲۶ جلد ۵، بحرالرائق ص ۲۸۷ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۹۷ ج ۶ طحطاوی ص ۲۵۷ جلد ۴)

---

1. ''صحیح البخاري''، کتاب الدیات، باب قول اللہ تعالی ﴿وَمَنۡ اَحۡیَاهَا﴾، الحدیث: ٦٨٧٣، ج ٤، ص ٣٥٩.
2. المرجع السابق، باب من طلب دم إمرئ بغیر حق، الحدیث: ٦٨٨٢، ج ٤، ص ٣٦٢.
3. ''شرح معاني الآثار''، کتاب الجنایات، باب الرجل یقتل رجلا کیف یقتل؟، الحدیث: ٤٩١٧، ج ٣، ص ٨١.
4. بانس کا چرا ہوا ٹکڑا۔
5. لمبی لاٹھی جس کے سرے پر نوک دار پھال ہوتی ہے، بھالا، برچھا۔
6. یعنی زخمی کرنے والے آلے ہیں۔
7. ''الهدایة'' کتاب الجنایات، ج ٢، ص ٤٤٢.
و''الدرالمختار''، کتاب الجنایات، ج ١٠، ص ١٥٥۔١٥٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ قتل عمد کا حکم یہ ہے کہ ایسا شخص نہایت سخت گنہ گار ہے۔[1] (درمختار وشامی ص ۴۶۷ ج ۵، تبیین ص ۹۸ جلد ۶، بحرالرائق ص ۲۸۸ جلد ۸، طحطاوی ص ۲۵۸ جلد ۴، دررغرر ص ۸۹ جلد ۲، عالمگیری ص ۲ جلد ۶)

کفر کے بعد تمام گناہوں میں سب سے بڑا گناہ قتل ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا ﴾[2] (پ ۵، ع ۱۰)

''جو کسی مومن کو قصداً قتل کرے اس کی سزا جہنم میں مدتوں[3] رہنا ہے۔''

ایسے شخص کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہیں اس کے متعلق صحابہ کرام (رضی اللہ تعالٰی عنھم) میں اختلاف ہے جیسا کہ کتب حدیث میں یہ بات مذکور ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اس کی توبہ بھی قبول ہوسکتی ہے اور صحیح یہ ہے کہ ایسے قاتل کی بھی مغفرت ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالٰی کی مشیت میں ہے۔ اگر وہ چاہے تو بخش دے[4] جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ﴾[5] (پ ۵، ع ۴)

''بے شک اللہ (عزوجل)[6] شرک یعنی کفر کو تو نہیں بخشے گا۔ اس سے نیچے جتنے گناہ ہیں جس کے لیے چاہے گا مغفرت فرمادے گا۔''

اور پہلی آیت کا یہ مطلب بیان کیا جاتا ہے کہ مومن کو جو بحیثیت مومن قتل کرے گا یا اس کے قتل کو حلال سمجھے گا وہ بے شک ہمیشہ جہنم میں رہے گا یا خلود سے مراد بہت دنوں تک رہنا ہے۔

مسئلہ ۳ قتل عمد کی سزا دنیا میں فقط قصاص ہے یعنی یہی متعین ہے۔ ہاں اگر اولیائے مقتول معاف کردیں یا قاتل سے مال لے کر مصالحت کرلیں تو یہ بھی ہوسکتا ہے مگر بغیر مرضی قاتل اگر مال لینا چاہیں تو نہیں ہوسکتا۔ یعنی قاتل اگر قصاص کو کہے تو اولیائے مقتول اس سے مال نہیں لے سکتے۔ مال پر مصالحت کی صورت میں دیت کے برابر یا کم یا زیادہ تینوں ہی صورتیں جائز ہیں۔ یعنی مال لینے کی صورت میں یہ ضروری نہیں کہ دیت سے زیادہ نہ ہو اور جس مال پر صلح ہوئی وہ دیت کی قسم سے ہو یا دوسری جنس سے ہو دونوں صورتوں میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔[7] (عالمگیری ص ۳ جلد ۶، طحطاوی ص ۲۵۸ جلد ۴، تبیین ص ۹۸ جلد ۶، بحرالرائق ص ۲۹۰ جلد ۸، درمختار وشامی ص ۴۶۷ ج ۵)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الجنایات، ج ۱۰، ص ۱۵۸.

2 ...... پ ۵، النساء: ۹۳.

3 ...... بہارشریعت میں اس مقام پر ﴿خٰلِدًا﴾ کا ترجمہ ''مدتوں'' موجود نہیں تھا، لہٰذا متن میں کنزالایمان سے اس کا اضافہ کردیا گیا ہے۔... علمیه

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، ج ۱۰، ص ۱۵۸.

5 ...... پ ۵، النساء: ۴۸.

6 ...... بہارشریعت میں اس مقام پر ﴿اِنَّ اللّٰهَ﴾ کا ترجمہ ''بے شک اللہ (عزوجل)'' موجود نہیں تھا، لہٰذا متن میں کنزالایمان سے اس کا اضافہ کردیا گیا ہے۔... علمیه

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، ج ۱۰، ص ۱۵۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴ قتل عمد میں قاتل کے ذمے کفارہ واجب نہیں۔[1] (طحطاوی ص ۲۵۸ ج ۴، بحرالرائق ص ۲۹۱ ج ۸، تبیین ص ۹۹ ج ۶، درمختار وشامی ص ۴۶۷ ج ۵، دررغرر ص ۸۹ ج ۲، عامہ متون)

مسئلہ ۵ اگر اولیاء میں سے کسی ایک نے معاف کردیا تو بھی باقی کے حق میں قصاص ساقط ہوجائے گا لیکن دیت واجب ہوجائے گی۔[2] (تبیین الحقائق ص ۹۹ ج ۶)

مسئلہ ۶ اولیائے مقتول نے اگر نصف قصاص معاف کردیا تو کل ہی معاف ہوگیا، یعنی اس میں تجزی نہیں ہوسکتی، اب اگر یہ چاہیں کہ باقی نصف کے مقابل میں مال لیں، یہ نہیں ہوسکتا۔[3] (شلبی بر تبیین ص ۹۹ ج ۶)

مسئلہ ۷ قتل کی دوسری قسم شبہ عمد ہے۔ وہ یہ کہ قصداً قتل کرے مگر اسلحہ سے یا جو چیزیں اسلحہ کے قائم مقام ہوں ان سے قتل نہ کرے مثلاً کسی کو لاٹھی یا پتھر سے مار ڈالا یہ شبہ عمد ہے اس صورت میں بھی قاتل گنہ گار ہے اور اس پر کفارہ واجب ہے اور قاتل کے عصبہ پر دیت مغلظہ واجب جو تین سال میں ادا کریں گے۔ دیت کی مقدار کیا ہوگی اس کو آئندہ ان شاء اللہ بیان کیا جائے گا۔[4] (طحطاوی ص ۲۵۸ جلد ۴، بحرالرائق ص ۲۹۱ ج ۸، تبیین ص ۱۰۰ ج ۶، درمختار وشامی ص ۴۶۸ ج ۵، دررغرر ص ۹۰ ج ۲)

مسئلہ ۸ شبہ عمد مار ڈالنے ہی کی صورت میں ہے۔ اور اگر وہ جان سے نہیں مارا گیا بلکہ اس کا کوئی عضو تلف ہوگیا مثلاً لاٹھی سے مارا اور اس کا ہاتھ یا انگلی ٹوٹ کر علیحدہ ہوگئی تو اس کو شبہ عمد نہیں کہیں گے بلکہ یہ عمد ہے اور اس صورت میں قصاص ہے۔[5] (دُررغرر ص ۹۰، جلد ۲، بحرالرائق ص ۲۸۷ ج ۸، درمختار وشامی ص ۴۶۸ ج ۵، طحطاوی ص ۲۵۹ جلد ۴، عالمگیری ص ۳ جلد ۶)

مسئلہ ۹ تیسری قسم قتل خطا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اس کے گمان میں غلطی ہوئی، مثلاً اس کو شکار سمجھ کر قتل کیا اور یہ شکار نہ تھا بلکہ انسان تھا یا حربی یا مرتد سمجھ کر قتل کیا حالانکہ وہ مسلم تھا دوسری صورت یہ ہے کہ اس کے فعل میں غلطی ہوئی مثلاً شکار پر یا چاند ماری پر گولی چلائی اور لگ گئی آدمی کو کہ یہاں انسان کو شکار نہیں سمجھا بلکہ شکار ہی کو شکار سمجھا اور شکار ہی پر گولی چلائی مگر ہاتھ بہک گیا۔ گولی شکار کو نہیں لگی بلکہ آدمی کو لگی، اسی کی یہ دو صورتیں بھی ہیں۔ نشانہ پر گولی لگ کر لوٹ آئی اور کسی آدمی کو لگی یا نشانہ سے پار ہو کر کسی آدمی کو لگی یا ایک شخص کو مارنا چاہتا تھا دوسرے کو لگی یا ایک شخص کے ہاتھ میں مارنا

---

1 ...... "کنز الدقائق"، کتاب الجنایات، ص ٤٤٨.

2 ...... "تبیین الحقائق"، کتاب الجنایات، ج۷، ص ۲۱۲.

3 ...... "حاشیۃ الشلبی" علی "تبیین الحقائق"، کتاب الجنایات، ج۷، ص ۲۱۲.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، ج ۱۰، ص ۱٦۱.

5 ...... "دررالحکام" شرح "غررالأحکام"، کتاب الجنایات، الجزء الثانی، ص ۹۰.

www.dawateislami.net

چاہتا تھا دوسرے کی گردن میں لگی یا ایک شخص کو مارنا چاہتا تھا مگر گولی دیوار پر لگی پھر ٹپا کھا کر لوٹی اور اس شخص کو لگی یا اس کے ہاتھ سے لکڑی یا اینٹ چھوٹ کر کسی آدمی پر گری اور وہ مرگیا یہ سب صورتیں قتل خطا کی ہیں۔[1] (درمختار و شامی ص ۴۶۹ جلد ۵ طحطاوی ص ۲۵۹ جلد ۴، تبیین ص ۱۰۱ جلد ۶، بحرالرائق ص ۲۹۲ جلد ۸)

مسئلہ ۱۰ قتل خطا کا حکم یہ ہے کہ قاتل پر کفارہ واجب ہے اور اس کے عصبہ پر دیت واجب ہے جو تین سال میں ادا کی جائے گی۔ قتل خطا کی دوصورتیں ہیں اور ان میں اس کے ذمے قتل کا گناہ نہیں۔ یہ تو ضرور گناہ ہے کہ ایسے آلہ کے استعمال میں اس نے بے احتیاطی برتی، شریعت کا حکم ہے کہ ایسے موقعوں پر احتیاط سے کام لینا چاہیے۔[2] (دررغرر ص ۹۰، ج ۲، طحطاوی ص ۲۶۰ ج ۴، بحرالرائق ص ۲۹۲ ج ۸، تبیین ص ۱۰۱ ج ۶، درمختار و شامی ص ۴۶۹ ج ۵)

مسئلہ ۱۱ مقتول کے جسم کے جس حصہ پر وار کرنا چاہتا تھا وہاں نہیں لگا۔ دوسری جگہ لگا یہ خطا نہیں ہے بلکہ عمد ہے اور اس میں قصاص واجب ہے۔[3] (بحرالرائق ص ۲۹۱، ج ۸، تبیین ص ۱۰۱ ج ۶، درمختار ص ۴۶۹ ج ۵، عالمگیری ص ۳ ج ۶ و ہدایہ)

مسئلہ ۱۲ قتل کی ان تینوں قسموں میں قاتل میراث سے محروم ہوتا ہے یعنی اگر کسی نے اپنے مورث کو قتل کیا تو اس کا ترکہ اس کو نہیں ملے گا بشرطیکہ جس سے قتل ہوا وہ مکلّف[4] ہو اور اگر مجنوں یا بچہ ہے تو میراث سے محروم نہیں ہوگا۔[5] (عالمگیری ص ۳ ج ۶، بحرالرائق ص ۲۹۳، ج ۸، تبیین ص ۱۰۲ ج ۶، درمختار و شامی ص ۴۷۰ ج ۵، شلبی بر تبیین ص ۹۸ ج ۶ طحطاوی ص ۲۶۰ جلد ۴)

مسئلہ ۱۳ چوتھی قسم قائم مقام خطا جیسے کوئی شخص سوتے میں کسی پر گر پڑا اور یہ مرگیا اسی طرح چھت سے کسی انسان پر گرا اور مرگیا قتل کی اس صورت میں بھی وہی احکام ہیں جو خطا میں ہیں یعنی قاتل پر کفارہ واجب ہے اور اس کے عصبہ پر دیت اور قاتل میراث سے محروم ہوگا اور اس میں بھی قتل کرنے کا گناہ نہیں، مگر یہ گناہ ہے کہ ایسی بے احتیاطی کی جس سے ایک انسان کی جان ضائع کی۔[6] (عالمگیری ص ۳ جلد ۶، بحرالرائق ص ۲۹۲، ج ۸، درمختار و شامی ص ۴۶۹ جلد ۵، تبیین ص ۱۰۱ جلد ۶، دررغرر ص ۹۱ جلد ۲)

مسئلہ ۱۴ پانچویں قسم قتل بالسبب، جیسے کسی شخص نے دوسرے کی ملک میں کنواں کھدوایا، یا پتھر رکھ دیا، یا راستہ میں لکڑی رکھ

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، ج ۱۰، ص ۱۶۱، ۱۶۲.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، ج ۱۰، ص ۱۶۰، ۱۶۱.

3 ...... المرجع السابق، ص ۱۶۲.

4 ...... یعنی عاقل، بالغ ہو۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، ج ۱۰، ص ۱۶۴.

6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

دی اور کوئی شخص کنویں میں گر کر یا پتھر وغیرہ یا لکڑی سے ٹھوکر کھا کر مر گیا۔ اس قتل کا سبب وہ شخص ہے جس نے کنواں کھودا تھا اور پتھر وغیرہ رکھ دیا تھا۔ اس صورت میں اس کے عصبہ کے ذمے دیت ہے۔ قاتل پر نہ کفارہ ہے نہ قتل کا گناہ، اس کا گناہ ضرور ہے کہ پرائی ملک میں کنواں کھدوایا یا وہاں پتھر رکھ دیا۔[1] (درمختار ص ۴۶۹ جلد ۵، تبیین ص ۱۰۲ جلد ۶، بحرالرائق ص ۲۹۳ ج ۸، عالمگیری ص ۳ جلد ۶)

کہاں قصاص واجب ہوتا ہے کہاں نہیں

مسئلہ ۱ قتل عمد میں قصاص واجب ہوتا ہے کہ ایسے کو قتل کیا جس کے خون کی محافظت ہمیشہ کے لیے ہو۔ جیسے مسلم یا ذمی کہ اسلام نے ان کی محافظت کا حکم دیا ہے۔ بشرطیکہ قاتل مکلّف ہو، یعنی عاقل بالغ ہو۔ مجنون یا نابالغ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ اگر قتل کے وقت عاقل تھا اور بعد میں مجنون ہوگیا۔ اگر قتل کے لیے ابھی تک حوالے نہیں کیا گیا ہے۔ قصاص ساقط ہوجائے گا اور اگر قصاص کا حکم ہوچکا اور قتل کرنے کے لیے دیا جاچکا ہے اس کے بعد مجنون ہوگیا تو قصاص ساقط نہیں ہوگا اور ان صورتوں میں بجائے قصاص اس پر دیت واجب ہوگی۔[2] (بحرالرائق ص ۲۹۴ جلد ۸، شامی ص ۴۷۰ جلد ۵)

مسئلہ ۲ جو شخص کبھی مجنون ہوجاتا ہے اور کبھی ہوش میں آجاتا ہے۔ اس نے اگر حالتِ افاقہ میں کسی کو قتل کیا ہے تو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ ہاں اگر قتل کے بعد اسے جنون مطبق ہوگیا تو قصاص ساقط ہوگیا اور جنون مطبق نہیں ہے تو قتل کیا جائے گا۔[3] (بزازیہ برہندیہ ص ۳۸۱ ج ۶، درمختار شامی ج ۵ ص ۴۷۰، قاضی خان برہندیہ ص ۳۸۱ ج ۳)

مسئلہ ۳ قصاص کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ قاتل و مقتول کے مابین شبہ نہ پایا جاتا ہو۔ مثلاً باپ بیٹا اور آقا و غلام کہ یہاں قصاص نہیں اور اگر مقتول نے قاتل کو کہہ دیا کہ مجھے قتل کر ڈال، اس نے قتل کر دیا اس میں بھی قصاص واجب نہیں۔[4] (درمختار و شامی ص ۴۷۰ جلد ۵)

مسئلہ ۴ آزاد کو آزاد کے بدلے میں قتل کیا جائے گا اور غلام کے بدلے میں بھی قتل کیا جائے گا اور غلام کو[5] غلام کے بدلے میں اور آزاد کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ مرد کو عورت کے بدلے میں اور عورت کو مرد کے بدلے میں قتل کیا جائے

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الجنایات، ج ۱۰، ص ۱٦٣.

2 ......"رد المحتار"، کتاب الجنایات، فصل فیمایوجب القود... إلخ ۱۰، ص ۱٦٤.

3 ......"الدرالمختار" و"رد المحتار"، کتاب الجنایات، فصل فیمایوجب القود... إلخ ۱۰، ص ۱٦٤.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... جبکہ غلام کا مالک نہ ہو جیسا کہ مسئلہ نمبر ۳، اور مسئلہ نمبر ۸ میں مذکور ہے۔

www.dawateislami.net

گا۔ مسلم کو ذمی کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ حربی اور مستامن کے بدلے میں نہ مسلم سے قصاص لیا جائے گا نہ ذمی سے، اسی طرح مستامن سے مستامن کے مقابل میں قصاص نہیں۔ ذمی نے ذمی کو قتل کیا، قصاص لیا جائے گا اور قتل کے بعد قاتل مسلمان ہوگیا جب بھی قصاص ہے۔[1] (شامی و درمختار ص ۴۷۱ جلد ۵، بحرالرائق ص ۲۹۶ جلد ۸، عالمگیری ص ۳ جلد ۶)

مسئلہ ۵ مسلم نے مرتد یا مرتدہ کو قتل کیا اس صورت میں قصاص نہیں۔ دو مسلمان دارالحرب میں امان لے کر گئے اور ایک نے دوسرے کو وہیں قتل کر دیا قصاص نہیں۔[2] (قاضی خان بر عالمگیری ص ۴۴۱ جلد ۳، بحرالرائق ص ۲۹۶ جلد ۸، عالمگیری ص ۳ ج ۶)

مسئلہ ۶ عاقل سے مجنوں کے بدلے میں اور بالغ سے نابالغ کے بدلے میں اور انکھیارے سے اندھے کے بدلے میں اور ہاتھ پاؤں والے سے لنجے[3] یا جس کے ہاتھ پاؤں نہ ہوں اس کے بدلے میں تندرست سے بیمار کے بدلے میں اور مرد سے عورت کے بدلے میں قصاص لیا جائے گا۔[4] (درمختار و شامی، ص ۴۷۲ جلد ۵، بحرالرائق ص ۲۹۶ جلد ۸، عالمگیری ص ۳ جلد ۶، قاضی خان بر عالمگیری، ص ۴۳۶، جلد ۳)

مسئلہ ۷ اصول نے فروع کو قتل کیا مثلاً باپ ماں، دادا دادی، نانا نانی نے بیٹے یا پوتے یا نواسے کو قتل کیا اس میں قصاص نہیں بلکہ خود اس قاتل سے دیت دلوائی جائے گی بلکہ باپ کے ساتھ اگر بیٹے کے قتل میں کوئی اجنبی بھی شریک تھا تو اس اجنبی سے بھی قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ اس سے بھی دیت ہی لی جائے گی۔ اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ دو شخصوں نے مل کر اگر کسی کو قتل کیا اور ان میں ایک وہ ہے کہ اگر وہ تنہا کرتا تو قصاص واجب ہوتا اور دوسرا وہ ہے کہ تنہا قتل کرتا تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا تو اس پہلے سے بھی قصاص واجب نہیں، مثلاً اجنبی اور باپ دونوں نے قتل کیا یا ایک نے قصداً قتل کیا اور دوسرے نے خطا کے طور پر، ایک نے تلوار سے قتل کیا دوسرے نے لاٹھی سے، ان سب صورتوں میں قصاص نہیں ہے بلکہ دیت واجب ہے۔[5] (عالمگیری ج ۶ ص ۴، بحرالرائق ج ۸ ص ۲۹۷، قاضی خان برھندیہ ج ۳ ص ۴۴۱، شامی ج ۵ ص ۴۷۲)

مسئلہ ۸ مولیٰ نے اپنے غلام کو قتل کیا اس میں قصاص نہیں۔ اسی طرح اپنے مدبر یا مکاتب یا اپنی اولاد کے غلام کو قتل

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثاني فيمن يقتل قصاصاً..إلخ، ج٦، ص٣.

2 ......المرجع السابق.

3 ......یعنی ہاتھ پاؤں سے معذور۔

4 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الجنايات، فصل فيمايوجب القود...إلخ، ج١٠، ص١٦٨.

5 ......المرجع السابق، ص١٦٨، ١٦٩.

www.dawateislami.net

کیا یا اس غلام کو قتل کیا جس کے کسی حصہ کا قاتل مالک ہے۔[1] (درمختار ص۴۷۲، ج۵، عالمگیری ص۴، ج۶، بحرالرائق ص۲۹۷ ج۸، تبیین ص۱۰۵، ج۶)

مسئلہ ۹ قتل سے قصاص واجب تھا مگر اس کا وارث ایسا شخص ہوا کہ وہ قصاص نہیں لے سکتا تو قصاص ساقط ہوگیا مثلاً وہ قاتل اس وارث کے اصول میں سے ہے تو اب قصاص نہیں ہوسکتا۔ جیسے ایک شخص نے اپنے خسر کو قتل کیا اور اس کی وارث صرف اس کی لڑکی ہے یعنی قاتل کی بیوی۔ پھر یہ عورت مرگئی اور اس کا لڑکا وارث ہوا جو اسی شوہر سے ہے تو قصاص کی صورت میں بیٹے کا باپ سے قصاص لینا لازم آتا ہے، لہٰذا قصاص ساقط۔[2] (درمختار وشامی ص۴۷۳ ج۵، تبیین ص۱۰۶ جلد۶)

مسئلہ ۱۰ مسلم نے اگر مسلم کو مشرک سمجھ کر قتل کیا، مثلاً جہاد میں ایک مسلم کو کافر سمجھا اور مار ڈالا، اس صورت میں قصاص نہیں ہے بلکہ دیت و کفارہ ہے کہ یہ قتل عمد نہیں بلکہ قتل خطا ہے اور اگر مسلم صف کفار میں تھا اور کسی مسلم نے قتل کرڈالا تو دیت و کفارہ بھی نہیں۔[3] (درمختار وشامی ص۴۷۴ جلد۵)

مسئلہ ۱۱ جن اگر ایسی شکل میں آیا جس کا قتل جائز ہے۔ مثلاً سانپ کی شکل میں آیا تو اس کے قتل میں کوئی مؤاخذہ نہیں۔[4] (درمختار وشامی ص۴۷۴، جلد۵)

مسئلہ ۱۲ قصاص میں جس کو قتل کیا جائے تو یہ ضرور ہے کہ تلوار ہی سے قتل کیا جائے اگرچہ قاتل نے اسے تلوار سے قتل نہ کیا ہو بلکہ کسی اور طرح سے مار ڈالا ہو جس سے قصاص واجب ہوتا ہو۔ خنجر یا نیزہ سے یا دوسرے اسلحہ سے قتل کرنا بھی تلوار ہی کے حکم میں ہے۔ لہٰذا اگر اسلحہ کے سوا کسی اور طرح سے قصاص میں قتل کیا، مثلاً کنویں میں گرا کر مار ڈالا یا پتھر وغیرہ سے قتل کیا تو ایسا کرنے سے تعزیر کا مستحق ہے۔[5] (ہدایہ ص۵۶۳، جلد۴، درمختار وشامی ص۴۷۴ جلد۵)

مسئلہ ۱۳ کسی کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور وہ مرگیا تو قاتل کی گردن تلوار سے اڑا دی جائے یہ نہیں کہ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر چھوڑ دیں۔ اسی طرح اگر اس کا سر توڑ ڈالا اور مرگیا تو قاتل کی گردن تلوار سے کاٹ دی جائے۔[6] (عالمگیری ص۴ جلد۶، درمختار وشامی ص۴۷۷ جلد۵)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الجنایات، فصل فیمایوجب القود...إلخ، ج۱۰، ص۱۶۹.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، فصل فیمایوجب القود... إلخ، ج۱۰، ص۱۷۱.

3 ......المرجع السابق، ص۱۷۲.

4 ......المرجع السابق، ص۱۷۳.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الجنایات، فصل فیمایوجب القود...إلخ، ج۱۰، ص۱۷۳.

6 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الجنایات، الباب الثانی فیمن یقتل قصاصاً...إلخ، ج۶، ص٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ بعض اولیائے مقتول نے قصاص لے لیا تو باقی اولیاء اس سے ضمان نہیں لے سکتے۔[1] (درمختار وشامی ص ۴۷۷ جلد ۵)

مسئلہ ۱۵ دو شخص ولی مقتول تھے، ان میں سے ایک نے معاف کر دیا اور دوسرے نے قاتل کو قتل کر ڈالا، اگر اسے یہ معلوم تھا کہ بعض اولیاء کے معاف کر دینے سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور اگر نہیں معلوم تھا تو اس سے دیت لی جائے گی۔[2] (قاضی خان بر ہندیہ ص ۴۴۱ جلد ۳، درمختار وشامی ص ۴۷۷ جلد ۵)

مسئلہ ۱۶ مقتول کے بعض اولیاء بالغ ہیں اور بعض نابالغ تو قصاص میں یہ انتظار نہیں کیا جائے گا کہ وہ نابالغ بالغ ہو جائیں بلکہ جو ورثا بالغ ہیں وہ ابھی قصاص لے سکتے ہیں۔[3] (ہدایہ ص ۵۶۵ جلد ۴، درمختار وشامی ص ۴۷۶ جلد ۵، بحرالرائق ص ۳۰۰ جلد ۸، عالمگیری ص ۸ جلد ۶، قاضی خان بر ہندیہ ص ۴۴۲ جلد ۳)

مسئلہ ۱۷ قاتل کو کسی اجنبی شخص نے (یعنی اس نے جو مقتول کا ولی[4] نہیں ہے) قتل کر ڈالا، اگر اس نے عمداً قتل کیا ہے تو اس قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ اور خطا کے طور پر قتل کیا ہے تو اس قاتل کے عصبہ سے دیت لی جائے گی، کیونکہ اس اجنبی کے لیے اس کا قتل حلال نہ تھا، اب اگر مقتول اول کا ولی یہ کہتا ہے کہ میں نے اس اجنبی سے قتل کرنے کو کہا تھا لہٰذا اس سے قصاص نہ لیا جائے تو جب تک گواہ نہ ہوں۔ اس کی بات نہیں مانی جائے گی اور اس اجنبی سے قصاص لیا جائے اور بہر صورت جب کہ قاتل کو اجنبی نے قتل کر ڈالا تو ولی مقتول کا حق ساقط ہو گیا یعنی قصاص تو ہو ہی نہیں سکتا کہ قاتل رہا ہی نہیں اور دیت بھی نہیں لی جاسکتی کہ اس کے لیے رضامندی درکار ہے اور وہ پائی نہیں گئی۔ جس طرح قاتل مر جائے تو ولی مقتول کا حق ساقط ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں۔[5] (درمختار وشامی ص ۴۷۶ جلد ۵)

مسئلہ ۱۸ اولیائے مقتول نے گواہی سے یہ ثابت کیا کہ زید نے اسے زخمی کیا اور قتل کیا ہے اور زید نے گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ خود مقتول نے یہ کہا ہے کہ زید نے نہ مجھے زخمی کیا نہ قتل کیا تو انھیں گواہوں کو ترجیح دی جائے گی۔[6] (درمختار و شامی ص ۴۷۷ جلد ۵)

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، فصل فیما یوجب القود...إلخ، ج ۱۰، ص ۱۷۸.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الهداية"، کتاب الجنايات، باب مايوجب القصاص ومالايوجبه، ج ۲، ص ٤٤٦.

4 ...... یعنی وارث۔

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، فصل فیما یوجب القود...إلخ، ج ۱۰، ص ۱۷۷.

6 ...... المرجع السابق، ص ۱۷۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۹ مجروح نے یہ کہا کہ فلاں نے مجھے زخمی نہیں کیا ہے، یہ کہہ کر مرگیا تو اس کے ورثہ اس شخص پر قتل کا دعویٰ نہیں کرسکتے۔ مجروح نے یہ کہا کہ فلاں شخص نے مجھے قتل کیا۔ یہ کہہ کر مرگیا اب اس کے ورثاء دوسرے شخص پر دعویٰ کرتے ہیں کہ اس نے قتل کیا ہے۔ یہ دعویٰ مسموع[1] نہیں ہوگا۔[2] (درمختار وشامی ص ۴۷۸ جلد ۵)

مسئلہ ۲۰ جس کو زخمی کیا گیا۔اس نے مرنے سے پہلے معاف کردیا یا اس کے اولیاء نے مرنے سے پہلے معاف کردیا یہ معافی جائز ہے۔یعنی اب قصاص نہیں لیا جائے گا۔[3] (درمختار ص ۴۷۸ جلد ۵)

مسئلہ ۲۱ کسی کو زہر دے دیا۔اسے معلوم نہیں اور لاعلمی میں کھا پی گیا تو اس صورت میں نہ قصاص ہے نہ دیت، مگر زہر دینے والے کو قید کیا جائے گا اور اس پر تعزیر ہوگی اور اگر خود اس نے اس کے منھ میں زبردستی ڈال دیا یا اس کے ہاتھ میں دیا اور پینے پر مجبور کیا تو دیت واجب ہوگی۔[4] (درمختار وشامی ص ۴۷۸ ج ۵، بزازیہ برہندیہ ص ۳۸۵ جلد ۶ بحرالرائق ص ۲۹۴ جلد ۸)

مسئلہ ۲۲ یہ کہا کہ میں نے اپنی بددعا سے فلاں کو ہلاک کردیا یا باطنی تیروں سے ہلاک کیا یا سورۂ انفال پڑھ کر ہلاک کیا تو یہ اقرار کرنے والے پر قصاص وغیرہ لازم نہیں۔اسی طرح اگر وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالٰی کے اسمائے قہریہ پڑھ کر اس کو ہلاک کردیا، اس کہنے سے بھی کچھ لازم نہیں۔نظر بد سے ہلاک کرنے کا اقرار کرے اس کے متعلق کچھ منقول نہیں۔[5] (شامی ص ۴۷۸ جلد ۵)

مسئلہ ۲۳ کسی نے اس کا سر توڑ ڈالا اور خود اس نے بھی اپنا سر توڑا اور شیر نے اسے زخمی کیا اور سانپ نے بھی کاٹ کھایا اور یہ مرگیا تو اس شخص پر جس نے سر توڑا ہے تہائی دیت واجب ہوگی۔[6] (عالمگیری ص ۴، جلد ۶)

مسئلہ ۲۴ ایک شخص نے کئی شخصوں کو قتل کیا اور ان تمام مقتولین کے اولیاء نے قصاص کا مطالبہ کیا تو سب کے بدلے میں اس قاتل کو قتل کیا جائے گا اور فقط ایک کے ولی نے مطالبہ کیا اور قتل کردیا گیا تو باقیوں کا حق ساقط ہوجائے گا۔یعنی اب ان کے مطالبہ پر کوئی مزید کارروائی نہیں ہوسکتی۔[7] (عالمگیری ص ۴ جلد ۶)

---

1 ......یعنی قابل سماعت۔

2 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الجنایات،فصل فیما یوجب القود...إلخ،مبحث شریف،ج۱۰،ص۱۷۹.

3 ...... المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق،ص۱۸۰.

5 ......"ردالمحتار"،کتاب الجنایات،فصل فیما یوجب القود...إلخ،مبحث شریف،ج۱۰،ص۱۸۱.

6 ......" الفتاوی الھندیة"،کتاب الجنایات،الباب الثانی فیمن یقتل قصاصاً...إلخ،ج۶،ص۴.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۵ ایک شخص کو چند شخصوں نے مل کر قتل کیا تو اس کے بدلے میں یہ سب قتل کئے جائیں گے۔[1] (عالمگیری ص۵ جلد۶، بزازیہ برہندیہ ص۳۸۲ جلد۶، قاضی خان برہندیہ ص۴۴۰ جلد۳)

مسئلہ ۲۶ ایک سے زیادہ مرتبہ جس نے گلا گھونٹ کر مار ڈالا اس کو بطور سیاست قتل کیا جائے اور گرفتاری کے بعد اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول نہیں اور اس کا وہی حکم ہے جو جادوگر کا ہے۔[2] (درمختار و شامی ص۴۸۱ ج۵، بحرالرائق ص۲۹۴ ج۸)

مسئلہ ۲۷ کسی کے ہاتھ پاؤں باندھ کر شیر یا درندے کے سامنے ڈال دیا اس نے مار ڈالا، ایسے شخص کو سزا دی جائے اور مارا جائے[3] اور قید میں رکھا جائے یہاں تک کہ وہیں قید خانہ ہی میں مر جائے اسی طرح اگر ایسے مکان میں کسی کو بند کر دیا جس میں شیر ہے جس نے مار ڈالا یا اس میں سانپ ہے جس نے کاٹ لیا۔[4] (درمختار و شامی ص۴۸۰ جلد۵)

مسئلہ ۲۸ بچہ کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دھوپ یا برف پر ڈال دیا اور وہ مر گیا تو ان دونوں صورتوں میں دیت ہے اور اگر آگ میں ڈال کر نکال لیا اور تھوڑی سی زندگی باقی ہے مگر کچھ دنوں بعد مر گیا تو قصاص ہے اور اگر چلنے پھرنے لگا پھر مر گیا تو قصاص نہیں ہے۔[5] (عالمگیری ص۶ ج۶، بحرالرائق ص۲۹۴ ج۸)

مسئلہ ۲۹ ایک شخص نے دوسرے کا پیٹ پھاڑ دیا کہ آنتیں نکل پڑیں۔ پھر کسی اور نے اس کی گردن اڑا دی تو قاتل یہی ہے جس نے گردن ماری۔ اگر اس نے عمداً کیا ہے تو قصاص ہے اور خطا کے طور پر ہو تو دیت واجب ہے اور جس نے پیٹ پھاڑا اس پر تہائی دیت واجب ہے اور اگر پیٹ اس طرح پھاڑا کہ پیٹھ کی جانب زخم نفوذ کر گیا تو دیت کی دو تہائیاں۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ پیٹ پھاڑنے کے بعد وہ شخص ایک دن یا کچھ کم زندہ رہ سکتا ہو، اور اگر زندہ نہ رہ سکتا ہو اور مقتول کی طرح تڑپ رہا ہو تو قاتل وہ ہے جس نے پیٹ پھاڑا، اس نے عمداً کیا ہو تو قصاص ہے اور خطا کے طور پر ہو تو دیت ہے اور جس نے گردن ماری اس پر تعزیر ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص نے ایسا زخمی کیا کہ امید زیست[6] نہ رہی۔ پھر دوسرے نے اسے زخمی کیا تو قاتل وہی پہلا شخص ہے۔ اگر دونوں نے ایک ساتھ زخمی کیا تو دونوں قاتل ہیں۔ اگرچہ ایک نے دس وار کئے اور دوسرے نے

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثاني، فيمن يقتل قصاصاً...إلخ، ج٦، ص٥.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الجنايات، فصل فيما يوجب القود...إلخ، مبحث شريف، ج١٠، ص١٨٣.

3 ......یعنی پٹائی کی جائے۔

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الجنايات، فصل فيما يوجب القود...إلخ، مبحث شريف، ج١٠، ص١٨٣.

5 ......المرجع السابق، ص١٨٤.

6 ......یعنی زندگی کی امید۔

www.dawateislami.net

ایک ہی وار کیا ہو۔[1] (بزازیہ برہندیہ ص ۳۸۱ جلد ٦، عالمگیری ص ٦، جلد ٦، شامی ص ۴۸۰ جلد ۵، بحرالرائق ص ۲۹۵ جلد ۸)

مسئلہ ۳۰ کسی شخص کا گلا کاٹ دیا۔ صرف حلقوم[2] کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے اور ابھی جان باقی ہے دوسرے نے اسے قتل کر ڈالا تو قاتل پہلا شخص ہے دوسرے پر قصاص نہیں کیوں کہ اس کا میت میں شمار ہے لہٰذا اگر مقتول اس حالت میں تھا اور مقتول کا بیٹا مر گیا تو بیٹا وارث ہوگا یہ مقتول اپنے بیٹے کا وارث نہیں ہوگا۔[3] (عالمگیری ص ٦ جلد ٦، بحرالرائق ص ۲۹۵ جلد ۸)

مسئلہ ۳۱ جو شخص حالت نزع میں تھا اسے قتل کر ڈالا اس میں بھی قصاص ہے۔ اگرچہ قاتل کو یہ معلوم ہو کہ اب زندہ نہیں رہے گا۔[4] (درمختار و شامی ص ۴۸۰ جلد ۵)

مسئلہ ۳۲ کسی کو عمداً زخمی کیا گیا کہ وہ صاحب فراش ہو گیا[5] اور اسی میں مر گیا تو قصاص لیا جائے گا۔ ہاں اگر کوئی ایسی چیز پائی گئی جس کی وجہ سے یہ کہا گیا ہو کہ اسی زخم سے نہیں مرا ہے تو قصاص نہیں۔ مثلاً کسی دوسرے نے اس مجروح کی گردن کاٹ دی تو اب مرنے کو اس کی طرف نسبت کیا جائے گا یا وہ شخص اچھا ہو کر مر گیا تو اب یہ نہیں کہا جائے گا کہ اسی زخم سے مرا۔[6] (درمختار و شامی ص ۴۸۰ ج ۵، تبیین ص ۱۰۹ جلد ٦)

مسئلہ ۳۳ جس نے مسلمانوں پر تلوار کھینچی ایسے کو اس حالت میں قتل کر دینا واجب ہے یعنی اس کے شر کو دفع کرنا واجب ہے، اگرچہ اس کے لیے قتل ہی کرنا پڑے اسی طرح اگر ایک شخص پر تلوار کھینچی تو اسے بھی قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ وہی شخص قتل کرے جس پر تلوار اٹھائی یا دوسرا شخص۔ اسی طرح اگر رات کے وقت شہر میں لاٹھی سے حملہ کیا یا شہر سے باہر دن یا رات میں کسی وقت بھی حملہ کیا اور اس کو کسی نے مار ڈالا تو اس کے ذمہ کچھ نہیں۔[7] (ہدایہ ص ۵٦۷ ج ۴، درمختار و شامی ص ۴۸۱ جلد ۵، عالمگیری ص ۷ جلد ٦، بحرالرائق ص ۳۰۲ جلد ۸، تبیین ص ۱۱۰، جلد ٦)

مسئلہ ۳۴ مجنون نے کسی پر تلوار کھینچی اور اس نے مجنون کو قتل کر دیا تو قاتل پر دیت واجب ہے جو خود اپنے مال سے ادا کرے۔ یہی حکم بچہ کا ہے کہ اس کی بھی دیت دینی ہوگی اور اگر جانور نے حملہ کیا اور جانور کو مار ڈالا تو اس کی قیمت کا تاوان دینا

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثانی فیمن یقتل قصاصاً... إلخ، ج٦، ص٦.

2 ......گلے میں سانس آنے جانے والی رگ۔

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثانی فیمن یقتل قصاصاً... إلخ، ج٦، ص٦.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، فصل فیما یوجب القود...إلخ، مبحث شریف، ج١٠، ص١٨٤.

5 ......یعنی ایسا زخمی کر دیا کہ وہ چلنے پھرنے کے قابل نہ رہا اور صرف بستر پر لیٹا رہا۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، فصل فیما یوجب القود...إلخ، مبحث شریف، ج١٠، ص١٨٥.

7 ......"الھدایة"، کتاب الجنایات، باب مایوجب القصاص ومالا یوجبه، فصل، ج٢، ص ٤٤٨.

www.dawateislami.net

ہوگا۔[1] (ہدایہ ص ۵٦٨ ج ۴، درمختار و شامی ص ۴٨٢ ج ۵، عالمگیری ص ٧ جلد ٦، بحرالرائق ص ٣٠٢ جلد ٨، تبیین ص ١١٠ جلد ٦)

مسئلہ ٣٥ جوشخص تلوار مار کر بھاگ گیا کہ اب دوبارہ مارنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ پھر اسے کسی نے مار ڈالا تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ یعنی اسی وقت اس کو قتل کرنا جائز ہے جب وہ حملہ کر رہا ہو یا حملہ کرنا چاہتا ہے بعد میں جائز نہیں۔[2] (تبیین ص ١١٠ جلد ٦، عالمگیری ص ٧ جلد ٦، بحرالرائق ص ٣٠٢ جلد ٨، ہدایہ ص ۵٦٨ ج ۴)

مسئلہ ٣٦ گھر میں چور گھسا اور مال چرا کرلے جانے لگا صاحب خانہ نے پیچھا کیا اور چور کو مار ڈالا۔ تو قاتل کے ذمہ کچھ نہیں مگر یہ اس وقت ہے کہ معلوم ہے کہ شور کرے گا اور چلائے گا تو مال چھوڑ کر نہیں بھاگے گا اور اگر معلوم ہے کہ شور کرے گا تو مال چھوڑ کر بھاگ جائے گا تو قتل کرنے کی اجازت نہیں بلکہ اس وقت قتل کرنے سے قصاص واجب ہوگا۔[3] (عالمگیری ص ٧، جلد ٦، بحرالرائق ص ٣٠٢ جلد ٨، تبیین ص ١١١ جلد ٦، ہدایہ ص ۵٦٨ ج ۴)

مسئلہ ٣٧ مکان میں چور گھسا اور ابھی مال لے کر نکلا نہیں اس نے شور و غل کیا مگر وہ بھاگا نہیں یا اس کے مکان میں یا دوسرے کے مکان میں نقب لگا رہا ہے[4] اور شور کرنے سے بھاگتا نہیں، اس کو قتل کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ چور ہونا اس کا مشہور و معروف ہو۔[5] (درمختار و شامی ص ۴٨٢ جلد ۵)

مسئلہ ٣٨ ولی مقتول نے قاتل کو یا کسی دوسرے کو قصاص ہبہ کردیا۔ یہ ناجائز ہے۔ یعنی قصاص ایسی چیز نہیں جس کا مالک دوسرے کو بنایا جاسکے اور اس کو ہبہ کرنے سے قصاص ساقط نہیں ہوگا۔[6] (درمختار و شامی ص ۴٨٣ جلد ۵)

مسئلہ ٣٩ ولی مقتول نے معاف کردیا یہ صلح سے افضل ہے اور صلح قصاص سے افضل ہے اور معاف کرنے کی صورت میں قاتل سے دنیا میں مطالبہ نہیں ہوسکتا ہے نہ اب قصاص لیا جاسکتا ہے نہ دیت لی جاسکتی ہے۔[7] (درمختار و شامی ص ۴٨۴ ج ۵) رہا مواخذہ اخروی[8]، اس سے بری نہیں ہوا، کیوں کہ قتل ناحق میں تین حق اس کے ساتھ متعلق ہیں۔

1. ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، فصل فیما یوجب القود...إلخ، مبحث شریف، ج١٠، ص١٨٨.
2. ......"الهداية"، کتاب الجنایات، ج٢، ص٤٤٨، ٤٤٩.
3. ......المرجع السابق، ص٤٤٩.
4. ......یعنی چوری کے ارادے سے دیوار میں سوراخ کر رہا ہے۔
5. ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، فصل فیما یوجب القود...إلخ، مبحث شریف، ج١٠، ص ١٨٩.
6. ......المرجع السابق، ص١٩٢.
7. ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، فصل فیما یوجب القود...إلخ، مبحث شریف، ج١٠، ص ١٩٢.
8. ......یعنی آخرت کی پکڑ۔

www.dawateislami.net

ایک حق اللہ، دوسرا حق مقتول، تیسرا حق ولی مقتول، ولی کو اپنا حق معاف کرنے کا اختیار تھا سو اس نے معاف کر دیا مگر حق اللہ اور حق مقتول بدستور باقی ہیں۔ ولی کے معاف کرنے سے وہ معاف نہیں ہوئے۔[1] (درمختار و شامی ص ۴۸۴ ج ۵)

مسئلہ ۴۰ مجروح کا معاف کرنا صحیح ہے یعنی معاف کرنے کے بعد مر گیا تو اب ولی کو قصاص لینے کا اختیار نہیں رہا۔[2] (درمختار ص ۴۸۴ جلد ۵)

مسئلہ ۴۱ قاتل کی توبہ صحیح نہیں جب تک وہ اپنے کو قصاص کے لیے پیش نہ کر دے۔ یعنی اولیائے مقتول کو جس طرح ہو سکے راضی کرے۔ خواہ وہ قصاص لے کر راضی ہوں یا کچھ لے کر مصالحت[3] کریں یا بغیر کچھ لیے معاف کر دیں۔ اب وہ دنیا میں بری ہو گیا اور معصیت[4] پر اقدام کرنے کا جرم وظلم یہ توبہ سے معاف ہو جائے گا۔ (درمختار و شامی ص ۴۸۴ جلد ۵)[5]

اطراف میں قصاص کا بیان

مسئلہ ۱ اعضا میں قصاص وہیں ہوگا جہاں مماثلت[6] کی رعایت کی جا سکے۔ یعنی جتنا اس نے کیا ہے اتنا ہی کیا جائے۔ یہ احتمال نہ ہو کہ اس سے زیادتی ہو جائے گی۔[7] (درمختار ص ۴۸۵ ج ۵)

مسئلہ ۲ ہاتھ کو جوڑ پر سے کاٹ لیا ہے، اس کا قصاص لیا جائے گا، جس جوڑ پر سے کاٹا ہے اسی جوڑ پر سے اس کا بھی ہاتھ کاٹ لیا جائے۔ اس میں یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ اس کا ہاتھ چھوٹا تھا اور اس کا بڑا ہے کہ ہاتھ ہاتھ دونوں یکساں قرار پائیں گے۔[8] (درمختار و شامی ص ۴۸۵ جلد ۵)

مسئلہ ۳ کلائی یا پنڈلی درمیان میں سے کاٹ دی یعنی جوڑ پر سے نہیں کاٹی بلکہ آدھی یا کم و بیش کاٹ

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الجنایات،فصل فیما یوجب القود...إلخ،مبحث شریف،ج۱۰،ص۱۹۲.

2 ......المرجع السابق.ص۱۷۹.

3 ......یعنی صلح۔ 4 ......گناہ۔

5 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الجنایات،فصل فیما یوجب القود...إلخ،مبحث شریف،ج۱۰،ص۱۹۲.

6 ......برابری،مساوات۔

7 ......"الدرالمختار"،کتاب الجنایات،باب القود فیمادون النفس،ج۱۰،ص۱۹۵.

8 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الجنایات،باب القود فیمادون النفس،ج۱۰،ص۱۹۵.

www.dawateislami.net

دی اس میں قصاص نہیں کہ یہاں مماثلت ممکن نہیں اس طرح ناک کی ہڈی کل یا اس میں سے کچھ کاٹ دی یہاں بھی قصاص نہیں ۔[1] (درمختار و شامی ص ۴۸۵ جلد ۵)

مسئلہ ۴ پاؤں کاٹا یا ناک کا نرم حصہ کاٹا یا کان کاٹ دیا۔ ان میں قصاص ہے اور اگر ناک کے نرم حصہ میں سے کچھ کاٹا ہے تو قصاص واجب نہیں اور ناک کی نوک کاٹی ہے تو اس میں حکومت عدل ہے۔ کاٹنے والے کی ناک اس کی ناک سے چھوٹی ہے۔ تو جس کی ناک کاٹی ہے اس کو اختیار ہے کہ قصاص لے یا دیت اور اگر کاٹنے والے کی ناک میں کوئی خرابی ہے مثلاً وہ اخشم ہے جسے بو محسوس نہیں ہوتی یا اس کی ناک کچھ کٹی ہوئی ہے یا اور کسی قسم کا نقصان ہے تو اس کو اختیار ہے کہ قصاص لے یا دیت ۔[2] (درمختار و شامی ص ۴۸۵ ج ۵)

مسئلہ ۵ کان کاٹنے میں قصاص اس وقت ہے کہ پورا کاٹ لیا ہو۔ یا اتنا کاٹا ہو جس کی کوئی حد ہوتا کہ اتنا ہی اس کا کان بھی کاٹا جائے۔ اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو قصاص نہیں کہ مماثلت ممکن نہیں۔ کاٹنے والے کا کان چھوٹا ہے اور اس کا بڑا تھا۔ یا کاٹنے والے کے کان میں چھید[3] ہے یا یہ پھٹا ہوا ہے اور اس کا کان سالم تھا[4]، تو اسے اختیار ہے کہ قصاص لے یا دیت ۔[5] (شامی ص ۳۶۵ جلد ۵، بحرالرائق ص ۳۴۵ جلد ۸)

هٰذا مَا تَيَسَّرَلِيْ اِلَى الْاٰن وَمَاتَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْل نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر وَاللّٰهُ الْمَسْئُوْلُ اَنْ يُوَفِّقَنِيْ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَ يَرْزُقَنِيْ حُسْنَ الْخَاتِمَةِ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاَنَا الْفَقِيْرُ الْحَقِيْرُ اَبُو الْعَلاء مُحَمَّدُ اَمْجَدُ عَلِى الاَعْظَمِي غُفِرَلَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِمُحِبِّيْهِ وَلِاَسَاتِذَتِهِ.

☆☆☆☆☆

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الجنايات، باب القود فيمادون النفس، ج۱۰، ص۱۹۵.

2 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الجنايات، باب القود فيمادون النفس، ج۱۰، ص۱۹۵، ۱۹۶.

3 ......یعنی سوراخ۔

4 ......یعنی پورا تھا کٹا ہوا نہ تھا۔

5 ......"ردالمحتار"، كتاب الجنايات، باب القود فيمادون النفس، ج۱۰، ص۱۹۶.

www.dawateislami.net

یہاں سے جدید تصنیف کا آغاز ہوتا ہے

مسئلہ ۱ زخموں کا قصاص صحت کے بعد لیا جائے گا۔[1] (شامی ص ۴۸۵، جلد ۵، تبیین الحقائق ص ۱۲۸، جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۴۰ جلد ۸، بدائع صنائع ص ۳۱۰، جلد ۷، طحطاوی ص ۲۶۸ جلد ۴)

مسئلہ ۲ داہنے ہاتھ کی جگہ بایاں ہاتھ اور تندرست کی جگہ ایسا شل ہاتھ جو نا قابل انتفاع ہو اور عورت کے ہاتھ کے بدلے مرد کا ہاتھ اور مرد کے ہاتھ کے بدلے میں عورت کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔[2] (عالمگیری ص ۹ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۴۸۸ ج ۵، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۳۳ ج ۳، بحرالرائق ص ۳۰۳ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۱۲ ج ۶، مبسوط ص ۱۳۶ ج ۲۶، بدائع صنائع ص ۲۹۷ ج ۷)

مسئلہ ۳ آزاد کا ہاتھ غلام کے ہاتھ کے بدلے میں اور غلام کا ہاتھ آزاد کے ہاتھ کے بدلے میں نہیں کاٹا جائے گا اور غلام کے ہاتھ کے بدلے میں غلام کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جائے گا۔[3] (عالمگیری ص ۹ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۴۸۸ جلد ۵، تبیین الحقائق ص ۱۱۲ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۰۶ جلد ۸، فتح القدیر ص ۲۷۱ جلد ۸، مبسوط ص ۱۳۶ جلد ۲۶، بدائع صنائع ص ۳۰۸ جلد ۷، مجمع الانہر ص ۶۲۵ جلد ۲، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۳ جلد ۳)

مسئلہ ۴ مسلمان اور ذمی ایک دوسرے کے اعضاء کاٹ دیں تو ان میں قصاص لیا جائے گا اور یہی حکم ہے دو آزاد عورتوں اور مسلمہ و کتابیہ اور دونوں کتابیہ عورتوں کا۔[4] (عالمگیری ص ۹ جلد ۶، شامی ص ۴۸۸ جلد ۵، تبیین الحقائق ص ۱۱۲ ج ۶، مجمع الانہر ص ۶۲۶ جلد ۲)

مسئلہ ۵ بالوں، سر اور بدن کی کھال اور رخساروں اور ٹھڈی، پیٹ اور پیٹھ کے گوشت میں قصاص نہیں ہے۔[5] (عالمگیری ص ۹ جلد ۶، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۷ جلد ۴، بدائع صنائع ص ۲۹۹ جلد ۷)

مسئلہ ۶ تھپڑ مارا یا گھونسہ مارا یا دبوچا تو ان کا قصاص نہیں ہے۔[6] (عالمگیری ص ۹ جلد ۶)

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الجنايات، باب القود فيمادون النفس، ج ۱۰، ص ۱۹۵.

2 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الجنايات، الباب الرابع في القصاص فيمادون النفس، ج ٦، ص ٩.

3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق.

5 ......"حاشية الطحطاوى" على "الدرالمختار"، کتاب الجنايات، باب القود فيمادون النفس، ج ٤ ص ٢٦٧.

6 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الجنايات، الباب الرابع في القصاص فيمادون النفس، ج ٦، ص ٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ دانت کے سوا کسی ہڈی میں قصاص نہیں ہے۔[1] (عالمگیری ص ۹ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۴۸۶ جلد ۵، بحرالرائق ص ۳۰۶ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۱۱، ج ۶، عنایہ و فتح القدیر ص ۲۷۰ جلد ۸، مبسوط ص ۱۳۵ جلد ۲۶، درر غرر غنیہ ص ۹۶ جلد ۲)

آنکھ کا بیان

مسئلہ ۸ کسی نے کسی کی آنکھ پر ایسی ضرب لگائی کہ جس سے صرف روشنی جاتی رہی اور بظاہر آنکھ میں اور کوئی عیب نہیں ہے تو اس طرح قصاص لیا جائے گا کہ مارنے والے کی آنکھ کی روشنی زائل ہو جائے اور کوئی دوسرا عیب پیدا نہ ہو۔[2] (بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۰ جلد ۶، عالمگیری ص ۹ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۴۸۶ جلد ۵، تبیین الحقائق ص ۱۱۱ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۰۳ جلد ۸، فتح القدیر ص ۲۷۰ جلد ۸ و ہدایہ، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۸۳ جلد ۳، مجمع الانہر ص ۶۲۵ جلد ۲، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۸ جلد ۴، مبسوط ص ۱۵۲ جلد ۲۶، بدائع صنائع ص ۳۰۸ جلد ۷، درر غرر شرنبلالی ص ۶۵ جلد ۲)

مسئلہ ۹ اگر آنکھ نکال لی یا اس طرح مارا کہ اندر دھنس گئی تو قصاص نہیں ہے، کیوں کہ مماثلت[3] نہیں ہوسکتی۔[4] (درمختار ص ۴۸۶ جلد ۵، عالمگیری ص ۹ جلد ۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۳۸ جلد ۳، بحرالرائق ص ۳۰۳ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۱۱ جلد ۶، ہدایہ، فتح القدیر ص ۲۷۰ جلد ۸، مبسوط ص ۱۵۲ جلد ۲۶)

مسئلہ ۱۰ اعضاء میں جہاں قصاص واجب ہوتا ہے وہاں ہتھیار سے مارنا اور غیر ہتھیار سے مارنا برابر ہے۔[5] (عالمگیری ص ۹ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۴۶۸ جلد ۵، بدائع صنائع ص ۳۱۰ جلد ۷، بحرالرائق ص ۲۸۷ جلد ۸، عنایہ ص ۲۵۳ جلد ۸، علی الہدایہ و فتح القدیر، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۰ ج ۶)

مسئلہ ۱۱ اگر ضرب لگا کر آنکھ کا ڈھیلا[6] نکال دیا اور جس کا ڈھیلا نکالا گیا وہ کہتا ہے کہ میں اس پر تیار ہوں کہ جانی کی[7] آنکھ پھوڑ دی جائے اور ڈھیلا نہ نکالا جائے تو بھی ایسا نہیں کیا جائے گا۔[8] (عالمگیری ص ۹ جلد ۶، بدائع صنائع ص ۳۰۸ جلد ۷)

---

1 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الرابع فی القصاص فيمادون النفس، ج ٦، ص ٩.

2 ……المرجع السابق.

3 ……برابری۔

4 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الرابع فی القصاص فيمادون النفس، ج ٦، ص ٩.

5 ……المرجع السابق.

6 ……آنکھ کی پتلی۔

7 ……یعنی ضرب لگانے والے کی۔

8 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الرابع فی القصاص فيمادون النفس، ج ٦، ص ٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ اگر کسی نے کسی کی داہنی آنکھ ضائع کر دی اور جانی کی[1] بائیں آنکھ نہیں ہے تو بھی اس کی داہنی آنکھ پھوڑ کر اس کو اندھا کر دیا جائے گا۔[2] (عالمگیری ص ۹ جلد ۶، درمختار ص ۴۸۶ جلد ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۸ جلد ۳، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۰ جلد ۶)

مسئلہ ۱۳ بھینگے کی ایسی آنکھ جس میں پوری روشنی تھی، قصداً پھوڑ دی تو اس کا قصاص لیا جائے گا اور اگر اتنا بھینگا ہے کہ کم دیکھتا ہے تو اس صورت میں انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔[3] (عالمگیری ص ۹ جلد ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۹ جلد ۳، درمختار و شامی ص ۴۸۶ ج ۵ طحطاوی علی الدر ص ۲۶۸ جلد ۴، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۰ جلد ۶)

مسئلہ ۱۴ کم نظر بھینگے نے کسی کی اچھی آنکھ پھوڑ دی تو اس شخص کو اختیار ہے چاہے تو قصاص لے اور نقصان پر راضی ہو جائے اور چاہے تو جانی کے مال سے آدھی دیت لے لے۔[4] (عالمگیری ص ۹ جلد ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۹ جلد ۳، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۹ جلد ۴، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۰ جلد ۶)

مسئلہ ۱۵ جس شخص کی داہنی آنکھ میں جالا ہے اور وہ اس سے کچھ دیکھتا ہے اس نے کسی شخص کی داہنی آنکھ ضائع کر دی تو جس کی آنکھ ضائع کی گئی ہے اس کو اختیار ہے کہ اس کی ناقص آنکھ ضائع کر دے یا آنکھ کی دیت لے لے اور اگر وہ جالے والی آنکھ سے کچھ نہیں دیکھتا تو قصاص نہیں ہے۔ اور اگر اس شخص نے جس کی آنکھ ضائع ہوئی تھی ابھی کچھ اختیار نہیں کیا تھا کہ کسی اور شخص نے اس آنکھ پھوڑنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو پہلے والے کا حق اس کی آنکھ میں باطل ہو گیا اور اگر پہلے جس کی آنکھ پھوڑی گئی تھی۔ اس نے دیت اختیار کر لی تھی، پھر کسی شخص نے جانی کی آنکھ پھوڑ دی تو اگر اس کا اختیار صحیح تھا تو اس کا حق آنکھ سے دیت کی طرف منتقل ہو جائے گا اور آنکھ کے ضائع ہونے سے اس کا حق باطل نہیں ہوگا اور اگر اس کا اختیار صحیح نہیں تھا تو اس کا حق باطل ہو جائے گا۔ اختیار صحیح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جنایت کرنے والے نے اختیار دیا ہو اور اگر اس نے خود ہی دیت کو اختیار کر لیا ہے تو اختیار صحیح نہیں ہے اور اس صورت میں جس میں اختیار صحیح نہیں ہے اگر جانی کی جالے والی آنکھ میں روشنی آ گئی تو پھر قصاص لے سکتا ہے اور اس صورت میں جس میں اختیار صحیح ہے قصاص کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔[5] (عالمگیری ص ۱۰ ج ۶)

---

1. ......آنکھ ضائع کرنے والے کی۔
2. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج ۶، ص ۹.
3. ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب القود فیمادون النفس، ج ۱۰، ص ۱۹۶.
4. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج ۶، ص ۹.
5. ......المرجع السابق، ص ۹، ۱۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۶ کسی کی جالے والی ایسی آنکھ کو نقصان پہنچایا جس میں روشنی ہے اور جانی کی آنکھ بھی ایسی ہے تو قصاص نہیں ہے۔[1] (شامی ص ۴۸۶ ج ۵، عالمگیری ص ۱۰ ج ۶، طحطاوی علی الدر از محیط ص ۲۶۸ ج ۴)

مسئلہ ۱۷ اگر کسی کی آنکھ پر اس طرح ضرب لگائی کہ کچھ پتلی پر جالا[2] آ گیا یا آنکھ کو زخمی کر دیا یا اس میں چھالا یا جالا آ گیا یا آنکھ میں کوئی ایسا عیب پیدا کر دیا کہ اس سے روشنی کم ہوگئی تب بھی انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔[3] (شامی عن تاتارخانیہ ص ۴۸۶ ج ۵، عالمگیری ص ۱۰ ج ۶، درمختار و شامی از خانیہ ص ۴۸۶ ج ۵، مجمع الانہر ص ۶۲۵ ج ۲، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۸ ج ۴، بدائع صنائع ص ۳۰۸ ج ۷)

مسئلہ ۱۸ اگر کسی کی بائیں آنکھ پھوڑ دی تو جانی کی[4] داہنی آنکھ سے اور اگر داہنی آنکھ پھوڑ دی تو بائیں آنکھ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔[5] (شامی ص ۴۸۶ ج ۵، عالمگیری ص ۱۰ ج ۶، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۶۰ ج ۶، مجمع الانہر ص ۶۲۵ ج ۲، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۳ ج ۲، بحر الرائق ص ۳۰۳ ج ۸)

مسئلہ ۱۹ کسی کی آنکھ پر مارا کہ جالا آ گیا پھر جالا جاتا رہا اور وہ دیکھنے لگا تو مارنے والے پر کچھ نہیں ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جب پوری نظر واپس آ جائے لیکن اگر بینائی میں نقصان رہا تو انصاف سے تاوان لیا جائے گا۔[6] (عالمگیری ص ۱۰ ج ۶، مجمع الانہر ص ۶۲۵ ج ۲، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۸ ج ۴، شامی ص ۴۸۶ ج ۵)

مسئلہ ۲۰ اگر کسی بچے کی آنکھ پیدائش کے فوراً بعد یا چند روز بعد پھوڑ دی اور جانی کہتا ہے کہ بچہ آنکھ سے نہیں دیکھتا تھا یا کہتا ہے کہ مجھے اس کے دیکھنے یا نہ دیکھنے کا علم نہیں تو اس کی بات مان لی جائے گی اور اسے تاوان دینا ہوگا جس کا فیصلہ انصاف سے کیا جائے گا اور اگر یہ علم ہو جائے کہ بچے نے اس آنکھ سے دیکھا ہے۔ اس طرح کہ دو گواہ بچے کی آنکھ کی سلامتی کی گواہی

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج۶، ص۱۰.

2 ......آنکھ کی سیاہ پتلی پر چھانے جانے والی سفید جھلی جو روشنی کو کم یا زائل کر دیتی ہے۔

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج۶، ص۱۰.

4 ......یعنی آنکھ پھوڑنے والے کی۔

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج۶، ص۱۰.
و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب القود فیمادون النفس، ج۱۰، ص۱۹۶.

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج۶، ص۱۰.
و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب القود فیمادون النفس، ج۶، ص۱۹۷.

www.dawateislami.net

دیں تو غلطی سے پھوڑنے کی صورت میں نصف دیت اور قصداً پھوڑنے کی صورت میں قصاص ہے۔[1] (عالمگیری ص۱۰ ج۶، قاضی خان ص۴۳۹ ج۳، بحرالرائق ص۳۳۷ ج۸، قاضی خان علی الھندیہ ص۴۳۹ ج۳، تبیین الحقائق ص۱۳۵ ج۶)

مسئلہ ۲۱ جس کی آنکھ پھوڑی گئی اس کی آنکھ پھوڑنے والے کی آنکھ سے چھوٹی ہو یا بڑی بہرصورت قصاص لیا جائے گا۔[2] (شامی ص۴۸۶ جلد۵، عالمگیری ص۱۰ جلد۶، مجمع الانہر ص۶۲۵ جلد۲، طحطاوی علی الدر ص۲۶۸ جلد۴، بحرالرائق ص۳۰۳ جلد۸، تبیین الحقائق ص۱۱۱ جلد۶، بزازیہ ص۳۹۰ جلد۶)

مسئلہ ۲۲ کسی کی آنکھ میں چوٹ لگ گئی یا زخم آگیا ڈاکٹر نے اس شرط پر علاج کیا کہ اگر روشنی چلی گئی تو میں ضامن ہوں پھر اگر روشنی چلی گئی تو وہ ضامن نہیں ہوگا۔[3] (بزازیہ علی الھندیہ ص۳۹۱ ج۶)

کان

مسئلہ ۲۳ جب کسی کا پورا کان قصداً کاٹ دیا جائے تو قصاص ہے اور اگر کان کا بعض حصہ کاٹ دیا جائے اور اس میں برابری کی جاسکتی ہو تو بھی قصاص ہے ورنہ نہیں۔[4] (عالمگیری ص۱۰ جلد۶، شامی ص۴۸۶ جلد۵، طحطاوی علی الدر ص۲۶۸ جلد۴، بحرالرائق ص۳۰۲ جلد۸، بدائع صنائع ص۳۰۸ جلد۷، غنیہ ص۹۵ ج۲، بزازیہ علی الھندیہ ص۳۹۸ جلد۶)

مسئلہ ۲۴ کسی نے کسی کا کان قصداً کاٹا اور کاٹنے والے کا کان چھوٹا یا پھٹا ہوا یا چرا ہوا ہے اور جس کا کان کاٹا گیا اس کا کان بڑا یا سالم ہے تو اس کو اختیار ہے کہ چاہے وہ قصاص لے اور چاہے تو نصف دیت لے اور اگر جس کا کان کاٹا گیا ہے اس کا کان ناقص تھا تو انصاف کے ساتھ تاوان ہے۔[5] (شامی ص۴۸۶ جلد۵، عالمگیری ص۱۰ جلد۶، بحرالرائق ص۳۰۳ جلد۸، طحطاوی علی الدر ص۲۶۸ جلد۴)

مسئلہ ۲۵ اگر کسی شخص نے کان کھینچا اور کان کی لَو جدا کرلی تو اس میں قصاص نہیں۔ اس پر اپنے مال میں دیت ہے۔[6] (عالمگیری ص۱۰ جلد۶، بحرالرائق ص۳۰۳ جلد۸، طحطاوی علی الدر ص۲۶۸ ج۴)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج۶، ص۱۰.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "البزازیة "علی" الھندیة"، کتاب الجنایات، (الفصل) الثالث فی الأطراف، ج۶، ص۳۹۱.

4 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیما دون النفس، ج۶، ص۱۰.

5 ...... المرجع السابق. 6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

ناک

مسئلہ ۲۶ اگر ناک کا نرم حصہ پورا قصداً کاٹ دیا تو اس میں قصاص ہے اور اگر بعض حصہ کاٹا تو اس میں قصاص نہیں ہے۔[1] (شامی ص ۴۸۵ جلد ۵، عالمگیری ص ۱۰ جلد ۶ طحطاوی علی الدرص ۲۶۸ ج ۴، بدائع صنائع ص ۳۰۸ جلد ۷)

مسئلہ ۲۷ اگر ناک کے بانسے یعنی ہڈی کا کچھ حصہ عمداً کاٹ دیا تو قصاص نہیں ہے۔[2] (شامی ص ۴۸۵ جلد ۵، عالمگیری ص ۱۰ جلد ۶، بدائع صنائع ص ۳۰۸ جلد ۷، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۵ جلد ۳ طحطاوی علی الدرص ۲۶۸ جلد ۴)

مسئلہ ۲۸ اگر ناک کی پھنک یعنی نرم حصہ کا بعض کاٹ دیا تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔[3] (عالمگیری ص ۱۰ جلد ۶، شامی ص ۴۸۵ جلد ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۵ جلد ۳ طحطاوی علی الدرص ۲۶۸ ج ۴، بدائع صنائع ص ۳۰۸ جلد ۷)

مسئلہ ۲۹ اگر ناک کاٹنے والے کی ناک چھوٹی ہے تو مقطوع الانف کو[4] اختیار ہے کہ چاہے قصاص اور چاہے اَرش[5] لے۔[6] (عالمگیری ص ۱۰ جلد ۶، شامی ص ۴۸۵ جلد ۵ طحطاوی علی الدرص ۲۶۸ جلد ۴)

مسئلہ ۳۰ اگر ناک کاٹنے والے کی ناک میں سونگھنے کی طاقت نہیں یا اس کی ناک کٹی ہوئی ہے یا اس کی ناک میں اور کوئی نقص ہے تو جس کی ناک کاٹی گئی ہے اس کو اختیار ہے کہ چاہے تو اس کی ناک کاٹ لے اور چاہے تو دیت لے لے۔[7] (عالمگیری ص ۱۰ جلد ۶، شامی ص ۴۸۵ جلد ۵ طحطاوی علی الدرص ۲۶۸ جلد ۴)

ہونٹ

مسئلہ ۳۱ اگر کسی نے کسی کا پورا ہونٹ قصداً کاٹ دیا تو قصاص ہے، اوپر کے ہونٹ میں اوپر کے ہونٹ سے، اور نیچے کے ہونٹ میں نیچے کے ہونٹ سے قصاص لیا جائے گا اور اگر بعض ہونٹ کاٹ دیا تو قصاص نہیں ہے۔[8] (عالمگیری ص ۱۱ ج ۶، ہدایہ ص ۵۵۵ جلد ۴، بحر الرائق ص ۳۰۳ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۱۲ ج ۴ طحطاوی علی الدرص ۲۷۰ جلد ۴، بدائع صنائع ص ۳۰۸، ج ۷)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الجنايات،الباب الرابع فی القصاص فيما دون النفس،ج٦ص١٠.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الجنايات،الباب الرابع فی القصاص فيما دون النفس،ج٦ص١٠.
و"ردالمحتار"،كتاب الجنايات،باب القود فيما دون النفس،ج١٠،ص١٩٦.

4 ......یعنی جس کی ناک کاٹی اس کو۔

5 ......یعنی وہ مال لے لے جو مادون النفس (قتل کے علاوہ) میں لازم ہوتا ہے۔

6 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الجنايات،الباب الرابع فی القصاص فيما دون النفس،ج٦،ص١٠.

7 ......المرجع السابق.

8 ......المرجع السابق،ص١١.

www.dawateislami.net

زبان

مسئلہ ۳۲ زبان پوری کاٹی جائے یا بعض اس میں قصاص نہیں ہے۔[1] (عالمگیری ص ۱۱ جلد ۶، بحر الرائق ص ۳۰۶ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۱۲ جلد ۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۳۷ جلد ۳، درمختار و شامی ص ۴۸۹ جلد ۵، مجمع الانہر ص ۶۲۶ جلد ۲، طحطاوی علی الدر ص ۲۷۰ جلد ۴، بدائع صنائع ص ۳۰۸ جلد ۷)

دانت

مسئلہ ۳۳ دانت میں مماثلت[2] کے ساتھ قصاص ہے یعنی داہنے کے بدلے میں بایاں اور بائیں کے بدلے میں دایاں اوپر والے کے بدلے میں نیچے والا اور نیچے والے کے بدلے میں اوپر والا نہیں توڑا جائے گا۔ سامنے والے کے بدلے میں سامنے والا، کیلے[3] کے بدلے میں کیلا اور ڈاڑھ کے بدلے میں ڈاڑھ توڑی جائے گی۔[4] (عالمگیری ص ۱۱ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۴۸۸ جلد ۵، بحر الرائق ص ۳۰۴ جلد ۸، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۱ جلد ۶)

مسئلہ ۳۴ دانت میں چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے۔ چھوٹے کے بدلے میں بڑا اور بڑے کے بدلے میں چھوٹا توڑا جائے گا۔[5] (عالمگیری ص ۱۱ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۴۸۶ جلد ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۸ جلد ۳، بحر الرائق ص ۳۰۴ جلد ۸، مجمع الانہر ص ۶۲۵ جلد ۲، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۹ جلد ۴، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۲ جلد ۶)

مسئلہ ۳۵ سِنِ زائد (فالتو دانت) میں قصاص نہیں ہے۔ اس میں انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔[6] (عالمگیری ص ۱۱ جلد ۶، شامی ص ۴۸۶ جلد ۵، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۹ جلد ۴، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۱ جلد ۶، بحر الرائق ص ۳۰۴ جلد ۸)

مسئلہ ۳۶ اگر کسی نے دانت کا بعض حصہ قصداً توڑ دیا تو اگر مماثلت کے ساتھ قصاص ممکن ہو تو قصاص لیا جائے گا ورنہ دیت لازم ہوگی۔[7] (عالمگیری ص ۱۱ جلد ۶، شامی ص ۴۸۷ جلد ۵، طحطاوی ص ۲۶۹ جلد ۴، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۲ جلد ۶، بحر الرائق ص ۳۰۴، جلد ۸)

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج٦، ص١١.

2 ......برابری۔

3 ......یعنی نوکیلے دانت۔

4 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب القود فیمادون النفس، ج١٠، ص١٩٧-١٩٩.

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیما دون النفس، ج٦، ص١١.

6 ......المرجع السابق.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۷ اگر کسی کے دانت کا بعض حصہ توڑ دیا اور بعد میں بقیہ بعض خود گر گیا تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے۔[1] (شامی ص ۴۸۷ جلد ۵، تبیین الحقائق ص ۱۳۷ جلد ۶، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۴ جلد ۶، عالمگیری ص ۱۱ جلد ۶)

مسئلہ ۳۸ کسی شخص کے دانت کو ایسا مارا کہ دانت ہل گیا مگر اکھڑا نہیں۔ پھر دوسرے شخص نے اس کو اکھیڑ دیا تو اس صورت میں ہر ایک پر انصاف کے ساتھ تاوان ہے۔[2] (شامی ص ۴۸۷ جلد ۵، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۲ جلد ۶)

مسئلہ ۳۹ دانت کا بعض حصہ توڑ دیا۔ پھر باقی حصہ کالا یا سرخ یا سبز ہوگیا یا اس میں کوئی عیب اس کے توڑنے کی وجہ سے پیدا ہوگیا تو قصاص نہیں ہے دیت ہے۔[3] (عالمگیری ص ۱۱ جلد ۶، طحطاوی ص ۲۶۹ جلد ۴، درمختار و شامی ص ۴۸۷ جلد ۵، مجمع الانہر ص ۶۴۷ جلد ۲، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۱ جلد ۶، بحر الرائق ص ۳۰۴ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۳۷، جلد ۶)

مسئلہ ۴۰ دو شخص اکھاڑے میں[4] اس لیے اترے تھے کہ مکے بازی کریں گے پس ایک نے دوسرے کو اس طرح مارا کہ اس کا دانت اکھڑ گیا تو مارنے والے پر قصاص ہے اور اگر ہر ایک نے دوسرے سے کہا کہ مار مارو اور ایک نے دوسرے کو مکہ مار کر دوسرے کا دانت توڑ دیا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔[5] (عالمگیری ص ۱۱ جلد ۶، بحر الرائق ص ۳۰۵ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۳۷ جلد ۶)

مسئلہ ۴۱ اگر کسی نے قصداً کسی کے سامنے کے دانت اکھیڑ دیئے اور اکھیڑنے والے سے قصاص لے لیا گیا۔ پھر جس سے قصاص لیا گیا تھا اس کے دانت دوبارہ نکل آئے تو اس کے دانت دوبارہ نہیں اکھیڑے جائیں گے۔[6] (عالمگیری ص ۱۱ جلد ۶، بحر الرائق ص ۳۰۵ جلد ۸)

مسئلہ ۴۲ زید نے بکر کا دانت اکھیڑ دیا اور بکر نے قصاص میں زید کا دانت اکھیڑ دیا اس کے بعد بکر کا دانت اُگ گیا تو زید کو بکر دانت کی دیت دے گا۔ اور اگر دانت ٹیڑھا اُگا تو بکر انصاف کے ساتھ زید کو تاوان دے گا اور اگر آدھا اُگا تو نصف دیت دے گا۔[7] (عالمگیری ص ۱۱ جلد ۶، قاضی خان برحاشیہ عالمگیری ص ۴۳۷ جلد ۳، بحر الرائق ص ۳۰۵ جلد ۸، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۵ جلد ۶، فتح القدیر، ہدایہ عنایہ ص ۳۲۰ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۳۷ جلد ۶)

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب القود فیمادون النفس، ج ۱۰، ص ۱۹۸.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الجنايات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج ٦، ص ١١.

4 ......کشتی کے میدان میں۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الجنايات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج ٦، ص ١١.

6 ......المرجع السابق. 7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۳ کسی کے دانت کو ایسا مارا کہ دانت کالا ہو گیا اور مارنے والے کے دانت کالے یا پیلے یا سرخ یا سبز ہیں تو جس پر جنایت کی گئی ہے اس کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے لے اور چاہے تو دیت لے لے۔[1] (شامی ص ۴۸۶ جلد ۵، قاضی خان برحاشیہ عالمگیری ص ۴۳۸ جلد ۳، عالمگیری ص ۱۲ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۰۵ جلد ۸)

مسئلہ ۴۴ کسی کے دانت کو ایسا مارا کہ دانت کالا ہو گیا پھر دوسرے شخص نے یہ دانت اکھیڑ دیا تو پہلے والے پر پوری دیت لازم ہے اور دوسرے پر انصاف کے ساتھ تاوان ہے۔[2] (شامی ص ۴۸۷ جلد ۵، قاضی خان برحاشیہ عالمگیری ص ۴۳۸ جلد ۳، بحرالرائق ص ۳۰۵ جلد ۸)

مسئلہ ۴۵ کسی شخص کا عیب دار دانت توڑا تو اس میں انصاف کے ساتھ تاوان ہے۔[3] (شامی ص ۴۸۶ جلد ۵، عالمگیری ص ۱۲ جلد ۶، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۲ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۰۵ جلد ۸)

مسئلہ ۴۶ اگر کسی کے دانت پر مارا اور دانت گر گیا تو قصاص لینے میں زخم کے مندمل ہونے کا[4] انتظار کیا جائے گا، لیکن ایک سال تک انتظار نہیں ہوگا۔[5] (عالمگیری ص ۱۱ ج ۶، شامی ص ۴۸۷ ج ۵، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۲ ج ۶، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۹ ج ۴، تبیین الحقائق ص ۱۳۷ ج ۶، فتح القدیر ص ۳۲۰ ج ۸)

مسئلہ ۴۷ اگر کسی نے بچے کے دانت اکھیڑ دیئے تو ایک سال تک انتظار کیا جائے گا اور چاہیے کہ جنایت کرنے والے سے ضامن لے لیں پھر اگر اکھڑے دانت کی جگہ سے دوسرا دانت اگ آئے تو کچھ نہیں اور اگر دانت نہیں اگا تھا اور ایک سال پورا ہونے سے پہلے بچہ مر گیا تو بھی کچھ نہیں ہے۔[6] (شامی ص ۴۸۷ جلد ۵، عالمگیری ص ۱۱ جلد ۶، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۹ جلد ۴، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۲ جلد ۶، فتح القدیر ص ۳۲۱ جلد ۸)

مسئلہ ۴۸ کسی نے کسی کے دانت پر ایسا مارا کہ دانت ہل گیا تو ایک سال تک انتظار کیا جائے گا۔ عام ازیں کہ جس کو مارا ہے وہ بالغ ہو یا نابالغ، ایک سال تک اگر دانت نہ گرا تو مارنے والے پر کچھ نہیں اور اگر سال کے اندر گر گیا اور قصداً مارا تھا تو قصاص واجب ہے اور اگر خطاً مارا ہے تو دیت واجب ہے۔[7] (عالمگیری ص ۱۱ جلد ۶ طحطاوی علی الدر ص ۲۶۹ جلد ۴)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب القود فیمادون النفس، ج ۱۰، ص ۱۹۷.
و"البحرالرائق"، کتاب الجنایات، باب القصاص فیمادون النفس، ج ۹، ص ۳۷.

2 ...... المرجع السابق، ص ۱۹۸.
3 ...... المرجع السابق، ص ۱۹۷.

4 ...... یعنی زخم کے ٹھیک ہونے کا۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج ۶، ص ۱۱.

6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب القود فیمادون النفس، ج ۱۰، ص ۱۹۸، ۱۹۹.

7 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیما دون النفس، ج ۶، ص ۱۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۹: دانت ملنے کی صورت میں قاضی نے ایک سال کی مہلت دی تھی اور سال پورا ہونے سے پہلے مضروب[1] کہتا ہے کہ اسی ضرب کی وجہ سے میرا دانت گر گیا۔ مگر ضارب[2] کہتا ہے کہ کسی دوسرے کے مارنے سے اس کا دانت گرا ہے تو مضروب کا قول معتبر ہے اور اگر سال پورا ہونے کے بعد مضروب نے یہ دعویٰ کیا تو ضارب کا قول معتبر ہوگا۔[3] (عالمگیری ص ۱۲ جلد ۶، بحر الرائق ص ۳۰۴ جلد ۸، بدائع صنائع ص ۳۱۶ ج ۷، تبیین الحقائق ص ۱۳۷ جلد ۶)

مسئلہ ۵۰: کسی کے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اس کے دانت اکھڑ گئے تو دانتوں کا تاوان نہیں ہے۔[4] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۷ جلد ۳، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۵ جلد ۶)

مسئلہ ۵۱: کسی شخص کے کپڑے کو دانتوں سے پکڑ لیا اور اس نے اپنا کپڑا کھینچا اور کپڑا پھٹ گیا تو دانتوں سے پکڑنے والا کپڑے کا نصف تاوان دے گا اور اگر کپڑا دانتوں سے پکڑ کر کھینچا کہ پھٹ گیا تو کپڑے کا کل تاوان دے گا۔[5] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۷ جلد ۳)

مسئلہ ۵۲: کسی نے کسی کا دانت اکھیڑ دیا اس کے بعد نصف دانت اگ آیا تو قصاص نہیں ہے بلکہ نصف دیت ہے اور اگر پیلا اگا یا ٹیڑھا اگا تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔[6] (درمختار و شامی ص ۵۱۵ جلد ۵، بحر الرائق ص ۳۰۵ جلد ۸، طحطاوی ص ۲۸۴ جلد ۴، مجمع الانہر و ملتقی الابحر ص ۶۴۷ ج ۲)

مسئلہ ۵۳: اگر کسی نے کسی کے بتیسوں دانت توڑ دیئے تو اس پر ۱۳/۵ دیت لازم ہوگی۔[7] (بحر الرائق ص ۳۰۴ جلد ۸، درمختار و شامی ص ۵۰۹ جلد ۵، طحطاوی علی الدر ص ۲۸۱ جلد ۴، مجمع الانہر و ملتقی الابحر ص ۶۴۲ جلد ۲، عالمگیری ص ۲۵ جلد ۶، بزازیہ ص ۳۹۱ جلد ۶، بدائع صنائع ص ۳۱۵ جلد ۷، تبیین الحقائق ص ۱۳۱ جلد ۶)

مسئلہ ۵۴: اگر کسی نے کسی کا دانت اکھیڑ دیا اس کے بعد اس کا پورا دانت صحیح حالت میں دوبارہ نکل آیا تو جانی پر قصاص و دیت نہیں ہے مگر علاج معالجہ کا خرچہ اس سے وصول کیا جائے گا۔[8] (بحر الرائق ص ۳۰۵ ج ۸، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۹ ج ۴، درمختار و شامی ص ۵۱۵ جلد ۵، بزازیہ ص ۳۹۱ ج ۶، مبسوط ص ۷۱ جلد ۲۶، ہدایہ و عنایہ علی الفتح ص ۳۲۰ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۳۷ ج ۶)

---

1 ...... جسے مارا تھا۔ 2 ...... مارنے والا۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الرابع في القصاص فيما دون النفس، ج٦، ص١٢ .

4 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الجنايات، ج ٢، ص٣٨٧ .

5 ......المرجع السابق.

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الجنايات، فصل في الشجاج، ج١٠، ص٢٥٥ .

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن في الديات، ج٦، ص٢٥ .

8 ......"البحرالرائق"، كتاب الجنايات، باب القصاص فيمادون النفس، ج٩، ص٣٦ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۵ اگر کسی نے کسی کا کوئی دانت اکھیڑ دیا اور اس وقت اکھیڑنے والے کا وہ دانت نہیں تھا مگر جنایت کے بعد نکل آیا تو قصاص نہیں ہے، دیت ہے، خواہ جنایت کے وقت جانی کا[1] یہ دانت نکلا ہی نہ ہو، یا نکلا ہو مگر اکھڑ گیا ہو۔[2] (بحرالرائق ص ۳۰۵ جلد ۸)

مسئلہ ۵۶ مریض نے ڈاکٹر سے دانت اکھیڑنے کو کہا، اس نے ایک دانت اکھیڑ دیا، مگر مریض کہتا ہے کہ میں نے دوسرے دانت کو اکھیڑنے کے لیے کہا تھا تو مریض کا قول یمین کے ساتھ مان لیا جائے گا اور مریض کے قسم کھانے کے بعد ڈاکٹر پر دانت کی دیت واجب ہوگی۔[3] (بحرالرائق ص ۳۰۵ جلد ۸)

مسئلہ ۵۷ کسی نے کسی کا دانت قصداً اکھیڑ دیا اور جانی کے دانت کالے یا پیلے یا سرخ یا سبز ہیں تو جس کا دانت اکھیڑا گیا ہے اس کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے اور چاہے دیت لے لے۔[4] (بحرالرائق ص ۳۰۵ جلد ۸، عالمگیری ص ۱۲ جلد ۶)

مسئلہ ۵۸ کسی بچے نے بچے کا دانت اکھیڑ دیا تو جس کا دانت اکھیڑا گیا ہے اس کے بالغ ہونے تک انتظار کیا جائے گا، بلوغ کے بعد اگر صحیح دانت نکل آیا تو کچھ نہیں اور اگر نہیں نکلا یا عیب دار نکلا تو دیت لازم ہے۔[5] (درمختار و شامی ص ۵۱۶ جلد ۵، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۲ جلد ۶)

مسئلہ ۵۹ **(الف)**: کسی نے کسی کے دانت پر ایسی ضرب لگائی کہ دانت کالا یا سرخ یا سبز ہوگیا یا بعض حصہ ٹوٹ گیا اور بقیہ کالا یا سرخ یا سبز ہوگیا تو قصاص نہیں ہے، دانت کی پوری دیت واجب ہے۔[6] (تبیین الحقائق ص ۱۳۷ جلد ۶، طحطاوی ص ۳۶۹ جلد ۴، بدائع صنائع ص ۳۱۵ جلد ۷، بحرالرائق ص ۳۰۴ ج ۸)

انگلیاں

مسئلہ ۵۹ **(ب)**: انگلیاں اگر جوڑ پر سے کاٹی جائیں تو ان میں قصاص لیا جائے گا اور اگر جوڑ پر سے نہ کاٹی جائیں تو قصاص نہیں ہے۔[7] (عالمگیری ص ۱۲ جلد ۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۳۸ جلد ۳، بحرالرائق ص ۳۰۷ جلد ۸)

---

1 ......اکھیڑنے والے کا۔

2 ......"البحرالرائق"، کتاب الجنایات، باب القصاص فیمادون النفس، ج۹، ص۳۶.

3 ......المرجع السابق، ص۳۷.

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج٦، ص١٢.

5 ......"البزازية" علی "الهندية"، کتاب الجنایات، (الفصل) الثالث فی الأطراف، ج٦، ص٣٩٢.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، فصل فی الشجاج، ج١٠، ص٢٥٥.

6 ......"البحرالرائق"، کتاب الجنایات، باب القصاص فیما دون النفس، ج٩، ص٣٥.

7 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج٦، ص١٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۰ ہاتھ کی انگلی کے بدلے میں پیر کی انگلی اور پیر کی انگلی کے بدلے میں ہاتھ کی انگلی نہیں کاٹی جائے گی۔[1] (عالمگیری ص۱۲ جلد۶)

مسئلہ ۶۱ داہنے ہاتھ کی انگلی کے بدلے میں بائیں ہاتھ کی اور بائیں ہاتھ کی انگلی کے بدلے میں دائیں ہاتھ کی انگلی نہیں کاٹی جائے گی۔[2] (عالمگیری ص۱۲ جلد۶، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۳ جلد۶ طحطاوی علی الدرص ۲۶۸ جلد۴، بدائع صنائع ص۲۹۷ جلد۷)

مسئلہ ۶۲ ناقص انگلیوں والے ہاتھ کے بدلے میں صحیح ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔[3] (عالمگیری ص۱۲ جلد۶)

مسئلہ ۶۳ کسی نے چھٹی انگلی کو کاٹ دیا اور کاٹنے والے کے ہاتھ میں بھی چھٹی انگلی ہے تو بھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔[4] (عالمگیری ص۱۲ جلد۶، بدائع صنائع ص۳۰۳ جلد۷، بحرالرائق ص۳۰۶ جلد۸)

مسئلہ ۶۴ اگر ایسی ہتھیلی کاٹ دی جس کی گرفت میں حارج[5] زائد انگلی تھی تو قصاص نہیں ہے۔ اور اگر گرفت میں انگلی حارج نہیں تھی تو قصاص لیا جائے گا۔[6] (عالمگیری عن المحیط ص۱۲ جلد۶، بدائع صنائع ص۳۰۳ جلد۷)

مسئلہ ۶۵ اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ کی انگلی کاٹ لے جس سے اس کی ہتھیلی شل ہو جائے یا جوڑ سے انگلی کا ایک پورا کاٹ لے جس سے بقیہ انگلی یا ہتھیلی شل ہو جائے تو انگلی کا قصاص نہیں ہے۔ ہاتھ یا شل انگلی کی دیت ہے۔[7] (بدائع صنائع ص۳۰۶ ج۷)

ہاتھ کے مسائل

مسئلہ ۶۶ اگر کسی کا ایسا زخمی ہاتھ کاٹا گیا جس کا زخم گرفت میں حارج نہ تھا تو قصاص لیا جائے گا اور اگر زخم گرفت میں حارج تھا تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔[8] (عالمگیری ص۱۲ جلد۶، شامی ص۴۹۰ جلد۵)

مسئلہ ۶۷ اگر کالے ناخن والا ہاتھ کاٹا تو اس کا قصاص لیا جائے گا۔[9] (عالمگیری ص۱۲ جلد۲، شامی ص۴۹۰ جلد۵)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج٦، ص١٢.

2 ......المرجع السابق.　3 ......المرجع السابق.

4 ......"البحرالرائق"، کتاب الجنایات، باب القصاص فیمادون النفس، ج٩، ص٣٩.

5 ......حائل، رکاوٹ۔

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج٦، ص١٢.

7 ......"بدائع الصنائع"، کتاب الجنایات، ج٦، ص٤٠٢.

8 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیمادون النفس، ج٦، ص١٢.

9 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۸ اگر کسی کا صحیح ہاتھ کاٹ دیا اور کاٹنے والے کا ہاتھ شل [1] یا ناقص ہے تو مقطوع الید کو [2] اختیار ہے، چاہے تو ناقص ہاتھ کاٹ دے یا چاہے تو پوری دیت لے لے یہ اختیار اس صورت میں ہے کہ ناقص ہاتھ کارآمد ہو [3] ورنہ دیت پر اکتفا کیا جائے گا۔ [4] (عالمگیری ص۱۲ جلد۶، درمختار و شامی ص۴۸۹ جلد۵، تبیین الحقائق ص۱۱۲ جلد۶)

مسئلہ ۶۹ زید نے بکر کا ہاتھ کاٹا اور زید کا ہاتھ شل یا ناقص تھا اور بکر نے ابھی اختیار سے کام نہیں لیا تھا کہ کسی شخص نے زید کا ناقص ہاتھ ظلماً کاٹ دیا یا کسی آفت سے ضائع ہوگیا تو بکر کا حق باطل ہو جائے گا۔ اور اگر زید کا ناقص ہاتھ قصاص یا چوری کے جرم میں کاٹ دیا گیا تو بکر دیت کا حق دار ہے۔ [5] (عالمگیری ص۱۲ جلد۶)

مسئلہ ۷۰ اگر کسی نے کسی کی انگلی یا ہاتھ کا کچھ حصہ کاٹ دیا پھر دوسرے شخص نے باقی ہاتھ کاٹ دیا اور زخمی مرگیا تو جان کا قصاص دوسرے شخص پر ہے، پہلے پر نہیں، پہلے کی انگلی یا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ [6] (عالمگیری ص۱۵ جلد۶)

مسئلہ ۷۱ کسی کا ہاتھ قصداً کاٹا پھر کاٹنے والے کا ہاتھ آکلہ [7] کی وجہ سے یا ظلماً کاٹ دیا گیا تو قصاص اور دیت دونوں باطل ہو جائیں گے اور اگر کاٹنے والے کا ہاتھ کسی دوسرے قصاص یا چوری کی سزا میں کاٹا گیا تو پہلے مقطوع الید کو دیت دے گا۔ [8] (قاضی خاں علی الھندیہ ص۴۳ جلد۳)

مسئلہ ۷۲ کسی شخص کی دو انگلیاں کاٹ دیں اور کاٹنے والے کی صرف ایک انگلی ہے تو یہ ایک انگلی کاٹ دی جائے گی اور دوسری انگلی کی دیت واجب ہوگی۔ [9] (عالمگیری ص۱۳ جلد۶)

مسئلہ ۷۳ کسی شخص کا ہاتھ پہنچے سے [10] کاٹ دیا اور قاطع سے [11] اس کا قصاص لے لیا گیا اور زخم بھی اچھا ہو گیا پھر ان میں سے کسی نے دوسرے کا پہنچے سے کٹا ہوا ہاتھ کہنی سے کاٹ دیا تو قصاص نہیں لیا جائے گا۔ [12] (عالمگیری ص۱۳ جلد۶)

---

1 ...... یعنی بے حس و بے حرکت۔
2 ...... یعنی جس کا ہاتھ کٹا ہے اس کو۔
3 ...... یعنی اس سے کام وغیرہ کرسکتا ہو۔
4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الرابع فی القصاص فيمادون النفس، ج٦، ص١٢.
5 ...... المرجع السابق، ص١٢.
6 ...... المرجع السابق، ص١٥.
7 ...... ایک قسم کی بیماری جو متاثرہ عضو کو کھاتی اور گلاتی ہے۔
8 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الجنايات، ج٢، ص٣٨٦.
9 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الرابع فی القصاص، ج٦، ص١٣.
10 ...... کلائی سے۔
11 ...... ہاتھ کاٹنے والے سے۔
12 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الرابع فی القصاص فيمادون النفس، ج٦، ص١٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷۴ کسی شخص نے کسی کے داہنے ہاتھ کی انگلی جوڑ سے کاٹی پھر اسی قاطع نے کسی دوسرے شخص کا داہنا ہاتھ کاٹ دیا، یا پہلے کسی کا داہنا ہاتھ کاٹا، پھر دوسرے کے داہنے ہاتھ کی انگلی کاٹ دی اس کے بعد دونوں مقطوع آئے اور انھوں نے دعویٰ کیا تو قاضی پہلے قاطع کی انگلی کاٹے گا اس کے بعد مقطوع الید کو اختیار ہے کہ چاہے تو باقی ہاتھ کو کاٹ دے اور چاہے تو دیت لے لے اور اگر مقطوع الید پہلے آیا اور اس کی وجہ سے قاطع کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر انگلی کٹا آیا تو اس کے لیے دیت ہے۔[1] (عالمگیری ص ۱۳ جلد ٦، مبسوط ص ۱۴۳ جلد ۲٦، بدائع صنائع ص ۳۰۰ جلد ۷)

مسئلہ ۷۵ اگر کسی نے کسی کی انگلی کا ناخن والا پَورا کاٹ دیا، پھر دوسرے شخص کی اسی انگلی کو جوڑ سے کاٹ دیا اور پھر تیسرے شخص کی اسی انگلی کو جڑ سے کاٹ دیا اور تینوں انگلیوں کے لیے قاضی کے پاس حاضر ہوئے اور اپنا حق طلب کیا تو قاضی پہلے پورے والے کے حق میں قاطع کا پہلا پَورا یعنی ناخن والا کاٹ دے گا پھر درمیان والے کو اختیار دے گا کہ چاہے تو درمیان سے قاطع کی انگلی کاٹ دے اور پہلے پورے کی دیت نہ لے اور چاہے تو انگلی کی دیت میں سے ⅔ دوتہائی لے لے۔ پھر جب درمیان والے نے انگلی کاٹ دی تو تیسرے کو یعنی جس کی انگلی جڑ سے کاٹی گئی تھی اس کو اختیار ہے کہ چاہے تو قاطع کی انگلی جڑ سے کاٹ دے اور دیت کچھ نہ لے اور چاہے تو پوری انگلی کی دیت قاطع کے مال سے لے لے اور اگر تین میں سے قاضی کے پاس ایک آیا اور دو غائب اور جو آیا وہ پہلے پورے والا ہے تو اس کے حق میں قاطع کی انگلی کا پہلا پَورا کاٹا جائے گا۔ پورا کاٹنے کے بعد اگر دونوں غائبین بھی آ گئے تو ان کو مذکورہ بالا اختیار ہوگا۔ اور اگر پہلے وہ آیا جس کی پوری انگلی کاٹی تھی دوسرے دونوں نہیں آئے اور قاضی نے قاطع کی پوری انگلی کاٹ دی پھر دوسرے دونوں آ گئے تو ان کے لیے دیت ہے۔[2] (عالمگیری ص ۱۳ جلد ٦)

مسئلہ ۷٦ اگر کسی کا پہنچا کاٹ دیا پھر اسی قاطع نے دوسرے شخص کا وہی ہاتھ کہنی سے کاٹ دیا پھر دونوں مقطوع قاضی کے پاس آئے تو قاضی پہنچے والے کے حق میں قاطع کا پہنچا کاٹ دے گا۔ پھر کہنی والے کو اختیار دے گا کہ چاہے تو باقی ہاتھ کہنی سے کاٹ دے اور چاہے تو دیت لے لے اور اگر دونوں مقطوعوں میں سے ایک حاضر ہوا اور دوسرا غائب تو حاضر کے حق میں قصاص کا حکم دے گا۔[3] (عالمگیری ص ۱۳ جلد ٦، مبسوط ص ۱۴۵ جلد ۲٦، بدائع صنائع ص ۳۰۱ جلد ۷)

مسئلہ ۷۷ کسی نے کسی کے ہاتھ کی انگلی کاٹ دی، پھر انگلی کٹے نے قاطع کا ہاتھ جوڑ سے کاٹ دیا تو مقطوع الید کو اختیار ہے کہ چاہے تو اس کا ناقص ہاتھ ہی کاٹ دے اور چاہے تو دیت لے لے اور انگلی کا حق باطل ہے۔[4] (عالمگیری ص ۱۳ جلد ٦)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الرابع فی القصاص فيمادون النفس، ج٦، ص١٣.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷۸ (الف): کسی شخص نے دو آدمیوں کے داہنے ہاتھ قصداً کاٹ دیئے پھر ایک نے بحکم قاضی قصاص لے لیا تو دوسرے کو دیت ملے گی اور اگر دونوں ایک ساتھ قاضی کے پاس آئے تو دونوں کے لیے قصاص میں قاطع کا داہنا ہاتھ کاٹ دے گا اور ہر ایک کو ہاتھ کی نصف دیت بھی ملے گی۔[1] (قاضی خان ص ۴۳۶ جلد ۳، درمختار ردالمحتار ص ۴۹۱ جلد ۵، بدائع صنائع ص ۲۹۹ جلد ۷، درر غرر ص ۹۷ ج ۲)

مسئلہ ۷۸ (ب): کسی شخص نے دو افراد کے سیدھے ہاتھ قصداً کاٹ دیئے اور قاضی نے دونوں کے قصاص میں قاطع کا ہاتھ کاٹنے اور پانچ ہزار درہم ہاتھ کی دیت دینے کا حکم دیا۔ دونوں نے پانچ ہزار درہم پر قبضہ کر لیا پھر ایک نے معاف کر دیا تو جس نے معاف نہیں کیا ہے اس کو نصف دیتِ ید یعنی ڈھائی ہزار درہم ملیں گے۔[2] (قاضی خان برعالمگیری ص ۴۳۶ جلد ۳، شامی ص ۴۹۱ ج ۵)

مسئلہ ۷۹: کسی نے دو آدمیوں کے داہنے ہاتھ قصداً کاٹ دیئے۔ قاضی نے دونوں کے حق میں قصاص اور دیت کا حکم دیا۔ دیت پر قبضہ سے پہلے ایک نے معاف کر دیا تو دوسرے کو صرف قصاص کا حق ہے۔ دیت معاف ہو جائے گی۔[3] (درمختار و شامی ص ۴۹۱ ج ۵، عالمگیری ج ۶ ص ۱۴)

مسئلہ ۸۰: کسی کا ناخن والا پورا قصداً کاٹ دیا وہ اچھا ہو گیا اور قصاص نہیں لیا گیا تھا کہ اسی انگلی کا اور ایک پورا کاٹ دیا تو قصاص میں ناخن والا پورا کاٹ دیا جائے گا اور دوسرے پورے کی دیت ملے گی اور اگر پہلا زخم اچھا نہیں ہوا تھا کہ دوسرا پورا کاٹ دیا تو دونوں پورے ایک ساتھ کاٹ کر قصاص لیا جائے۔[4] (عالمگیری ص ۱۴ ج ۶)

مسئلہ ۸۱: کسی کا ناخن والا پورا قصدا کاٹ دیا اور زخم اچھا ہو گیا اور اس کا قصاص بھی لے لیا گیا پھر اسی قاطع نے اسی انگلی کا دوسرا پورا کاٹ دیا اور زخم اچھا ہو گیا تو اس کا قصاص بھی لیا جائے گا۔ یعنی قاطع کا دوسرا پورا کاٹ دیا جائے گا۔[5] (عالمگیری ص ۱۴ جلد ۶، بدائع صنائع ص ۳۰۳ ج ۷)

مسئلہ ۸۲: کسی شخص کا نصف پورا قصداً ٹکڑے کر کے کاٹ دیا اور زخم اچھا ہو گیا پھر بقیہ پورا جوڑ سے کاٹ دیا تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے اور اگر درمیان میں زخم اچھا نہیں ہوا تھا تو جوڑ سے پورا کاٹ کر قصاص لیا جائے گا۔[6] (عالمگیری ص ۱۴ جلد ۶، بدائع صنائع ص ۳۰۲ جلد ۷)

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، ج ۲، ص ۳۸۶.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیما دون النفس، ج ٦، ص ١٤.

4 ......المرجع السابق. 5 ......المرجع السابق. 6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸۳ قصداً کسی کی انگلیاں کاٹ دیں پھر زخم اچھا ہونے سے پہلے جوڑ سے پہنچا کاٹ دیا تو قاطع کا پہنچا جوڑ سے کاٹ کر قصاص لیا جائے گا انگلیاں نہیں کاٹی جائیں گی اور اگر درمیان میں زخم اچھا ہوگیا تھا تو انگلیوں میں قصاص لیا جائے گا اور پہنچے کا انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔[1] (عالمگیری ص۱۴ جلد ۶)

مسئلہ ۸۴ کسی شخص کی انگلی کا ناخن والا پورا قصداً کاٹ دیا، پھر زخم اچھا ہونے سے پہلے دوسرے پورے کا نصف کاٹ دیا تو قصاص واجب نہیں ہے اور اگر درمیان میں زخم اچھا ہوگیا تھا تو پہلے پورے کا قصاص لیا جائے گا اور باقی کی دیت لی جائے گی۔[2] (عالمگیری ص۱۴ جلد ۶)

مسئلہ ۸۵ اگر کسی کی انگلی قصداً کاٹ دی اور اس کی وجہ سے اس کی ہتھیلی شل ہوگئی تو انگلی کا قصاص نہیں ہے ہاتھ کی دیت لی جائے گی۔[3] (عالمگیری ص۱۴ جلد ۶)

مسئلہ ۸۶ کسی کی انگلی قصداً کاٹی اور چھری نے پھسل کر دوسری انگلی کو بھی کاٹ دیا تو پہلی کا قصاص لیا جائے گا اور دوسری کی دیت لی جائے گی۔[4] (عالمگیری ص۱۵ جلد ۶، بدائع صنائع ص۳۰۶ جلد ۷)

مسئلہ ۸۷ چند آدمیوں نے ایک ہی چھری کو پکڑ کر کسی شخص کا کوئی عضو قصداً کاٹ دیا تو قصاص نہیں لیا جائے گا۔[5] (درمختار و شامی ص۴۹۱ جلد ۵، طحطاوی علی الدر ص۲۷۱ جلد ۴، درر غرر شرنبلالی ص۹۷ جلد ۲)

مسئلہ ۸۸ عورت اور مرد اگر ایک دوسرے کے اعضا کاٹ دیں تو ان میں قصاص نہیں ہے اسی طرح اگر غلام اور آزاد ایک دوسرے کا عضو کاٹ دیں یا دو غلام ایک دوسرے کا کوئی عضو کاٹیں تو قصاص نہیں ہے۔ چونکہ ان کے اعضا میں مماثلت[6] نہیں ہے۔[7] (درمختار و شامی ص۴۸۸ جلد ۵، بدائع صنائع ص۳۰۲ ج ۷)

مسائل متفرقہ

مسئلہ ۸۹ ذَکر[8] کو اگر جڑ سے کاٹ دیا یا صرف پوری سپاری کو کاٹ دیا تو قصاص لیا جائے گا یعنی قاطع[9] کا

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الرابع فی القصاص فیما دون النفس، ج٦، ص١٤.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق، ص١٥. 4 ......المرجع السابق.

5 ......"دررالحکام" شرح "غررالأحکام"، کتاب الجنایات، باب القود فیما دون النفس، الجزء الثانی، ص٩٧.

6 ......برابری۔

7 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب القود فیمادون النفس، ج١٠، ص١٩٩.

8 ......یعنی مرد کے پیشاب کا عضو۔ 9 ......کاٹنے والا۔

www.dawateislami.net

ذَکر جڑ سے کاٹ دیا جائے گا اور سپاری کی صورت میں سپاری کاٹی جائے گی اور درمیان سے کاٹے جانے کی صورت میں قصاص نہیں ہے۔ چونکہ اس صورت میں مماثلت ممکن نہیں ہے۔[1] (شامی و درمختار ص ۴۸۹ جلد ۵، تبیین الحقائق ص ۱۱۲ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۰۶ جلد ۸، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۴ جلد ۳، طحطاوی علی الدر ص ۲۷۰ جلد ۴، مجمع الانہر ص ۶۲۶ ج ۲)

مسئلہ ۹۰ خصی[2] یا عنین[3] کا ذَکر کاٹ دیا تو اس میں انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔[4] (شامی و درمختار ص ۴۸۹ جلد ۵)

مسئلہ ۹۱ بچے کا ذکر کاٹ دیا گیا۔ اگر انتشار ہوتا تھا تو قصداً کاٹنے میں قصاص اور خطاءً کاٹنے میں دیت واجب ہوگی اور اگر انتشار نہیں ہوتا تھا تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔[5] (شامی و درمختار ص ۴۸۹ جلد ۵)

مسئلہ ۹۲ اگر عورت نے کسی کا ذکر کاٹ دیا تو اس میں قصاص نہیں ہے۔[6] (شامی ص ۴۸۹ جلد ۵)

مسئلہ ۹۳ اگر کسی نے کسی کا خصیہ پکڑ کر مسل دیا جس سے وہ نامرد ہوگیا تو دیت لازم ہوگی۔[7] (بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۴ جلد ۶)

فصل فی الفعلین

شخص واحد میں قتل اور قطع عضو کا اجتماع

مسئلہ ۹۴ کسی شخص کو عضو کاٹ کر قتل کر دیا جائے تو اس میں عقلی وجوہ سولہ نکلیں گی مثلاً دونوں فعل یعنی قتل اور قطع عمداً[8] ہوں گے یا خطاً یا قتل خطاءً ہوگا اور قطع عمداً یا قتل عمداً ہوگا اور قطع خطاءً تو یہ چار صورتیں ہوئیں۔ پھر ہر ایک صورت میں دونوں فعلوں کے درمیان میں صحت واقع ہوئی یا نہیں تو یہ آٹھ صورتیں ہوگئیں۔ پھر یہ دونوں فعل ایک شخص سے صادر ہوں گے یا

---

1. ..."الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، ج۲، ص۳۸۵، ۳۸۶.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب القود فیمادون النفس، ج۱۰، ص۲۰۲.
2. ...جس کے خصیے نکال دیے ہوں یا بیکار کر دیے ہوں۔
3. ...یعنی نامرد۔
4. ..."الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب القود فیمادون النفس، ج۱۰، ص۲۰۱.
5. ...المرجع السابق.
6. ..."ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب القود فیمادون النفس، ج۱۰، ص۲۰۲.
7. ..."البزازیة" علی "الهندیة"، کتاب الجنایات، فصل الثالث فی الأطراف، ج۶، ص۳۹۴.
8. ...یعنی جان بوجھ کر کاٹنا۔

www.dawateislami.net

دو اشخاص سے اس طرح کل سولہ صورتیں بنیں۔ ان سولہ صورتوں میں سے آٹھ صورتیں وہ ہیں جن میں قاطع [1] اور قاتل دو مختلف اشخاص ہوں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ ہر ایک کے ساتھ اس کے فعل کے بموجب قصاص یا دیت لی جائے گی۔ [2] (درمختار و شامی، ص ۴۹۴ ج ۵)

مسئلہ ۹۵ بقیہ آٹھ صورتیں جن میں فاعل ایک شخص ہو ان کا حکم یہ ہے کہ نمبرا قطع اور قتل جب دونوں قصداً ہوں اور درمیان میں صحت واقعہ ہوگئی ہو تو دونوں کا قصاص لیا جائے گا۔ [3] (شامی، ص ۴۹۴ ج ۵)

مسئلہ ۹۶ قتل و قطع جب دونوں قصداً ہوں اور درمیان میں صحت واقع نہ ہوئی ہو تو ولی کو اختیار ہے کہ چاہے تو پہلے عضو کاٹے پھر قتل کرے اور چاہے تو قتل پر اکتفا کرے۔ [4] (عنایہ و فتح القدیر، ص ۲۸۴ جلد ۸)

مسئلہ ۹۷ قطع اور قتل اگر دونوں خطاءً ہوں اور درمیان میں صحت ہوگئی تو دونوں کی دیت لی جائے گی۔ [5] (تبیین الحقائق، ص ۱۱۷ جلد ۶)

مسئلہ ۹۸ قطع اور قتل اگر دونوں خطاءً ہوں اور درمیان میں صحت واقع نہ ہوئی ہو تو صرف دیت نفس واجب ہوگی۔ [6] (تبیین، ص ۱۱۷ جلد ۶)

مسئلہ ۹۹ اگر قطع قصداً ہوا اور قتل خطاءً اور درمیان میں صحت واقع ہوگئی ہو تو قطع کا قصاص اور قتل کی دیت لی جائے گی۔ [7] (تبیین الحقائق، ص ۱۱۷ جلد ۶)

مسئلہ ۱۰۰ اگر قطع عمداً اور قتل خطاءً ہوا اور درمیان میں صحت واقع نہ ہوئی ہو تو قطع میں قصاص اور قتل میں دیت لی جائے گی۔ [8] (تبیین، ص ۱۱۷ ج ۶)

مسئلہ ۱۰۱ اگر قطع خطاً اور قتل عمداً ہوا اور درمیان میں صحت واقع ہوگئی ہو تو قطع کی دیت اور قتل کا قصاص لیا جائے گا۔ [9] (تبیین، ص ۱۱۷ جلد ۶)

1...... یعنی کاٹنے والا۔

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، فصل فی الفعلین، ج ۱۰، ص ۲۱۱ .

3...... "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، فصل فی الفعلین، ج ۱۰، ص ۲۱۱ .

4...... "العنایة" و "فتح القدیر"، کتاب الجنایات، فصل فی حکم الفعلین، ج ۹، ص ۱۸٤ .

5...... "تبیین الحقائق"، کتاب الجنایات، باب القصاص فیمادون النفس، فصل، ج ۷، ص ۲٤۸، ۲٤۹ .

6...... المرجع السابق.

7...... المرجع السابق، ص ۲٤۸ .

8...... المرجع السابق.

9...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰۲ اگر قطع خطاً اور قتل عمداً ہو اور درمیان میں صحت واقع نہ ہوئی ہو تو قطع کی دیت اور قتل کا قصاص واجب ہوگا۔[1] (تبیین ص ۱۱۷ ج ۶)

مسئلہ ۱۰۳ اگر کسی شخص کو نوے کوڑے ایک جگہ مارے وہ جگہ اچھی ہوگئی ہو اور ضربات کے[2] نشانات بھی باقی نہ رہے پھر دس کوڑے دوسری جگہ مارے اس سے وہ مرگیا تو اس صورت میں صرف دیت نفس واجب ہے۔[3] (درمختار و شامی ص ۴۹۴ جلد ۵، فتح القدیر ص ۲۸۴ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۱۸ جلد ۶، عنایہ ص ۲۸۴ جلد ۸)

مسئلہ ۱۰۴ اگر کسی شخص کو نوے کوڑے مارے اور اس کے زخم اچھے ہوگئے مگر نشانات باقی رہ گئے پھر دس کوڑے مارے جن سے وہ مرگیا تو دیت نفس اور انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔[4] (تبیین الحقائق ص ۱۱۸ جلد ۷)

مسئلہ ۱۰۵ اگر کسی نے کسی کا عضو کاٹا یا اس کو زخمی کر دیا اور زخمی نے جنایت کرنے والے کو معاف کر دیا اور اس کے بعد وہ زخمی اس زخم یا قطع عضو کی وجہ سے مرگیا تو اس میں چار صورتیں بنیں گی۔

(۱) یہ جنایت اگر قصداً تھی اور معاف کرنے والے نے کہا کہ میں نے قطع عضو اور جنایت اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کو معاف کر دیا تو عام معافی ہو جائے گی اور جانی کے ذمے کچھ واجب نہ ہوگا۔[5] (طحطاوی ص ۲۷۳ جلد ۴، مجمع الانہر ص ۶۳۰ جلد ۲، درر غرر ص ۹۸ ج ۲)

(۲) اور اگر معاف کرنے والے نے کہا کہ میں نے قطع عضو اور جنایت کو معاف کر دیا اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کا کچھ ذکر نہیں کیا تو استحساناً دیت واجب ہوگی۔[6] (طحطاوی علی الدر ص ۲۷۳ جلد ۴، بحر الرائق ص ۳۱۶ جلد ۸)

(۳) اور اگر قطع عضو یا زخم خطاءً تھا اور مرنے والے نے یہ کہا کہ میں نے قطع عضو سے معاف کر دیا اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کا ذکر نہیں کیا تو سرایت کی معافی نہیں ہوگی اور دیت نفس واجب ہوگی۔

(۴) اور اگر قطع عضو یا زخم خطاءً تھا اور مرنے والے نے کہا کہ میں نے قطع عضو اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات

---

1 ......"تبیین الحقائق"،کتاب الجنایات،باب القصاص فیمادون النفس،ج۷،ص۲٤۹.

2 ......یعنی مارنے کے۔

3 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الجنایات،فصل فی الفعلین،ج۱۰،ص۲۱۲.

4 ......"تبیین الحقائق"،کتاب الجنایات،باب القصاص فیمادون النفس،ج۷،ص۲۵۰.

5 ......"دررالحکام"شرح"غررالأحکام"،کتاب الجنایات،باب القود فیمادون النفس،الجزء الثانی،ص۹۸.

6 ......"البحرالرائق"،کتاب الجنایات،باب القصاص فیمادون النفس،ج۹،ص۵٦.

www.dawateislami.net

کو بھی معاف کر دیا تو بالکل معاف ہو جائے گی اور جانی پر کچھ واجب نہ ہوگا۔[1] (عالمگیری ص ۲۶ جلد ۶، فتح القدیر وعنایہ ص ۲۸۵ جلد ۸، درمختار و شامی ص ۴۹۵ جلد ۵، تبیین الحقائق ص ۱۱۸ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۱۶ ج ۸)

مسئلہ ۱۰۶: اگر ماں نے اپنے بچے کو تادیب کے لیے مارا اور بچہ مرگیا تو ماں ضامن ہے۔[2] (شامی ص ۴۹۹ جلد ۵، طحطاوی ص ۲۷۵ جلد ۴)

متفرقات

مسئلہ ۱۰۷: کسی نے کسی شخص کے عمداً تیر مارا اور وہ تیر اس شخص کے جسم کے پار ہو کر کسی دوسرے شخص کو لگ گیا اور دونوں مرگئے تو پہلے کا قصاص لیا جائے گا اور دوسرے کی دیت قاتل کے عاقلہ پر واجب ہوگی۔[3] (درمختار و شامی ص ۴۹۲ جلد ۵، طحطاوی ص ۲۷۲ جلد ۴، بدائع صنائع ص ۳۰۶ جلد ۷، درر غرر ص ۹۷ جلد ۲، مجمع الانہر ودر المنتقی ص ۶۲۹ جلد ۲)

مسئلہ ۱۰۸: کسی شخص پر سانپ گرا اس نے اس کو پھینک دیا اور وہ دوسرے شخص پر جا گرا اسی طرح اس نے بھی پھینکا اور وہ تیسرے شخص پر جا گرا اور اس کو کاٹ لیا اور وہ مرگیا تو اگر سانپ نے گرتے ہی کاٹ لیا تھا تو اس آخری پھینکنے والے کے عاقلہ پر دیت ہے اور اگر گرنے کے کچھ دیر بعد کاٹا تو کسی پر کچھ نہیں ہے۔[4] (درمختار و شامی ص ۴۹۲ جلد ۵، طحطاوی ص ۲۷۲، ج ۴)

مسئلہ ۱۰۹: کسی شخص نے راستہ میں سانپ یا بچھو ڈال دیا اور ڈالنے کے فوراً بعد اس نے کسی کو کاٹ لیا اور وہ مرگیا تو ڈالنے والے کے عاقلہ پر دیت ہے اور اگر کچھ دیر کے بعد یا اپنی جگہ سے ہٹ کر کاٹا تو کسی پر کچھ نہیں۔[5] (درمختار و شامی ص ۴۹۲ جلد ۵، طحطاوی علی الدر ص ۲۷۲ جلد ۴)

مسئلہ ۱۱۰: کسی شخص نے راستے میں تلوار رکھ دی اور کوئی اس پر گر پڑا اور مرگیا اور تلوار بھی ٹوٹ گئی تو مرنے والے کی دیت تلوار رکھنے والے پر ہے اور تلوار کی قیمت مرنے والے کے مال سے ادا کی جائے گی۔[6] (درمختار و شامی ص ۴۹۳ جلد ۵، طحطاوی ص ۲۷۲ جلد ۴)

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الجنایات، باب القصاص فیما دون النفس، ج ۹، ص ۵۶.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، مطلب: الصحیح ان الوجوب علی القاتل...إلخ، ج ۱۰، ص ۲۲۰.

3 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب القود فیما دون النفس، ج ۱۰، ص ۲۰۸.

4 ......المرجع السابق. 5 ......المرجع السابق، ص ۲۰۹.

6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مَسئَلۃ ۱۱۱ عمداً قتل کرنے والے نے ایسے شخص کے ساتھ مل کر قتل کیا جس پر قصاص نہیں ہوتا۔مثلاً اجنبی نے باپ کے ساتھ مل کر بیٹے کوقتل کیا یا عاقل نے مجنون کے ساتھ مل کر یا بالغ نے نابالغ کے ساتھ مل کر قتل کیا تو کسی پر قصاص نہیں ہے۔ [1] (درمختار وشامی ص ۴۹۳ جلد ۵،طحطاوی ،ص ۲۷۲ جلد ۴)

مَسئَلۃ ۱۱۲ اگر کسی نے اپنی بیوی یا باندی کے ساتھ کسی کو ناجائز حالت میں دیکھا اور للکارنے کے باوجود نہیں بھاگا تو اس نے اس کوقتل کر دیا تو اس پر قصاص بھی نہیں اور کوئی گناہ بھی نہیں ہے۔ [2] (درمختار ص ۴۹۳ جلد ۵،طحطاوی علی الدر،ص ۲۷۲ جلد ۴)

مَسئَلۃ ۱۱۳ کسی شخص نے کسی بچے کواپنا گھوڑا دیا کہ اس کو باندھ دےاورگھوڑے نے لات ماردی جس سے بچہ مرگیا تو گھوڑادینے والے کے عاقلہ پر دیت ہے۔اسی طرح بچہ کولاٹھی یا کوئی اسلحہ دیااور کہا کہ اس کو پکڑے رہو بچہ تھک گیااور وہ اسلحہ اس کے جسم کے کسی حصہ پر گر پڑا جس کے صدمے سے بچہ مرگیا اسلحہ والے کے عاقلہ پر بچہ کی دیت ہے۔ [3] (درمختار وشامی ص ۴۹۳ جلد ۵،طحطاوی ،ص ۲۷۲ جلد ۴)

مَسئَلۃ ۱۱۴ اگر کسی نے کسی کا پورا حشفہ(سپاری) قصداً کاٹ دیا تو اس میں قصاص ہےاوراگر بعض کاٹا تو قصاص نہیں ہے۔ [4] (عالمگیری ص ۱۵ جلد ۶،تبیین الحقائق ص ۱۱۲ جلد ۶،بحرالرائق ص ۳۰۶ ج ۸،درمختار وشامی ص ۴۸۹ ج ۵،مجمع الانہر ص ۶۲۶ جلد ۲،ہدایہ ص ۵۵۵ جلد ۴،بدائع صنائع ص ۳۰۸ جلد ۷)

مَسئَلۃ ۱۱۵ کوئی بچہ دیوار پر چڑھا ہوا تھا کہ کوئی شخص نیچے سے اچانک چیخا جس سے بچہ گرکر مرگیا تو اس چیخنے والے پر دیت ہے۔اور اسی طرح اگر اچانک کسی شخص نے چیخ ماری جس سے کوئی شخص مرگیا تو اس پر اس کی دیت واجب ہے۔ [5] (درمختار وشامی ،ص ۴۹۳ جلد ۵)

مَسئَلۃ ۱۱۶ کسی نے صورت تبدیل کر کے بچہ کو ڈرایا جس سے بچہ ڈر کر پاگل ہوگیا تو ڈرانے والا دیت دے گا۔ [6] (درمختار وشامی ،ص ۴۹۳ جلد ۵)

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،كتاب الجنايات،باب القود فيما دون النفس،ج ۱۰،ص ۲۱۰.

2 ......"الدرالمختار"،كتاب الجنايات،باب القود فيما دون النفس،ج ۱۰،ص ۲۱۰.
و"حاشية الطحطاوى"على"الدرالمختار"،كتاب الجنايات،باب القود فيما دون النفس،ج ٤،ص ۲۷۲.

3 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،كتاب الجنايات،باب القود فيما دون النفس،ج ۱۰،ص ۲۱۰.

4 ......المرجع السابق،ص ۲۰۲. 5 ......المرجع السابق،ص ۲۱۱. 6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱۷ کسی نے کسی سے کہا پانی یا آگ میں کود جا اور وہ کود گیا اور مرگیا تو یہ دیت دے گا۔[1] (شامی ص ۴۹۳ جلد ۵ ،طحطاوی ،ص ۲۷۲ جلد ۴)

مسئلہ ۱۱۸ کسی نے کسی کو زخمی کردیا اور وہ کمائی کرنے کے قابل نہ رہا تو زخمی کرنے والے پر اس کا نفقہ علاج معالجہ کے مصارف واجب الادا ہوں گے۔[2] (درمختار ص ۴۹۳ ج ۵)

مسئلہ ۱۱۹ کسی ظالم حاکم نے پولیس سے کسی کو اتنا پٹوایا کہ وہ کمائی سے عاجز ہوگیا تو اس کا نفقہ اور علاج کے مصارف اس حاکم پر لازم ہیں۔[3] (درمختار و شامی ،ص ۴۹۴ جلد ۵)

مسئلہ ۱۲۰ کسی کے تلوار مارنا چاہتا تھا اور کسی نے تلوار کو پکڑ لیا تلوار والے نے تلوار کھینچی جس سے پکڑنے والے کی انگلیاں کٹ گئیں۔اگر جوڑ سے کٹی ہیں تو قصاص ہے ورنہ دیت لازم ہے۔[4] (بزازیہ علی الہندیہ ،ص ۳۹۳ جلد ۶)

مسئلہ ۱۲۱ زید نے عمرو کا ہاتھ کاٹا اور اس کے قصاص میں زید کا ہاتھ کاٹا گیا پھر عمرو ہاتھ کاٹنے کی وجہ سے مرگیا تو زید کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔[5] (طحطاوی ص ۲۷۴ جلد ۴ ، درمختار و شامی ص ۴۹۷ جلد ۵ ،تبیین ص ۱۲۰ جلد ۶ ، عالمگیری ص ۱۵ جلد ۶ ، فتح القدیر و عنایہ ص ۲۹۰ جلد ۸ ،مجمع الانہر ص ۶۳۲ جلد ۲)

مسئلہ ۱۲۲ زید نے عمرو کا ہاتھ کاٹا اور اس کے قصاص میں زید کا ہاتھ کاٹا گیا اور اس ہاتھ کے کاٹنے کی وجہ سے زید مرگیا تو اگر زید کا ہاتھ بلا حکم حاکم کاٹا گیا ہے تو عمرو کے عاقلہ پر زید کی دیت واجب ہوگی اور اگر حاکم کے حکم سے ہاتھ کاٹا گیا ہے تو کچھ لازم نہیں ہوگا۔[6] (درمختار و شامی ص ۴۹۷ جلد ۵ ، عالمگیری ص ۱۵ جلد ۶ ،تبیین الحقائق ص ۱۲۰ جلد ۶ ،طحطاوی ص ۲۷۵ ج ۴ ،مجمع الانہر ص ۶۳۲ ج ۲)

مسئلہ ۱۲۳ کسی شخص نے کسی کو قتل کردیا۔مقتول کے ولی نے قاتل کا ہاتھ کاٹ لیا اس کے بعد قاتل کو معاف کردیا تو اس ولی پر ہاتھ کاٹنے کی دیت لازم ہوگی۔[7] (بحرالرائق ص ۳۱۹ ج ۸ ،تبیین الحقائق ص ۱۲۱ جلد ۶ ،شامی و درمختار ص ۴۹۸ جلد ۵)

---

1 ......"ردالمحتار"،کتاب الجنایات،باب القود فیما دون النفس،ج۱۰،ص۲۱۱.

2 ......"الدرالمختار"،کتاب الجنایات، فصل فی الفعلین،ج۱۰،ص۲۱۳.

3 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الجنایات، فصل فی الفعلین،ج۱۰،ص۲۱۳.

4 ......"البزازیة"علی"الهندیة"،کتاب الجنایات، (الفصل)الثالث فی الأطراف،ج۶،ص۳۹۳.

5 ......"الفتاوی الهندیة"،کتاب الجنایات،الباب الرابع فی القصاص فیما دون النفس،ج۶،ص۱۵.

6 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الجنایات،فصل فی الفعلین، مطلب:الصحیح ان الوجوب...إلخ،ج۱۰،ص۲۱۸،۲۱۹.

7 ......المرجع السابق،ص۲۲۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲۴ اسی طرح اگر معلم نے بچہ کو باپ کی اجازت کے بغیر مارا اور بچہ مر گیا تو معلم پر ضمان ہے اور اگر باپ کی اجازت سے مارا اور بچہ مر گیا تو ضمان نہیں ہے اور اسی طرح شوہر نے اپنی بیوی کو تادیب کے لیے مارا اور وہ مر گئی تو شوہر پر ضمان ہے۔[1] (درمختار و شامی ص ۴۹۸ جلد ۵، طحطاوی ص ۲۷۵ جلد ۴، مجمع الانہر ص ۶۳۲ ج ۲)

مسئلہ ۱۲۵ اگر قاضی نے چور کا ہاتھ کاٹا اور چور مر گیا تو قاضی پر کچھ نہیں ہے۔[2] (درمختار و شامی ص ۴۹۷ جلد ۵، طحطاوی ص ۲۷۵ جلد ۴، مجمع الانہر ص ۶۳۲ جلد ۲)

مسئلہ ۱۲۶ کسی اجنبی عورت کو اس طرح مارا کہ اس کے مخرج بول وحیض[3] ایک ہوگئے۔ یا مخرج حیض ومقعد[4] ایک ہوگئے تو اگر وہ پیشاب کو روک سکتی ہے تو جانی پر[5] تہائی دیت واجب ہوگی اور اگر پیشاب کو نہیں روک سکتی ہے تو جانی پر کل دیت واجب ہوگی۔[6] (درمختار و شامی ص ۴۹۹ جلد ۵، طحطاوی، ص ۲۷۵، جلد ۴)

مسئلہ ۱۲۷ اگر کسی شخص نے باکرہ[7] سے زنا کیا جس سے اس کے مخرجین[8] ایک ہوگئے اگر یہ فعل عورت کی رضامندی سے تھا تو دونوں کو حد لگائی جائے گی اور تاوان نہیں ہوگا اور اگر بالجبر تھا تو مرد پر حد اور دیت دونوں واجب ہیں۔[9] (درمختار و شامی، ص ۴۹۹ جلد ۵)

مسئلہ ۱۲۸ اگر اپنی زوجہ بالغہ سے وطی کی جو اس کی استطاعت رکھتی تھی اور اس کی وجہ سے مخرجین کی درمیانی جگہ پھٹ کر ایک ہوگئی تو شوہر پر کوئی تاوان نہیں ہے اور اگر زوجہ نابالغہ سے یا ایسی زوجہ سے جو اس کی استطاعت نہیں رکھتی تھی یا کسی عورت سے جبراً وطی کی اور مخرجین ایک ہوگئے یا موت واقع ہوگئی تو عاقلہ پر دیت لازم ہوگی۔[10] (درمختار و شامی ص ۴۹۹ جلد ۵)

مسئلہ ۱۲۹ جراح[11] نے آنکھ کا آپریشن کیا اور آنکھ پھوٹ گئی اور جراح اس فن کا ماہر نہ تھا تو اس پر نصف دیت لازم ہے۔[12] (درمختار و شامی ص ۴۹۹ جلد ۵)

---

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات،فصل فی الفعلین، مطلب:الصحیح ان الوجوب...إلخ،ج۱۰،ص۲۲۰،۲۲۱.

2 ......المرجع السابق،ص۲۱۹.

3 ......پیشاب اور حیض کا مقام۔ 4 ......آگے اور پیچھے کا مقام۔ 5 ......مارنے والے پر۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات،فصل فی الفعلین، مطلب:الصحیح ان الوجوب...إلخ،ج۱۰،ص۲۲۲.

7 ......کنواری۔ 8 ......آگے اور پیچھے کا مقام۔

9 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات،فصل فی الفعلین، مطلب:الصحیح ان الوجوب...إلخ،ج۱۰،ص۲۲۳.

10 ......المرجع السابق،ص۲۲۲.

11 ......سرجن، آپریشن کرنے والا۔

12 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات،فصل فی الفعلین، مطلب:الصحیح ان الوجوب...إلخ،ج۱۰،ص۲۲۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۳۰ بچہ چھت سے گر پڑا اور اس کا سر پھٹ گیا اکثر جراحوں نے یہ رائے دی کہ اگر اس کا آپریشن کیا گیا تو مر جائے گا اور ایک نے کہا کہ اگر آپریشن نہیں کیا گیا تو مر جائے گا لہٰذا میں آپریشن کرتا ہوں اور اس نے آپریشن کر دیا اور دو ایک دن بعد بچہ مر گیا تو اگر آپریشن صحیح طریقے پر ہوا اور ولی کی اجازت سے ہوا تو جراح ضامن نہیں ہے۔ اور اگر ولی کی اجازت کے بغیر تھا یا غلط طریقے سے ہوا تھا تو ظاہر یہ ہے کہ قصاص لیا جائے گا۔[1] (درمختار وشامی ص ۴۹۹ جلد ۵)

مسئلہ ۱۳۱ کسی کا ناخن اکھیڑ دیا اگر پہلے جیسا دوبارہ اگ آیا تو کچھ نہیں ہے اور اگر نہ اگا یا عیب دار اگا تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا لیکن عیب دار اگنے کا تاوان نہ اگنے کے تاوان سے کم ہوگا۔[2] (بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۳ جلد ۶)

باب الشهادة على القتل

(قتل پر گواہی کا بیان)

مسئلہ ۱۳۲ مستور الحال دو آدمیوں نے کسی کے خلاف قتل کی گواہی دی تو اس کو قید کر لیا جائے یہاں تک کہ گواہوں کے متعلق معلومات کی جائیں۔ اسی طرح اگر ایک عادل آدمی نے کسی کے خلاف قتل کی شہادت دی تو اس کو چند دن قید میں رکھا جائے گا۔ اگر مدعی دوسرا گواہ پیش کرے تو مقدمہ چلے گا ورنہ رہا کر دیا جائے گا۔[3] (عالمگیری ص ۱۵ جلد ۶، شامی ص ۵۰۰ جلد ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۱ جلد ۳)

مسئلہ ۱۳۳ کسی نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے میرے باپ کو خطاءً قتل کر دیا ہے اور کہتا ہے کہ گواہ شہر میں ہیں اور قاضی سے مطالبہ کرتا ہے کہ مدعیٰ علیہ سے ضمانت لے لی جائے تو قاضی مدعیٰ علیہ سے تین دن کے لیے ضمانت طلب کرے گا اور اگر مدعی کہتا ہے کہ میرے گواہ غائب ہیں اور گواہوں کے حاضر ہونے کے وقت تک کے لیے ضمانت کا مطالبہ کرتا ہے تو قاضی مدعی کی بات نہیں مانے گا اور اگر دعویٰ کرتا ہے کہ میرے باپ کو عمداً قتل کیا گیا ہے اور ضمانت کا مطالبہ کرتا ہے تو قاضی ضمانت نہیں لے گا۔[4] (مبسوط ص ۱۰۶ جلد ۲۶، قاضی خان ص ۳۹۶ جلد ۴، عالمگیری ص ۱۶ جلد ۶)

مسئلہ ۱۳۴ مقتول کے ایک بیٹے نے دعویٰ کیا کہ میرے باپ کو عمداً زید نے قتل کر دیا اور اس پر گواہ بھی پیش کر دیے مگر مقتول کا دوسرا بیٹا غائب ہے تو قاضی شہادت کو قبول کر لے گا اور قاتل کو قید کر دے گا لیکن ابھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ جب

❶......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الجنایات،فصل فی الفعلین،مطلب:الصحیح ان الوجوب...إلخ،ج۱۰،ص۲۲۳.

❷......"البزازیة"علی"الهندیة"،کتاب الجنایات،(الفصل)الثالث فی الأطراف،ج۶،ص۳۹۳.

❸......"الفتاوی الهندیة"،کتاب الجنایات،الباب الخامس فی الشهادة فی القتل والاقراربه...إلخ،ج۶،ص۱۵.

❹......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

دوسرا بیٹا حاضر ہوکر دوبارہ شہادت پیش کرے گا تو قصاص لیا جائے گا۔ [1] (عالمگیری ص ۱۶ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۰ جلد ۵، فتح القدیر وعنایہ ص ۲۹۲ جلد ۸، تبیین ص ۱۲۱ جلد ۶، بحر الرائق ص ۳۲۰ جلد ۸)

مسئلہ ۱۳۵ اور اگر مقتول کے ایک بیٹے نے دعویٰ کیا کہ میرے باپ کو زید نے خطاءً قتل کردیا اور گواہ بھی پیش کر دیئے اور دوسرا بیٹا غائب ہے تو قاضی زید کو قید کردے گا اور جب دوسرا بیٹا حاضر ہوگا تو اس کو دوبارہ شہادت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی حاضری پر مقدمہ کا فیصلہ کردیا جائے گا۔ [2] (عالمگیری ص ۱۶ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۰ جلد ۵، تبیین الحقائق ص ۱۲۱ جلد ۶، بحر الرائق ص ۳۲۰ جلد ۸)

مسئلہ ۱۳۶ ورثا نے دو اشخاص پر اپنے باپ کے قتل عمد کا الزام لگایا اور گواہ پیش کئے مگر ایک قاتل غائب ہے تو حاضر کے مقابلہ میں یہ گواہی قبول کرلی جائے گی اور اس کو قصاص میں قتل کردیا جائے گا۔ پھر جب دوسرا آئے اور قتل کا انکار کرے تو ورثاء کو دوبارہ گواہی پیش کرنا ہوگی۔ [3] (عالمگیری، ص ۱۶ جلد ۶)

مسئلہ ۱۳۷ دو گواہوں نے کسی کے خلاف گواہی دی کہ اس نے فلاں شخص کو تلوار سے زخمی کردیا تھا اور وہ زخمی صاحب فراش رہ کر مرگیا تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا اور قاضی کو گواہوں سے یہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ ان زخموں کی وجہ سے مرا یا کسی اور وجہ سے۔ اور اگر گواہوں نے صرف یہ کہا کہ اس نے تلوار سے زخمی کیا یہاں تک کہ مجروح مرگیا۔ یہ بھی عمداً قتل مانا جائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ قاضی گواہوں سے سوال کرے کہ اس نے قصداً ایسا کیا ہے یا نہیں؟ [4] (عالمگیری ص ۱۶ جلد ۶، شامی ص ۵۰۱ جلد ۵، بحر الرائق ص ۳۲۳ جلد ۸، مبسوط ص ۱۶۷ جلد ۲۶، قاضی خان، ص ۳۹۸ جلد ۴)

مسئلہ ۱۳۸ دو آدمیوں نے گواہی دی کہ زید نے فلاں شخص کو تلوار سے خطاءً قتل کردیا تو یہ شہادت قبول کرلی جائے گی اور عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر گواہوں نے یہ کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ قصداً قتل کیا ہے یا خطاءً، تب بھی یہ گواہی مقبول ہوگی اور قاتل کے مال میں سے دیت دلائی جائے گی۔ [5] (عالمگیری، ص ۱۶ جلد ۶)

مسئلہ ۱۳۹ ایک گواہ نے کسی کے خلاف گواہی دی کہ اس نے خطاءً قتل کیا ہے اور دوسرے گواہ نے کہا کہ قاتل نے اس کا اقرار کیا ہے کہ اس سے یہ فعل خطاءً سرزد ہوا ہے تو یہ گواہی باطل ہے۔ [6] (عالمگیری ص ۱۶ جلد ۶، قاضی خان ص ۳۹۵ جلد ۴، تبیین، ص ۱۲۳ جلد ۶، مبسوط ص ۱۰۴ جلد ۲۶، مجمع الانہر ص ۶۳۵ جلد ۲)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس فی الشهادة فی القتل والاقرار به... إلخ، ج٦، ص١٦.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق.

5 ......المرجع السابق. 6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴۰ اگر دونوں گواہ زمان و مکان میں اختلاف کرتے ہیں تو گواہی باطل ہے مگر جب دونوں جگہیں قریب قریب ہیں۔ مثلاً ایک گواہ کسی چھوٹے مکان کے ایک حصہ میں وقوع قتل کی گواہی دیتا ہے اور دوسرا اسی مکان کے دوسرے حصے میں تو یہ گواہی مقبول ہوگی۔ [1] (بحرالرائق ص ۳۲۳ جلد ۸، عالمگیری ص ۱۶ جلد ۶، فتح القدیر وعنایہ ص ۲۹۵ جلد ۸، درمختار و شامی، ص ۵۰۱ جلد ۵)

مسئلہ ۱۴۱ اگر دو گواہوں میں موضع زخم میں [2] اختلاف ہے تب بھی گواہی باطل ہے۔ [3] (عالمگیری، ص ۱۶ جلد ۶)

مسئلہ ۱۴۲ اگر دو گواہوں میں آلہ قتل میں اختلاف ہو، ایک کہے کہ تلوار سے قتل کیا دوسرا کہے کہ پتھر سے قتل کیا۔ یا ایک کہے کہ تلوار سے قتل کیا اور دوسرا کہے کہ چھری سے قتل کیا یا ایک کہے کہ پتھر سے قتل کیا اور دوسرا کہے کہ لاٹھی سے قتل کیا تو یہ گواہی باطل ہے۔ [4] (عالمگیری ص ۱۶ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۱ جلد ۵، تبیین ص ۱۲۳ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۲۳ جلد ۸، مبسوط ص ۱۶۸ جلد ۲۶، قاضی خان ص ۳۹۵ ج ۴، مجمع الانہر، ص ۶۳۴ جلد ۲)

مسئلہ ۱۴۳ ایک گواہ نے گواہی دی کہ قاتل نے تلوار سے قتل کرنے کا اقرار کیا تھا اور دوسرے گواہ نے کہا کہ قاتل نے چھری سے قتل کرنے کا اقرار کیا تھا اور مدعی کہتا ہے کہ قاتل نے دونوں باتوں کا اقرار کیا تھا لیکن اس نے قتل کیا ہے نیزہ مار کر تو یہ گواہی قبول کی جائے گی اور قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ [5] (عالمگیری، ص ۱۶ جلد ۶)

مسئلہ ۱۴۴ ایک گواہ نے گواہی دی کہ اس نے تلوار یا لاٹھی سے قتل کیا ہے اور دوسرے گواہ نے کہا کہ اس نے قتل کیا ہے مگر میں یہ نہیں جانتا کہ کس چیز سے قتل کیا ہے۔ تو یہ گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ [6] (عالمگیری ص ۱۶ جلد ۶، قاضی خان ص ۳۹۵ جلد ۴، درمختار و شامی ص ۵۰۱ جلد ۵، تبیین ص ۱۲۳ جلد ۶، فتح القدیر وعنایہ ص ۲۹۵ جلد ۸، مجمع الانہر ۶۳۴ ج ۲)

مسئلہ ۱۴۵ دو شخصوں نے گواہی دی کہ زید نے عمرو کو قتل کیا ہے اور ہم یہ نہیں جانتے کہ کس چیز سے قتل کیا ہے تو یہ گواہی قبول کر لی جائے گی اور قاتل کے مال سے دیت دلائی جائے گی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ [7] (عالمگیری ص ۱۶ ج ۶، قاضی خان ص ۳۹۵ ج ۴، درمختار و شامی ص ۵۰۲ ج ۵، فتح القدیر ص ۱۴۷، عنایہ ص ۲۹۵ ج ۸، تبیین ص ۱۲۳ ج ۶، بحرالرائق ص ۲۲۳، ج ۸، طحطاوی ص ۲۷۸ ج ۴، مجمع الانہر ص ۶۳۵ ج ۲، وملتقی الابحر ص ۶۳۵ ج ۲)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس فی الشهادة فی القتل والاقرار به...إلخ، ج ٦، ص ١٦.

2 ......یعنی زخم کی جگہ میں۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس فی الشهادة فی القتل والاقرار به...إلخ، ج ٦، ص ١٦.

4 ......المرجع السابق. 5 ......المرجع السابق. 6 ......المرجع السابق. 7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴۶ اگر دو آدمی دو اشخاص کے متعلق گواہی دیں کہ انھوں نے زید کے ایک ہی ہاتھ کی ایک ایک انگلی کاٹی ہے اور یہ نہ بتائیں کہ کس نے کونسی انگلی کاٹی ہے تو یہ شہادت باطل ہے۔[1] (عالمگیری ص۱۶ ج۶ ،مبسوط ص۱۷۱ ج۲۶)

مسئلہ ۱۴۷ دو آدمی دو اشخاص کے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ ان دونوں نے ایک شخص کو قتل کیا ہے۔ ایک نے تلوار سے اور ایک نے لاٹھی سے اور گواہ یہ نہیں بتاتے کہ کس نے لاٹھی سے اور کس نے تلوار سے قتل کیا ہے تو یہ گواہی باطل ہے۔[2] (عالمگیری،ص۱۶،ج۶)

مسئلہ ۱۴۸ دو آدمیوں نے گواہی دی کہ زید نے عَمْرو کا ہاتھ پہنچے سے[3] قصداً کاٹا ہے اور ایک تیسرے گواہ نے کہا کہ زید نے عمرو کا پاؤں ٹخنے سے کاٹا ہے۔ پھر تینوں نے یہ گواہی دی کہ مجروح صاحب فراش رہ کر مر گیا[4] اور مقتول کا ولی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ دونوں فعل عمداً ہوئے ہیں تو قاتل کے مال سے نصف دیت دلائی جائے گی۔[5] (عالمگیری،ص۱۶ جلد۶، مبسوط ص۱۶۸ جلد۲۶)

مسئلہ ۱۴۹ دو آدمیوں نے کسی کے خلاف گواہی دی کہ اس نے فلاں شخص کا ہاتھ پہنچے سے قصداً کاٹا پھر اس کو قصداً قتل کر دیا تو مقتول کے ورثاء کو یہ حق ہے کہ پہلے ہاتھ کاٹ کر قصاص لیں اور پھر قتل کریں۔ ہاں قاضی کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ ان سے کہے کہ صرف قتل پر اکتفاء کرو ہاتھ کا قصاص مت لو۔[6] (عالمگیری،ص۱۷ جلد۶)

مسئلہ ۱۵۰ دو آدمیوں نے زید کے خلاف گواہی دی کہ اس نے عمرو کو خطاءً قتل کیا ہے اور قاضی نے اس پر دیت کا فیصلہ کر دیا۔ اس کے بعد عمرو جس کے قتل کی گواہی دی گئی تھی زندہ آ گیا تو جن لوگوں نے دیت ادا کی تھی ان کو اختیار ہے کہ چاہیں تو عمرو کے ولی کو ضامن قرار دیں یا گواہوں کو، اگر گواہوں کو ضامن بنائیں اور وہ تاوان دے دیں تو پھر وہ گواہ ولی سے دیت واپس لے لیں۔[7] (عالمگیری،ص۱۷ جلد۶، درمختار و شامی،ص۵۰۲ جلد۵، مجمع الانہر،ص۶۳۵ جلد۲)

مسئلہ ۱۵۱ دو آدمیوں نے زید کے خلاف گواہی دی کہ اس نے عمرو کو قصداً قتل کیا ہے اور زید کو قصاص میں قتل کر دیا گیا اس کے بعد عمرو زندہ واپس آ گیا تو زید کے ورثا کو اختیار ہے کہ عَمْرو کے ولی سے دیت لیں یا

1 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الجنايات،الباب الخامس فی الشهادة فی القتل و الإقرار به...إلخ،ج٦،ص١٦.

2 ......المرجع السابق.

3 ......یعنی کلائی سے۔

4 ......یعنی زخمی ہونے کے بعد بستر پر پڑے پڑے مر گیا۔

5 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الجنايات،الباب الخامس فی الشهادة فی القتل و الإقرار به...إلخ،ج٦،ص١٦.

6 ......المرجع السابق.

7 ......المرجع السابق،ص١٧.

www.dawateislami.net

گواہوں سے۔[1] (عالمگیری ص ۷ا ج ٦، درمختار و شامی ص ۵۰۳ ج ۵، مجمع الانہر، ص ۶۳۵ جلد ۲)

مسئلہ ۱۵۲ دو آدمیوں نے ایک شخص کے خلاف گواہی دی کہ اس نے قتل خطا یا عمد کا اقرار کیا ہے اور اس پر فیصلہ کر دیا گیا اس کے بعد وہ شخص زندہ پایا گیا تو گواہوں پر کوئی تاوان نہیں۔ البتہ دونوں صورتوں میں ولی مقتول پر تاوان ڈالا جائے گا۔[2] (ہندیہ، ص ۷ا ج ٦، درمختار و شامی، ص ۵۰۳ ج ۵، مجمع الانہر، ص ٦۳٦ جلد ۲)

مسئلہ ۱۵۳ دو آدمیوں نے گواہی دی کہ فلاں دو اشخاص نے ہم کو گواہ بنایا ہے کہ زید نے عمرو کو خطاءً قتل کر دیا ہے ان کی گواہی پر دیت کا حکم دے دیا گیا اس کے بعد عمرو زندہ پایا گیا تو ولی پر دیت واپس کرنا واجب ہے اور ان شاہدین فرع[3] پر کچھ تاوان نہیں ہے۔ اگرچہ اصل گواہ آ کر ان کو گواہ بنانے سے انکار کریں اور اگر اصل گواہ آ کر یہ اقرار کریں کہ ہم نے جان بوجھ کر غلط بات پر ان کو گواہ بنایا تھا تب بھی ان شاہدین فرع پر کچھ تاوان نہیں ہے۔[4] (ہندیہ، ص ۷ا ج ٦، درمختار و شامی، ص ۵۰۳ ج ۵)

مسئلہ ۱۵۴ کسی نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے میرے ولی کا سر پھاڑ دیا اور اسی سے اس کی موت واقع ہوگئی اور دو گواہوں نے زخم کی گواہی دی اور یہ کہا کہ وہ مرنے سے پہلے اچھا ہو گیا تھا۔ تو زخم کے بارے میں ان کی شہادت مان لی جائے گی۔ اور صرف زخم کے قصاص کا حکم دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر ایک گواہ نے کہا کہ وہی زخم موت کا سبب بنا تھا اور دوسرے نے کہا کہ وہ مرنے سے پہلے اچھا ہو گیا تھا تب بھی صرف زخم کے قصاص کا حکم دیا جائے گا۔[5] (ہندیہ، ص ۷ا ج ٦)

مسئلہ ۱۵۵ کسی مقتول نے دو بیٹے چھوڑے ان میں سے ایک نے کسی شخص کے خلاف گواہ پیش کئے کہ اس نے میرے باپ کو عمداً قتل کیا ہے اور دوسرے بیٹے نے گواہ پیش کئے کہ اس نے اور دوسرے شخص نے مل کر میرے باپ کو قصداً قتل کیا ہے تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے۔[6] (ہندیہ، ص ۷ا جلد ٦)

مسئلہ ۱۵٦ کسی مقتول کے دو بیٹے ہیں ان میں سے ایک نے گواہ پیش کئے کہ فلاں شخص نے میرے باپ کو عمداً قتل کیا ہے اور دوسرے بیٹے نے گواہ پیش کئے کہ اس کے غیر فلاں شخص نے میرے باپ کو خطاءً قتل کیا ہے تو کسی سے بھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ پہلے بیٹے کے لیے اس کے مدعیٰ علیہ کے مال سے ۳ سال میں نصف دیت لی جائے گی اور دوسرے بیٹے کے لیے مدعیٰ علیہ کے عاقلہ سے بقیہ نصف دیت ۳ سال میں لی جائے گی۔[7] (ہندیہ از زیادات، ص ۷ا ج ٦)

---

1. ..."الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس في الشهادة في القتل والإقرار به...إلخ، ج٦، ص١٧.
2. ...المرجع السابق.
3. ...یعنی وہ گواہ جنہیں دو گواہوں نے گواہ بنایا تھا۔
4. ..."الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس في الشهادة في القتل والإقرار به...إلخ، ج٦، ص١٧.
5. ...المرجع السابق.
6. ...المرجع السابق.
7. ...المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۵۷ کسی مقتول نے دو بیٹے اور ایک موصٰی لہ (جس کے لیے وصیت کی گئی) چھوڑے۔ پھر ایک بیٹے نے دعوے کیا کہ فلاں شخص نے میرے باپ کو عمداً قتل کیا ہے اور اس پر گواہ پیش کئے اور دوسرے بیٹے نے اسی قاتل یا دوسرے شخص پر خطاءً قتل کا الزام لگا کر گواہ پیش کئے اور موصٰی لہ قتل خطا کے مدعی کی تصدیق کرتا ہے تو اس بیٹے اور موصٰی لہ کے لیے قاتل کے عاقلہ پر ۳ سال میں $\frac{2}{3}$ دیت ہے اور قتل عمد کے مدعی بیٹے کے لیے قاتل کے مال میں ۳ سال میں $\frac{1}{3}$ دیت ہے اور اگر موصٰی لہ نے قتل عمد کے مدعی کی تصدیق کی تو قتل خطا کے مدعی کے لیے ایک تہائی دیت قاتل کے عاقلہ پر ۳ برس میں ہے۔ اور نصف دیت کا تہائی موصٰی لہ کے لیے اور نصف دیت کا دو تہائی قتلِ عمد کے مدعی کے لیے قاتل کے مال میں ہے اور اگر موصٰی لہ نے دونوں کی تصدیق یا تکذیب کی[1] تو موصٰی لہ کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر موصٰی لہ کہتا ہے کہ مجھ کو یہ معلوم نہیں کہ قتل خطاءً ہوا ہے یا عمداً تو اس کا حق ابھی باطل نہیں ہوگا۔ جس وقت بھی موصٰی لہ کسی ایک بیٹے کی تصدیق کر دے گا تو مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق موصٰی لہ کو حق مل جائے گا اور اگر بجائے موصٰی لہ کے مقتول کا تیسرا بیٹا ہوا اور تصدیق و تکذیب میں مذکورہ بالا صورتیں اختیار کرے، تو ایک صورت کے سوا باقی تمام صورتوں میں وہی حکم ہے اور وہ ایک صورت یہ ہے کہ اگر تیسرے بیٹے نے مدعیِ قتل عمد کی تصدیق کی تو اس کو اور مدعیِ قتلِ عمد کو ایک تہائی دیت ملے گی۔[2] (ہندیہ ص ۱۷ جلد ۶)

مسئلہ ۱۵۸ مقتول کے دو بیٹوں میں سے بڑے نے چھوٹے کے خلاف گواہ پیش کئے کہ اس نے باپ کو قتل کیا ہے اور چھوٹے نے گواہ پیش کئے کہ فلاں اجنبی نے قتل کیا ہے تو بڑے کو چھوٹے سے نصف دیت دلائی جائے گی اور چھوٹے کو اس اجنبی سے نصف دیت دلائی جائے گی۔[3] (ہندیہ ص ۱۸ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۳ جلد ۸)

مسئلہ ۱۵۹ مقتول کے تین بیٹوں میں سے بڑے نے منجھلے کے خلاف گواہ پیش کئے کہ اس نے باپ کو قتل کیا ہے اور منجھلے نے چھوٹے کے خلاف گواہ پیش کئے کہ اس نے باپ کو قتل کیا ہے اور چھوٹے نے بڑے کے خلاف قتل کے گواہ پیش کئے تو سب شہادتیں قبول کر لی جائیں گی، لیکن قصاص کسی سے بھی نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ ہر مدعی اپنے مدعیٰ علیہ سے ایک تہائی دیت لے گا۔[4] (ہندیہ، ص ۱۸ جلد ۶)

مسئلہ ۱۶۰ مقتول نے زید، عَمْرو اور بکر تین بیٹے چھوڑے، زید نے گواہ پیش کئے کہ عمرو و بکر نے باپ کو قتل کیا ہے اور عمرو و بکر نے زید کے قاتل ہونے پر گواہ پیش کئے تو قول امام پر[5] زید دونوں بھائیوں سے ان کے مال میں سے نصف دیت

---

1 ...... یعنی جھٹلایا۔

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الخامس فی الشھادة فی القتل والإقرار به...إلخ، ج٦، ص١٧، ١٨.

3 ......المرجع السابق، ص ١٨.　　4 ...... المرجع السابق.

5 ......یعنی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے قول کے مطابق۔

www.dawateislami.net

لے گا اگر قتل عمد کا دعویٰ تھا، اوران کے عاقلہ سے نصف دیت لے گا اگر قتل خطاءً کا دعویٰ تھا، اور عمرو و بکر زید کے مال سے نصف دیت لیں گے اگر قتلِ عمد کا دعویٰ تھا اور اگر قتل خطاء کا دعویٰ تھا تو زید کے عاقلہ سے نصف دیت لیں گے۔[1] (ہندیہ ص۱۸ جلد۶)

مسئلہ ۱۶۱ مقتول نے ایک بیٹا اور ایک بھائی چھوڑا ان میں سے ہر ایک دوسرے پر قتل کا دعویٰ کرکے اس کے خلاف گواہ پیش کرتا ہے تو بھائی کے گواہ لغو قرار پائیں گے[2] اور بیٹے کے گواہوں کی گواہی پر بھائی کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے گا۔[3] (ہندیہ ص۱۸ ج۶، بحر الرائق ص۳۲۴ جلد۸)

اقرارِ قتل کا بیان

مسئلہ ۱۶۲ دو آدمیوں میں سے ہر ایک نے زید کے قتل کا اقرار کیا اور ولی زید کہتا ہے کہ تم دونوں نے قتل کیا ہے۔ تو قصاص میں دونوں کو قتل کر دیا جائے گا۔[4] (ہندیہ ص۱۸ جلد۶، بحر الرائق ص۳۲۵ جلد۸، تبیین الحقائق ص۱۲۴ جلد۶، مجمع الانہر ص۶۳۵ ج۲، ملتقی الابحر ص۶۳۵ جلد۲)

مسئلہ ۱۶۳ اگر چند گواہوں نے گواہی دی کہ زید کو فلاں شخص نے قتل کیا ہے اور دوسرے چند گواہوں نے گواہی دی کہ زید کا قاتل دوسرا شخص ہے اور ولی نے کہا کہ دونوں نے قتل کیا ہے تو یہ دونوں شہادتیں باطل ہیں۔[5] (ہندیہ ص۱۹ جلد۶، فتح القدیر ص۲۹۷ جلد۸ و عنایہ، تبیین الحقائق ص۱۲۴ جلد۶، مجمع الانہر ص۶۳۶ جلد۲)

مسئلہ ۱۶۴ کسی شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو قصداً قتل کیا ہے اور مقتول کے ولی نے اس کی تصدیق کر کے قصاص میں اس کو قتل کر دیا، پھر ایک دوسرے شخص نے آکر اقرار کیا کہ میں نے اس کو قصداً قتل کیا ہے تو ولی اس کو بھی قتل کر سکتا ہے اور اگر پہلے قاتل کے اقرار کے وقت ولی نے اس سے یہ کہا تھا کہ تو نے تنہا عمداً قتل کیا تھا اور اس کو قصاص میں قتل کر دیا پھر دوسرے نے آکر یہ اقرار کیا کہ میں نے تنہا عمداً قتل کیا ہے اور ولی نے اس کی تصدیق بھی کر دی تو ولی پر پہلے قاتل کے قتل کی دیت واجب ہوگی اور دوسرے قاتل پر ولی کے لیے دیت لازم ہوگی۔[6] (ہندیہ از محیط ص۱۹ جلد۶، بحر الرائق ص۳۲۵ جلد۸)

مسئلہ ۱۶۵ کسی نے کسی کے قتل خطاء کا اقرار کیا اور ولیِ مقتول قتلِ عمد کا دعویٰ کرتا ہے تو قاتل کے مال سے ولی کو دیت دلوائی جائے گی۔[7] (ہندیہ ص۱۹ جلد۶، مبسوط ص۱۰۵ جلد۲۶)

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الخامس فی الشهادة فی القتل والإقرار به...إلخ، ج۶، ص۱۸.

2 ......یعنی قابل قبول نہیں ہوں گے۔

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الخامس فی الشهادة فی القتل والإقرار به...إلخ، ج۶، ص۱۸.

4 ......المرجع السابق، ص۱۹.　5 ......المرجع السابق.　6 ......المرجع السابق.　7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۶۶ اگر قاتل قتل عمد کا اقرار کرے اور ولی مقتول قتل خطا کا مدعی ہو تو مقتول کے ورثاء کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر ولی نے بعد میں قاتل کے قول کی تصدیق کر دی اور کہہ دیا کہ تو نے قصداً قتل کیا ہے تو قاتل پر دیت لازم ہے۔[1] (عالمگیری از محیط و قاضی خان ص ۱۹ جلد ۶)

مسئلہ ۱۶۷ کسی شخص نے دو آدمیوں پر دعویٰ کیا کہ انھوں نے میرے باپ کو عمداً آلۂ دھاردار سے قتل کر دیا ہے ان میں سے ایک شخص نے تنہا عمداً قتل کا اقرار کیا اور دو گواہوں نے گواہی دی کہ دوسرے مدعیٰ علیہ نے تنہا قصداً قتل کیا ہے تو یہ شہادت قبول نہیں کی جائے گی اور اقرار کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا اور اگر خطاءً قتل کا دعویٰ ہو تو اقرار کرنے والے سے نصف دیت لی جائے گی اور دوسرے مدعیٰ علیہ پر کچھ لازم نہیں ہے۔[2] (عالمگیری ص ۱۹ جلد ۶)

مسئلہ ۱۶۸ اگر دو مدعیٰ علیہ میں سے ایک نے تنہا عمداً قتل کرنے کا اقرار کیا اور دوسرے نے انکار۔ اور مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں تو اقرار کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا اور اگر دونوں میں سے ایک نے خطاً قتل کا اور دوسرے نے عمداً قتل کا اقرار کیا تو دونوں پر دیت لازم ہوگی۔[3] (عالمگیری ص ۱۹ جلد ۶)

مسئلہ ۱۶۹ کسی نے دو آدمیوں پر دعویٰ کیا کہ انھوں نے میرے ولی کو دھاردار آلے سے قتل کیا ہے ان میں سے ایک نے مدعی کی تصدیق کی اور دوسرے نے کہا کہ میں نے خطاً لاٹھی سے مارا تھا تو ان دونوں کے مال میں سے ولی کو تین سال میں دیت دلائی جائے گی۔ اور اگر ولی کا دعویٰ قتل خطا کا تھا اور ان دونوں نے قتلِ عمد کا اقرار کیا تو مدعیٰ علیہ بری کر دیئے جائیں گے اور اگر دعویٰ قتل خطا کا تھا اور مدعی علیہ نے مدعی کی تصدیق کی تو دیت واجب ہوگی اور اگر دعویٰ قتل خطا کا تھا اور ایک قاتل نے عمداً قتل کا اقرار کیا اور دوسرے نے قتل خطا کا، تب بھی دونوں پر دیت لازم ہوگی۔[4] (عالمگیری از محیط ص ۱۹ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۵ ج ۸)

مسئلہ ۱۷۰ کسی نے دو اشخاص پر دعویٰ کیا کہ انھوں نے میرے ولی کو عمداً قتل کیا ہے ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم نے عمداً قتل کیا ہے اور دوسرے نے قتل ہی کا انکار کر دیا تو اقرار کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا اور اگر دعویٰ قتل خطا کا ہو اور ایک مدعیٰ علیہ کہے کہ ہم نے عمداً قتل کیا ہے اور دوسرا قتل ہی کا انکار کرے تو ملزم بری کر دیئے جائیں گے۔[5] (عالمگیری ص ۱۹ ج ۶)

مسئلہ ۱۷۱ کسی نے زید سے کہا کہ میں نے اور فلاں شخص نے تیرے ولی کو عمداً قتل کیا ہے اور اس کے ساتھی نے کہا کہ ہم نے خطاً قتل کیا ہے اور زید نے اقرار کرنے والے سے کہا کہ تنہا تو نے عمداً قتل کیا ہے تو زید قتلِ عمد کا اقرار کرنے والے سے قصاص لے گا اور اگر زید نے قتلِ خطا کا دعویٰ کیا تو دونوں بری کر دیئے جائیں گے۔[6] (ہندیہ ص ۱۹ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۵ ج ۸)

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس فی الشهادة فی القتل والإقرار به...إلخ، ج٦، ص١٩.

2 ......المرجع السابق.　3 ......المرجع السابق.　4 ......المرجع السابق.

5 ......المرجع السابق.　6 ......المرجع السابق، ص١٩، ٢٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۷۲: کسی نے زید سے کہا کہ میں نے تیرے ولی کا ہاتھ قصداً کاٹا تھا اور فلاں شخص نے اس کا پیر قصداً کاٹا تھا اور اسی وجہ سے اس کی موت واقع ہوگئی تھی اور زید یہ کہتا ہے کہ تو نے تنہا اس کے ہاتھ پیر عمداً کاٹے ہیں اور دوسرا شخص اس جرم میں شرکت کا انکار کرتا ہے۔ تو اقرار کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا اور اگر زید نے کہا کہ تو نے عمداً اس کا ہاتھ کاٹا تھا اور پیر کاٹنے والے کا مجھ کو علم نہیں تو ابھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ ہاں اگر کسی وقت زید اس ابہام کو دور کردے اور یہ کہے کہ مجھے یاد آ گیا کہ تیرے ساتھی نے قصداً پیر کاٹا تھا تو اقرار کرنے والا قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ لیکن اگر قاضی اس کے ابہام کو دور کرنے سے پہلے بطلان حق کا فیصلہ کر چکا ہے تو اس کا ابہام دور کرنے سے حق واپس نہیں ملے گا۔[1] (ہندیہ ص۲۰ جلد۶، بحرالرائق ص۳۲۵ جلد۸)

مسئلہ ۱۷۳: کوئی شخص مقتول پایا گیا کہ اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے تھے اور ولی نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے اس کا داہنا ہاتھ قصداً کاٹا تھا اور فلاں شخص نے اس کا بایاں ہاتھ قصداً کاٹا تھا اور ان دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے اس کی موت واقع ہوئی تھی۔ بایاں ہاتھ کاٹنے والے نے قصداً ہاتھ کاٹنے اور صرف اسی سبب سے موت واقع ہونے کا اقرار کیا اور دایاں ہاتھ کاٹنے والے نے قطع ید کا انکار کیا تو اقرار کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا۔ اور اگر ولی نے کہا کہ فلاں شخص نے بایاں ہاتھ قصداً کاٹا تھا اور داہنا ہاتھ بھی قصداً کاٹا گیا ہے مگر اس کے کاٹنے والے کا مجھے علم نہیں ہے اور موت دونوں ہاتھوں کے کٹنے سے واقع ہوئی ہے بایاں ہاتھ کاٹنے والا اقرار کرتا ہے کہ میں نے عمداً بایاں ہاتھ کاٹا ہے اور صرف اسی وجہ سے موت واقع ہوئی ہے، تو اقرار کرنے والا بھی بری ہوجائے گا۔ اور اگر ولی نے کہا کہ فلاں نے داہنا ہاتھ قصداً کاٹا اور فلاں نے بایاں قصداً کاٹا اور بائیں ہاتھ کا کاٹنے والا کہتا ہے کہ میں نے بایاں ہاتھ قصداً کاٹا ہے اور داہنا ہاتھ کاٹنے والے کا مجھے علم نہیں ہے لیکن یہ جانتا ہوں کہ داہنا ہاتھ قصداً کاٹا گیا اور موت اسی سے واقع ہوئی ہے، تو قصاص نہیں لیا جائے گا۔ اقرار کرنے والے پر نصف دیت لازم ہوگی۔[2] (عالمگیری از محیط ص۲۰ جلد۶، بحرالرائق ص۳۲۵ جلد۸)

مسئلہ ۱۷۴: کسی مقتول کے دو بیٹوں میں سے ایک حاضر اور دوسرا غائب ہے۔ حاضر نے کسی شخص پر اپنے باپ کے قتل عمد کا دعویٰ کیا اور گواہ پیش کر دیئے لیکن قاتل نے اس بات کے گواہ پیش کئے کہ غائب بیٹے نے مجھے معاف کر دیا ہے تو قصاص ساقط ہوجائے گا اور مدعی کو نصف دیت دلائی جائے گی۔[3] (درمختار و شامی ص۵۰۰ جلد۵، بحرالرائق ص۳۲۰ جلد۸، تبیین ص۱۲۲ جلد۶، فتح القدیر و عنایہ ص۲۹۳ جلد۸)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الخامس فی الشھادة فی القتل والإقرار به...إلخ، ج٦، ص٢٠.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب الشھادة فی القتل واعتبار حالته، ج١٠، ص٢٢٥، ٢٢٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۷۵ قتل خطا اور ہر ایسے قتل میں جس میں قصاص واجب نہ ہو ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت قبول کر لی جائے گی۔[1] (خانیہ ص ۳۹۵ جلد۴، طحطاوی علی الدرص ۲۷۶ جلد۴)

مسئلہ ۱۷۶ کسی بچے نے یہ اقرار کیا کہ میں نے اپنے باپ کو عمداً قتل کر دیا ہے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوگا اور مقتول کی دیت بچہ کے عاقلہ پر واجب ہوگی اور بچہ وارث بھی ہوگا۔ مجنون کا حکم بھی یہی ہے۔[2] (خانیہ ص ۳۹۵ جلد۴)

مسئلہ ۱۷۷ اگر نابالغ بچے کے کسی ایسے قریبی رشتے دار کو قتل کر دیا گیا یا اعضاء کاٹ دیئے گئے جس کے قصاص کا حق بچے کو تھا، تو اس بچے کے باپ کو قصاص لینے اور دیت کے مساوی یا اس سے زیادہ مال پر صلح کرنے کا حق ہے اور اگر مقدار دیت سے کم پر صلح کرلے گا تب بھی صلح صحیح ہو جائے گی لیکن پوری دیت لازم ہوگی مگر معاف کرنے کا حق نہیں ہے اور وصی کو نفس کے قصاص وعفو کا[3] حق نہیں ہے۔ صرف دیت کے مساوی یا اس سے زیادہ مال پر صلح کا حق ہے اور مادون النفس میں[4] قصاص و صلح کا حق ہے، عفو کا حق نہیں ہے۔[5] (شامی ص ۴۷۵ جلد۵، قاضی خان ص ۴۴۲ ج۳، دررغرر ص ۹۴ ج۲، طحطاوی ص ۲۶۳ ج۴)

مسئلہ ۱۷۸ قاتل اور اولیائے مقتول اگر مال پر صلح کرلیں تو قصاص ساقط ہو جائے گا اور جس مال پر صلح کی ہے وہ لازم ہوگا اور اگر نقد وادھار کا ذکر نہیں کیا تو فوراً ادا کرنا واجب ہوگا۔[6] (عالمگیری ص ۲۰ ج۶، فتح القدیر وعنایہ ص ۲۷۵ ج۸)

مسئلہ ۱۷۹ اگر قتل خطاءً تھا اور مال معین پر صلح کی اور اس کا کوئی وقت معین نہیں کیا تو اگر قاضی کی قضا اور دیت کی کسی خاص قسم پر فریقین کی رضامندی سے پہلے یہ صلح ہے تو یہ مال موجل ہوگا۔[7] (ہندیہ ص ۲۰ جلد۶)

مسئلہ ۱۸۰ اگر ایک حر[8] اور ایک غلام نے مل کر کسی کو قتل کیا پھر حر نے اور غلام کے مالک نے کسی شخص کو مصالحت کے لیے وکیل بنایا۔ اس نے جس رقم پر مصالحت کی وہ حر اور غلام کے مالک پر نصف نصف واجب ہوگی۔[9] (عالمگیری ص ۲۰ ج۶، ہدایہ ص ۵۷۱ ج۴)

---

1 ......"الفتاوی الخانیہ"، کتاب الجنایات، باب الشهادة علی الجنایة ج ۲، ص ۳۹۵.

2 ......المرجع السابق، ص ۳۹۶.

3 ......یعنی معاف کرنے کا۔

4 ......یعنی قتل سے کم جسمانی نقصان میں مثلاً ہاتھ پاؤں توڑنا وغیرہ۔

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، فصل فیما یوجب القود ومالا یوجبه، ج ۱۰، ص ۱۷۴، ۱۷۵.

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب السادس فی الصلح والعفو...إلخ، ج ۶، ص ۲۰.

7 ......المرجع السابق.

8 ......آزاد یعنی جو غلام نہ ہو۔

9 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب السادس فی الصلح والعفو...إلخ، ج ۶، ص ۲۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸۱ قتل خطاء میں دیت کی کسی خاص قسم پر قضائے قاضی ہوچکی یا فریقین راضی ہوچکے تو اس کے بعد اسی نوع کی زیادہ مقدار پر صلح کرنا جائز نہیں ہے اور کم پر جائز ہے صلح نقد اور ادھار دونوں طرح جائز ہے اور اگر کسی دوسری قسم کے مال پر صلح کرنا چاہیں تو زیادہ پر بھی صلح جائز ہے لیکن اگر قاضی نے دراہم پر فیصلہ کیا اور انھوں نے اس سے زیادہ قیمت کے دنانیر [1] پر صلح کی تو نقد جائز ہے اور ادھار ناجائز ہے اور اگر کسی غیر معین جانور پر صلح کی تو ناجائز ہے اور معین پر جائز ہے۔ اگرچہ مجلس میں قبضہ نہ کیا جائے۔ اور اگر ان دراہم سے کم مالیت کے دنانیر پر صلح کی تو ادھار ناجائز ہے اور نقد جائز ہے۔ اسی طرح اگر قاضی کا فیصلہ دراہم پر تھا اور انھوں نے غیر معین سامان پر صلح کی تو ناجائز ہے اور معین پر جائز ہے، مجلس میں قبضہ کریں یا نہ کریں۔ [2] (عالمگیری ص۲۰ ج۶، بحرالرائق ص۳۱۸ ج۸)

مسئلہ ۱۸۲ قضاء قاضی اور فریقین کی دیت معین پر رضامندی سے پہلے اگر فریقین ان اموال پر صلح کرنا چاہیں جو دیت میں لازم ہوتے ہیں تو دیت کی مقدار سے زائد پر صلح ناجائز ہے اگرچہ نقد پر ہو اور کم پر نقد و ادھار دونوں طرح جائز ہے اور اگر دیت کے مقررہ اموال کے علاوہ کسی دوسری چیز پر صلح کرنا چاہیں تو ادھار ناجائز ہے اور نقد جائز ہے۔ [3] (عالمگیری از محیط ص۲۰ ج۶)

مسئلہ ۱۸۳ کسی شخص نے عمداً قتل کیا اور مقتول کے دو ولی ہیں۔ ایک ولی نے کل خون کے بدلے میں پچاس ہزار (۵۰،۰۰۰) پر صلح کرلی تو اس کو پچیس ہزار (۲۵،۰۰۰) ملیں گے اور دوسرے کو نصف دیت ملے گی۔ [4] (عالمگیری ص۲۰ جلد۶)

مسئلہ ۱۸۴ مقتول کے ورثاء میں سے مرد، عورت، ماں، دادی وغیرہ کسی ایک نے قصاص معاف کردیا یا بیوی کا قصاص شوہر نے معاف کردیا تو قاتل سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ [5] (عالمگیری ص۲۰ جلد۶)

مسئلہ ۱۸۵ اگر ورثاء میں سے کسی نے قصاص کے اپنے حق کے بدلے میں مال پر صلح کرلی یا معاف کردیا تو باقی ورثاء کے قصاص کا حق ساقط ہوجائے گا اور دیت سے اپنا حصہ پائیں گے اور معاف کرنے والے کو کچھ نہیں ملے گا۔ [6] (عالمگیری ص۲۱ ج۶)

مسئلہ ۱۸۶ قصاص کے دو مستحق اشخاص میں سے ایک نے معاف کردیا تو دوسرے کو نصف دیت تین سال میں قاتل کے مال سے ملے گی۔ [7] (عالمگیری از کافی ص۲۱ ج۶)

---

❶ ......سونے کے سکے۔

❷ ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السادس في الصلح والعفو...إلخ، ج٦، ص٢٠.

❸ ......المرجع السابق. ❹ ......المرجع السابق. ❺ ......المرجع السابق، ص٢٠، ٢١.

❻ ......المرجع السابق، ص ٢١. ❼ ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸۷ دو اولیاء میں سے ایک نے قصاص معاف کر دیا دوسرے نے یہ جانتے ہوئے کہ اب قاتل کو قتل کرنا حرام ہے، قتل کر دیا تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ اور اس کو اصل قاتل کے مال سے نصف دیت ملے گی اور اگر حرمت قتل کا علم نہ تھا تو اس پر اپنے مال میں اصل قاتل کے لئے دیت ہے۔ دوسرے ولی کے معاف کرنے کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔[1] (ہندیہ از محیط ص ۲۱ ج ۶)

مسئلہ ۱۸۸ کسی نے دو اشخاص کو قتل کر دیا اور ان دونوں کا ولی ایک شخص ہے اس نے ایک مقتول کا قصاص معاف کر دیا تو اسے دوسرے مقتول کے قصاص میں قتل کرنے کا حق نہیں ہے۔[2] (عالمگیری ص ۲۱ جلد ۶ از جوہرۂ نیرہ)

مسئلہ ۱۸۹ دو قاتلوں میں سے ولی نے ایک کو معاف کر دیا تو دوسرے سے قصاص لیا جائے گا۔[3] (عالمگیری از محیط ص ۲۱ جلد ۶، قاضی خان ص ۳۹۰ جلد ۴)

مسئلہ ۱۹۰ کسی نے دو اشخاص کو قتل کر دیا ایک مقتول کے ولی نے قاتل کو معاف کر دیا تو دوسرے مقتول کا ولی اس کو قصاص میں قتل کر سکتا ہے۔[4] (عالمگیری از سراج الوہاج ص ۲۱ جلد ۶، قاضی خان ص ۳۹۰ ج ۴)

مسئلہ ۱۹۱ مجروح کی موت سے قبل ولی نے معاف کر دیا تو استحساناً جائز ہے۔[5] (عالمگیری، ص ۲۱ جلد ۶ از محیط)

مسئلہ ۱۹۲ کسی نے کسی کو قصداً قتل کر دیا اور ولی مقتول کے لئے قاضی نے قصاص کا فیصلہ کر دیا اور ولی نے کسی شخص کو اس کے قتل کا حکم دیا۔ پھر کسی شخص نے ولی سے معافی کی درخواست کی اور ولی نے قاتل کو معاف کر دیا مامور کو اس معافی کا علم نہیں ہوا اور اس نے قتل کر دیا تو مامور پر دیت لازم ہے اور وہ ولی سے یہ دیت وصول کر لے گا۔[6] (عالمگیری از ظہیریہ ص ۲۱ ج ۶)

مسئلہ ۱۹۳ ولی یا وصی کو نابالغ مقتول کے خون کو معاف کرنے کا حق نہیں۔[7] (عالمگیری از محیط سرخسی ص ۲۱ جلد ۶، قاضی خان ص ۳۹۰ ج ۴)

مسئلہ ۱۹۴ کسی نے کسی کے بھائی کو عمداً قتل کر دیا اور مقتول کے بھائی نے گواہ پیش کئے کہ اس کے سوا مقتول کا کوئی اور وارث نہیں ہے اور قاتل نے گواہ پیش کئے کہ مقتول کا بیٹا زندہ ہے تو ابھی فیصلہ ملتوی رہے گا۔ اگر قاتل نے گواہ پیش کئے کہ مقتول کے بیٹے نے دیت پر صلح کر کے قبضہ بھی کر لیا ہے یا اس نے معاف کر دیا ہے تو قاتل کے گواہوں کی شہادت قبول ہوگی۔ اس کے بعد بیٹا اگر اس کا انکار کرے تو قاتل کو بیٹے کے مقابلے میں دوبارہ گواہ پیش کرنے ہوں گے اور بھائی کے مقابلے میں جو شہادت پیش کی تھی کافی نہیں ہوگی۔[8] (قاضی خان ص ۳۹۷ جلد ۴، عالمگیری ص ۲۱ جلد ۶)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السادس فى الصلح والعفو...إلخ، ج٦، ص ٢١.
2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق. 4 ...... المرجع السابق. 5 ...... المرجع السابق.
6 ...... المرجع السابق. 7 ...... المرجع السابق. 8 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۹۵ مقتول کے دو بھائی ہیں اور قاتل نے گواہ پیش کئے کہ ایک غائب بھائی نے مال پر مجھ سے صلح کر لی ہے تو یہ شہادت قبول کر لی جائے گی پھر اگر اس غائب بھائی نے آ کر صلح کا انکار کیا تو دوبارہ گواہ پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس صورت میں حاضر بھائی کو نصف دیت مل جائے گی اور غائب کو کچھ نہیں ملے گا۔[1] (قاضی خان ص ۳۹۸ جلد۴، ہندیہ ص ۲۱ جلد ۶)

مسئلہ ۱۹۶ مقتول کے دو اولیاء میں سے ایک غائب ہے اور قاتل نے گواہ پیش کئے کہ غائب نے معاف کر دیا ہے تو یہ شہادت قبول کر لی جائے گی اور غائب کے حق میں معافی مان لی جائے گی اور اس عفو کے فیصلے کے بعد غائب کے آنے پر دوبارہ شہادت کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر قاتل غائب کی معافی کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کے پاس گواہ نہیں ہیں لیکن چاہتا ہے کہ حاضر کو قسم دی جائے تو یہ فیصلہ غائب کے آنے تک ملتوی رکھا جائے گا۔ پھر اگر غائب نے آ کر معافی کا انکار کیا اور قسم کھائی تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔[2] (عالمگیری ص ۲۱ جلد ۶، مبسوط ص ۱۶۲ جلد ۲۶)

مسئلہ ۱۹۷ قاتل کہتا ہے کہ ولی غائب کے معاف کرنے کے گواہ میرے پاس ہیں تو قاضی گواہوں کو پیش کرنے کے لیے اپنی صوابدید کے مطابق مہلت دے دے اور ابھی فیصلہ نہ کرے۔ مقررہ مدت گزرنے کے بعد یا ابتداء مقدمہ ہی میں قاتل نے گواہوں کے غائب ہونے کی بات کہی تو استحساناً اب بھی فیصلہ ملتوی رکھے۔ ہاں اگر قاضی کا گمان غالب یہ ہو کہ قاتل جھوٹا ہے اس کے پاس گواہ نہیں ہیں تو قصاص کا حکم دے سکتا ہے۔[3] (ہندیہ ص ۲۱ جلد ۶، مبسوط ص ۱۶۲ جلد ۲۶)

مسئلہ ۱۹۸ دو اولیاء میں سے ایک نے دوسرے کے عفو کی شہادت پیش کی تو اس کی پانچ صورتیں ہوں گی۔

۱۔ قاتل اور دوسرا ولی اس کی تصدیق کریں۔

۲۔ دونوں اس کی تکذیب کریں۔[4]

۳۔ ولی تکذیب کرے اور قاتل تصدیق کرے۔

۴۔ ولی تصدیق کرے اور قاتل تکذیب کرے۔

۵۔ دونوں سکوت اختیار کریں۔[5]

تو قصاص ہر صورت میں معاف ہو جائے گا۔ لیکن دیت میں سے عفو کی گواہی دینے والے کو نصف دیت ملے گی۔ اگر عفو پر تینوں متفق تھے اور اگر قاتل اور ولی آخر نے اس کی تکذیب کی تھی تو اس کو کچھ نہیں ملے گا اور سکوت کرنے کی صورت میں ولی

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السادس فی الصلح والعفو...إلخ، ج٦، ص ٢١.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

4 ......یعنی اس کو جھٹلائیں۔

5 ......یعنی خاموش رہیں۔

www.dawateislami.net

آخر کو نصف دیت ملے گی اور اگر ولی آخر نے اس کی تکذیب کی تھی اور قاتل نے تصدیق کی تھی تو ہر ایک ولی کو نصف نصف دیت ملے گی۔ اور اگر قاتل نے شہادت دینے والے ولی کی تکذیب کی اور ولی آخر نے تصدیق کی تو ولی اول کو نصف دیت ملے گی اور ولی آخر کو کچھ نہیں ملے گا۔[1] (مبسوط ص ۱۵۵ جلد ۲۶، عالمگیری ص ۲۱ ج ۶)

مسئلہ ۱۹۹ اگر دو اولیاء میں سے ہر ایک دوسرے کے معاف کرنے کی گواہی دیتا ہے تو دونوں کی گواہی بیک وقت ہے یا اوقات مختلفہ میں۔ اگر دونوں نے بیک وقت گواہی دی تو دونوں کا حق باطل ہوجائے گا۔ قاتل ان کی تکذیب کرے یا بیک وقت تصدیق کرے۔ اور اگر قاتل نے مختلف اوقات میں دونوں کی تصدیق کی تو دونوں کو نصف نصف دیت ملے گی۔ اور اگر قاتل نے ایک کی تصدیق کی اور ایک کی تکذیب کی تو جس کی تصدیق ہے اس کو نصف دیت ملے گی۔ اور اگر دونوں نے مختلف اوقات میں شہادت دی تھی اور قاتل نے دونوں کی تکذیب کی تو بعد کے شہادت دینے والے کے لیے نصف دیت ہے اور پہلے شہادت دینے والے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ اسی طرح اگر قاتل نے دونوں کی بیک وقت تصدیق کی تب بھی پہلے گواہی دینے والے کو کچھ نہیں ملے گا۔ اور بعد میں گواہی دینے والے کو نصف دیت ملے گی۔ اور اگر قاتل نے مختلف اوقات میں دونوں کی تصدیق کی تو دونوں کو نصف نصف دیت ملے گی اور اگر قاتل نے پہلے گواہی دینے والے کی تصدیق کی اور دوسرے کی تکذیب، جب بھی دونوں کے لیے پوری دیت کا ضامن ہوگا، اور اگر بعد کے شہادت دینے والے کی تصدیق کی اور پہلے والے کی تکذیب تو بعد والے کو نصف دیت ملے گی اور پہلے کو کچھ نہیں ملے گا۔[2] (عالمگیری از محیط ص ۲۲ جلد ۶)

مسئلہ ۲۰۰ مقتول کے تین ولی ہیں۔ ان میں سے دو نے گواہی دی کہ تیسرے نے معاف کردیا ہے تو اس کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) قاتل اور تیسرا ولی ان دونوں کی تصدیق کریں تو تیسرے کا حق باطل ہوجائے گا اور دونوں گواہی دینے والوں کا حق قصاص سے مال کی طرف منتقل ہوجائے گا۔

(۲) اور اگر قاتل اور تیسرا وہ دونوں گواہی دینے والوں کی تکذیب کریں تو گواہی دینے والوں کا حق باطل ہوجائے گا اور تیسرے کا حق قصاص سے مال کی طرف منتقل ہوجائے گا۔

(۳) اور اگر صرف تیسرے ولی نے دونوں گواہی دینے والوں کی تصدیق کی تو قاتل دونوں گواہی دینے والوں کے لیے ایک تہائی دیت کا ضامن ہوگا۔

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب السادس فی الصلح والعفو...إلخ، ج ٦، ص ٢١.

2 ......المرجع السابق، ص ٢١، ٢٢.

www.dawateislami.net

(۴) اور اگر صرف قاتل نے دونوں گواہی دینے والوں کی تصدیق کی تو تینوں اولیاء کو ایک ایک تہائی دیت ملے گی۔[1] (عالمگیری از محیط ص۲۲ ج۶، تبیین الحقائق ص۱۲۲ ج۶، بحرالرائق ص۳۲۱ ج۸)

مسئلہ ۲۰۱ مقتولِ خطا کے وارثوں میں سے دو نے گواہی دی کہ بعض وارثوں نے اپنا حصہ دیت معاف کر دیا ہے اگر یہ گواہی دینے سے پہلے اپنے حصہ پر انھوں نے قبضہ نہیں کیا ہے تو یہ گواہی قبول کر لی جائے گی۔[2] (عالمگیری ص۲۲ ج۶)

مسئلہ ۲۰۲ بہت سے لوگ جمع ہو کر ایک باؤلے[3] کتے کو تیر مار رہے تھے کہ ایک تیر غلطی سے کسی بچے کو لگ گیا اور وہ مر گیا، لوگوں نے گواہی دی کہ یہ تیر فلاں شخص کا ہے لیکن یہ گواہی نہیں دیتے کہ فلاں شخص نے یہ تیر مارا ہے بچہ کے باپ نے اس تیر والے سے صلح کر لی تو اگر یہ جانتے ہوئے صلح کی ہے کہ اسی کا پھینکا ہوا تیر بچے کو لگ کر اس کی موت کا سبب بنا ہے تو یہ صلح جائز ہے اور اگر تیر کی شناخت کے سوا اور کوئی دلیل نہ ہو تو صلح باطل ہے اگر تیر انداز کا علم تو ہے مگر تیر لگنے کے بعد باپ نے بڑھ کر بچہ کو طمانچہ مارا اور بچہ گر کر مر گیا۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ موت کا سبب تیر ہوا یا طمانچہ، تو اس صورت میں اگر دوسرے ورثا مقتول کی اجازت سے باپ نے صلح کی تو یہ صلح جائز ہے اور صلح کا مال سب ورثاء میں تقسیم ہوگا اور باپ کو کچھ نہیں ملے گا۔ اور اگر ورثاء کی اجازت کے بغیر صلح کی ہے تو یہ صلح باطل ہے۔[4] (عالمگیری ص۲۲ ج۶، بحرالرائق ص۲۱۸ ج۸)

مسئلہ ۲۰۳ کسی نے کسی کے سر پر خطاءً دو گہرے زخم لگائے۔ زخمی نے ایک زخم اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کو معاف کر دیا اس کے بعد زخمی مر گیا تو اگر جرم کا ثبوت اقرار مجرم سے ہوا تھا تو یہ عفو باطل ہے اور مجرم کے مال میں دیت لازم ہوگی۔ اور اگر جرم کا ثبوت گواہی سے ہوا تھا تو یہ عفو عاقلہ کے حق میں وصیت مانا جائے گا اور نصف دیت عاقلہ پر معاف ہو جائے گی اگر مقتول کے کل ترکہ کے تہائی سے زیادہ نہ ہو اور اگر یہ دونوں زخم قصداً لگائے ہوں اور صورت یہی ہو تو مجرم پر کچھ لازم نہیں ہوگا نہ قصاص نہ دیت۔[5] (عالمگیری ص۲۳ ج۶)

مسئلہ ۲۰۴ اگر کسی نے کسی کا سر قصداً پھاڑ دیا۔ مجروح نے[6] مجرم کو زخم اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات سے معاف کر دیا۔ اس کے بعد مجرم نے عمداً[7] ایک اور زخم لگا دیا۔ زخمی نے اس کو معاف نہیں کیا اور مر گیا تو قصاص نہیں لیا جائے گا۔

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السادس فی الصلح والعفو...إلخ، ج٦، ص٢٢.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... پاگل۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السادس فی الصلح والعفو...إلخ، ج٦، ص٢٢.

5 ...... المرجع السابق، ص٢٣.

6 ...... یعنی زخمی نے۔ 7 ...... یعنی جان بوجھ کر، ارادۃً۔

www.dawateislami.net

لیکن پوری دیت ۳ سال میں لی جائے گی۔[1] (عالمگیری ص ۲۳ ج ۶)

مسئلہ ۲۰۵ کسی نے کسی کو قصداً گہرا زخم لگایا۔ پھر مجروح سے زخم اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات سے معین مال پر صلح کر لی اور مجروح نے مال پر قبضہ بھی کر لیا اس کے بعد کسی دوسرے شخص نے اس مجروح کو گہرا زخم قصداً لگایا۔ مجروح دونوں زخموں کی وجہ سے مر گیا تو دوسرے جارح[2] سے قصاص لیا جائے گا اور پہلے پر کچھ لازم نہیں ہے اور اگر مجروح نے دونوں زخم کھانے کے بعد مجرم اول سے صلح کی تب بھی یہی حکم ہے۔[3] (عالمگیری ص ۲۳ ج ۶)

مسئلہ ۲۰۶ کسی نے کسی کو قصداً گہرا زخم لگایا پھر زخم اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کے بدلہ میں دس ہزار ۱۰،۰۰۰ درہم پر صلح کر کے مجروح کو ادا بھی کر دیے۔ پھر کسی دوسرے شخص نے اسی مجروح کو خطاً زخمی کر دیا اور مجروح دونوں زخموں سے مر گیا تو دوسرے جارح کے عاقلہ پر نصف دیت لازم ہوگی۔ اور پہلا جارح مقتول کے مال میں سے پانچ ہزار درہم واپس لے لے گا۔[4] (عالمگیری ص ۲۳ ج ۶)

مسئلہ ۲۰۷ کسی نے بچے کا دانت اکھیڑ دیا یا کسی عورت کا سر مونڈ دیا اس کے بعد مجرم نے بچہ کے باپ سے یا اس عورت سے مال پر صلح کر لی۔ اس کے بعد عورت کے سر پر بال نکل آئے یا بچہ کا دانت نکل آیا تو اس مال کا واپس کر دینا لازمی ہے اور یہی صورت اس صورت میں بھی ہے جب کسی کا ہاتھ توڑ دیا ہو اور اس سے مال پر صلح کر لی ہو اور اس کے بعد پلاسٹر کر دیا گیا ہو اور ہڈی جڑ گئی ہو۔ پھر اگر ہاتھ ٹوٹنے والا یہ کہے کہ میرا ہاتھ پہلے سے کمزور ہو گیا ہے اور جیسا تھا ویسا نہیں ہوا تو کسی ماہر فن سے تحقیقات کرائی جائے گی۔[5] (بحرالرائق ص ۳۱۸ ج ۸)

مسئلہ ۲۰۸ قصاص کا حق ہر اس وارث کو ہے جس کا حصۂ میراث قرآن میں معین کر دیا گیا ہے۔ اور دیت کا بھی یہی حکم ہے۔[6] (قاضی خان ص ۳۹۰ ج ۴)

مسئلہ ۲۰۹ اگر سب ورثاء بالغ ہوں تو سب کی موجودگی میں قصاص لیا جائے گا۔ صرف بعض کو قصاص لینے کا حق

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السادس فی الصلح والعفو...إلخ، ج٦، ص٢٣.

2 ......زخمی کرنے والا۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السادس فی الصلح والعفو...إلخ، ج٦، ص٢٣.

4 ......المرجع السابق.

5 ......تكملة "البحرالرائق"، كتاب الجنايات، باب القصاص فيما دون النفس، ج٩، ص٦٠.

6 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الجنايات، فصل فيمن يستوفی فی القصاص، ج٢، ص٣٩٠.

www.dawateislami.net

نہیں ہے۔اور اگر بعض ورثاء بالغ ہیں اور بعض نابالغ ہیں تو بالغ ورثاء ابھی قصاص لے لیں گے اور نابالغوں کے بلوغ کا انتظار نہیں کریں گے۔ [1] (قاضی خان ص ۳۹۰ جلد ۴)

مسئلہ ۲۱۰ مقتول فی العمد کے بعض ورثاء نے قاتل کو معاف کر دیا پھر باقی ورثاء نے یہ جانتے ہوئے قاتل کو قتل کر دیا کہ بعض کے معاف کر دینے سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے تو ان سے قصاص لیا جائے گا اور اگر یہ حکم ان کو معلوم نہیں اور قاتل کو قتل کر دیا اگرچہ بعض کے معاف کر دینے کو جانتے ہوں تو ان سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ [2] (قاضی خان ص ۳۸۹ جلد ۴)

باب اعتبار حالۃ القتل

مسئلہ ۲۱۱ قتل میں آلہ قتل کے استعمال کرنے کے وقت کی حالت معتبر ہے۔ [3] (بحرالرائق ص ۳۲۶ ج ۸، تبیین ص ۱۳۴ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۳ ج ۵)

مسئلہ ۲۱۲ کسی شخص نے مسلمان کو تیر مارا قبل اس کے کہ تیر اسے لگے معاذاللہ وہ مرتد ہو گیا اس کے بعد تیر لگا اور وہ مر گیا تو مقتول کے ورثاء کے لیے تیر مارنے والے پر دیت واجب ہے اور اگر مرتد کو تیر مارا اور تیر لگنے سے پہلے وہ مسلمان ہو گیا اور پھر تیر لگنے سے مر گیا تو تیر مارنے والے پر کچھ تاوان نہیں ہے۔ [4] (عالمگیری ص ۲۳ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۲۴ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۳ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۲۶ ج ۸، فتح القدیر و عنایہ ص ۲۹۲ ج ۸)

مسئلہ ۲۱۳ کسی شخص نے غلام کو تیر مارا تیر لگنے سے قبل اس کے مولا نے اسے آزاد کر دیا تو تیر مارنے والے پر غلام کی قیمت لازم ہو گی۔ [5] (عالمگیری ص ۲۳ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۲۴ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۳ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۲۶ ج ۸، فتح القدیر و عنایہ ص ۲۹۲ ج ۸)

مسئلہ ۲۱۴ اگر کسی نے کسی قاتل کو قصاص معاف کر دینے کے بعد قتل کر دیا تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ [6] (بدائع صنائع ص ۲۴۷ ج ۷)

---

1 ......"الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الجنایات، فصل فیمن یستوفی فی القصاص، ج۲، ص۳۹۰.

2 ......"الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الجنایات، فصل فی المستوفی فی القصاص، ج۲، ص۳۸۹.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب الشھادۃ فی القتل وإعتبار حالتہ، ج۱۰، ص۲۲٤.

4 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الجنایات، الباب السابع فی اعتبار حالۃ القتل، ج۶، ص ۲۳.

5 ......المرجع السابق.

6 ......"بدائع الصنائع"، کتاب الجنایات، فصل وأما بیان مایسقط القصاص...إلخ، ج۶، ص۲۹۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۱۵ کسی کافر نے شکار کو تیر مارا اور شکار کو تیر لگنے سے پہلے وہ مسلمان ہوگیا تو وہ گوشت حرام ہے اور اگر مسلمان نے مارا اور معاذ اللّٰہ لگنے سے پہلے وہ مرتد ہوگیا تو وہ گوشت حلال ہے۔[1] (بحر الرائق ص ۳۲۶ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۲۵ جلد ۶، فتح القدیر ص ۳۰۰ جلد ۸، عالمگیری ص ۲۳ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۳ جلد ۵)

مسئلہ ۲۱۶ حکومت عدل یعنی انصاف کے ساتھ تاوان لینے کا طریقہ یہ ہے کہ اس شخص کو غلام فرض کر کے یہ اندازہ کیا جائے کہ جنایت کے اثر کی وجہ سے اس کی قیمت میں کس قدر کمی آ گئی۔ یہ کمی حکومت عدل کہلائے گی۔ مثلاً غلام کی قیمت کا دسواں حصہ کم ہوگیا تو وہاں دیت کا دسواں حصہ لازم ہوگا۔ یا قیمت نصف رہ گئی تو نصف دیت لازم ہوگی۔[2] (قاضی خان ص ۳۸۵ جلد ۴، شامی ص ۴۹۴ جلد ۵)

مسئلہ ۲۱۷ یا ان زخموں میں سے جن میں شارع نے اَرش معین کیا ہے کسی قریب ترین جگہ کے زخم کے ساتھ اس زخم کا مقابلہ دو ماہر عادل جراحوں[3] سے کرا کے یہ معلوم کیا جائے گا کہ اس زخم کو اس زخم سے کیا نسبت ہے؟ اور قاضی ان کے قول کے مطابق اس زخم سے اس زخم کو جو نسبت ہو اسی نسبت سے اَرش کا حصہ متعین کر دے۔ مثلاً یہ زخم اس زخم کا نصف ہے تو نصف اور ربع ہے تو ربع اَرش۔[4] (بدائع صنائع ص ۳۲۴ ج ۷)

مسئلہ ۲۱۸ حکومت عدل جنایات مادون النفس میں سے جن میں قصاص نہیں اور شارع نے کوئی اَرش بھی معین نہیں کیا ہے ان میں جو تاوان لازم آتا ہے اس کو حکومت عدل کہتے ہیں۔[5] (بدائع صنائع ص ۳۲۳ جلد ۷، شامی ص ۵۱۱ جلد ۵)

کتاب الدّیات

مسئلہ ۲۱۹ دیت اس مال کو کہتے ہیں جو نفس کے بدلے میں لازم ہوتا ہے۔ اور اَرش اس مال کو کہتے ہیں جو مادون النفس میں[6] لازم ہوتا ہے۔ اور کبھی ارش اور دیت کو بطور مترادف بھی بولتے ہیں۔[7] (عالمگیری ص ۲۴ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۴ ج ۵)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب السابع فی إعتبار حالة القتل، ج ٦، ص ٢٣.

2 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، ج ٢، ص ٣٨٥.

3 ......طبیبوں، سرجنوں، ڈاکٹروں۔

4 ......"بدائع الصنائع"، کتاب الجنایات، فصل وأما الذی یجب فیه أرش...إلخ، ج ٦، ص ٤١٣.

5 ......المرجع السابق، ص ٤١٢.

6 ......یعنی قتل سے کم جسمانی نقصان میں مثلاً ہاتھ پاؤں وغیرہ توڑنا۔

7 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثامن فی الدّیات، ج ٦، ص ٢٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۲۰ قطع وقتل کی چار صورتوں میں دیت واجب ہوتی ہے۔① قتل خطا ② شبہ عمد ③ قتل بالسبب ④ قائم مقام خطا۔ان سب صورتوں میں دیت عصبات پر واجب ہوتی ہے۔سوائے اس صورت میں کہ باپ اپنے بیٹے کو قتل کردے تو اس کو اپنے مال میں دیت واجب ہوگی اور ہر اس قتل وقطع عمد میں جس میں کسی شبہ کی وجہ سے قصاص ساقط ہوجائے مجرم کے اپنے مال میں دیت واجب ہوگی اور جنایت عمد کی صلح کا مال بھی مجرم کے مال سے ادا کیا جائے گا ۔ [1] (ہندیہ ص۲۴ ج۶، قاضی خان ص۳۹۲ ج۴)

مسئلہ ۲۲۱ دیت صرف تین قسم کے مالوں سے ادا کی جائے گی۔① اونٹ ایک سو ② دینار ایک ہزار ③ دراہم دس ہزار۔قاتل کو اختیار ہے کہ ان تینوں میں سے جو چاہے ادا کرے۔ [2] (عالمگیری از محیط ص۲۴ ج۶)

مسئلہ ۲۲۲ اونٹ سب ایک عمر کے واجب نہیں ہوں گے بلکہ مختلف العمر لازم آئیں گے۔جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔خطاً قتل کی صورت میں پانچ قسم کے اونٹ دیئے جائیں گے۔بیس بنت مخاض یعنی اونٹ کا وہ مادہ بچہ جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور بیس ابن مخاض یعنی اونٹ کے وہ نر بچے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں [3] اور بیس بنت لبون یعنی اونٹ کا وہ مادہ بچہ جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور بیس حقے یعنی اونٹ کے وہ بچے جو عمر کے چوتھے سال میں داخل ہو چکے ہوں اور بیس جذعہ یعنی وہ اونٹنی جو پانچویں سال میں داخل ہو چکی ہے اور شبہ عمد میں، پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقے اور پچیس جذعے صرف یہ چار قسمیں دی جائیں گی۔ [4] (عالمگیری ص۲۴ ج۶، درمختار وشامی ص۵۰۴ ج۵)

مسئلہ ۲۲۳ مسلم، ذمی، مستامن سب کی دیت ایک برابر ہے اور ''عورت کی دیتِ نفس، مادون النفس میں مرد کی دیت کی نصف دی جائے گی'' اور وہ جنایات جن میں کوئی دیت معین نہیں ہے بلکہ انصاف کے ساتھ تاوان دلایا جاتا ہے ان میں مرد وعورت کا تاوان برابر ہوگا۔ [5] (شامی ص۵۰۵ جلد۵، عالمگیری ص۲۴ جلد۶)

مسئلہ ۲۲۴ خنثیٰ کا ہاتھ عمداً کاٹنے والے سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔اگرچہ قاطع عورت ہو اور خنثیٰ سے بھی قصاص نہیں لیا جائے گا اور اگر اس کو کسی نے خطاً قتل کردیا، یا ہاتھ پیر کاٹ دیئے تو عورت کی دیت یعنی مرد کی نصف دیت دے دی

---

1 ......''الفتاوی الهندیة''، کتاب الجنایات، الباب الثامن في الدّیات، ج٦، ص ٢٤ .

2 ......المرجع السابق.

3 ......بہارشریعت میں اس مقام پر ''بیس ابن لبون یعنی اونٹ کے وہ نر بچے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں'' لکھا ہوا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اصل کتب میں عبارت اس طرح ہے بیس ابن مخاض یعنی اونٹ کے وہ نر بچے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں''، اسی وجہ سے ہم نے متن میں تصحیح کردی ہے۔...علمیه

4 ......''الفتاوی الهندیة''، کتاب الجنایات، الباب الثامن في الدّیات، ج٦، ص ٢٤ .
و''ردالمحتار''، کتاب الدّیات، ج١٠، ص٢٣٦ .

5 ......''الفتاوی الهندیة''، کتاب الجنایات، الباب الثامن في الدّیات، ج ٦، ص ٢٤ .

www.dawateislami.net

جائے گی، جب آثار رجولیت ظاہر ہوں گے [1] تو بقیہ نصف بھی اس کو دے دی جائے گی۔ [2] (شامی از الاشباہ والنظائر ص۵۰۵ جلد۵)

مسئلہ ۲۲۵ مقتول کی دیت کے مستحقین میں ایک نابالغ بچہ اور ایک بالغ شخص ہے جو آپس میں باپ بیٹے ہیں تو باپ کل دیت پر قبضہ کرلے گا اور اگر وہ آپس میں بھائی بھائی یا چچا بھتیجے ہیں اور بالغ نابالغ کا ولی نہیں ہے تو بالغ صرف اپنے حصے پر قبضہ کرے گا، نابالغ کے حصے پر نہیں۔ [3] (عالمگیری ص۲۴ ج۶)

مسئلہ ۲۲۶ اگر کوئی کسی کا سر بالجبر مونڈ دے تو ایک سال تک انتظار کیا جائے گا، اگر ایک سال میں سر پر بال اُگ آئیں تو حالق پر [4] کچھ تاوان نہیں ہے۔ ورنہ پوری دیت واجب ہوگی۔ اس میں مرد، عورت، صغیر و کبیر سب کا حکم یکساں ہے اور اگر جس کا سر مونڈا گیا تھا، وہ سال گزرنے سے پہلے مرگیا اور اس وقت تک اس کے سر پر بال نہیں اگے تھے تو حالق کے ذمے کچھ نہیں ہے۔ [5] (عالمگیری ص۲۴ ج۶، بحر الرائق ص۳۳۱ ج۸، عنایہ وہدایہ ص۳۰۹ ج۸)

مسئلہ ۲۲۷ اگر کسی نے کسی کی دونوں بھنوؤں کو اس طرح اکھیڑا یا مونڈا کہ آئندہ بال اُگنے کی امید نہ رہی تو پوری دیت لازم ہوگی اور ایک میں نصف دیت۔ [6] (ہدایہ وعنایہ ص۳۰۹ جلد۸، درمختار و شامی ص۵۰۷ جلد۵، عالمگیری ص۲۴ جلد ۶، تبیین الحقائق ص۱۲۹ جلد۶)

مسئلہ ۲۲۸ چاروں پپوٹوں سے پلک اس طرح اکھیڑ دیئے جائیں کہ آئندہ بال نہ جمیں تو پوری دیت واجب ہے۔ دو پلکوں میں نصف دیت اور ایک پلک میں ربع دیت واجب ہے۔ [7] (درمختار و شامی ص۵۰۸ جلد۵، بحر الرائق ص۳۳۱ ج۸، عالمگیری ص۲۴ جلد۶، ہدایہ وعنایہ ص۳۱۰ جلد۸، تبیین الحقائق ص۱۲۹ ج۶)

مسئلہ ۲۲۹ اگر کسی مرد کی پوری داڑھی اس طرح مونڈ دی کہ ایک سال تک بال نہ اُگے تو پوری دیت واجب ہے اور نصف میں نصف دیت اور نصف سے کم میں انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا اور سال سے پہلے مرگیا تو کچھ تاوان نہیں لیا جائے گا۔ سر اور داڑھی کے مونڈنے میں عمد و خطا میں کوئی فرق نہیں ہے۔ [8] (درمختار و شامی ص۵۰۷ جلد۵، عالمگیری ص۲۴ جلد۶)

---

1 ...... یعنی جب خنثیٰ کا مرد ہونا ظاہر ہو جائے گا۔

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الدّیات، ج۱۰، ص۲۳۷.

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثامن فی الدّیات، ج۶، ص۲٤.

4 ...... یعنی سر مونڈنے والے پر۔

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثامن فی الدّیات، ج۶، ص۲٤.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثامن فی الدّیات، ج۶، ص۲٤.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الدّیات، ج۱۰، ص۲٤۰.

8 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثامن فی الدّیات، ج۶، ص۲٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۳۰: کوسج، یعنی جس کی داڑھی نہ اُگے، اگر اس کی ٹھڈی پر چند بال تھے اور وہ کسی نے مونڈ دیئے تو کچھ لازم نہیں ہے۔ اور اگر ٹھڈی اور رخساروں پر چند متفرق بال ہیں تو ان کے مونڈنے والے پر انصاف کے ساتھ تاوان ہے اور اگر ٹھڈی اور رخساروں پر چھدرے بال ہیں [1] تو پوری دیت ہے۔ کیونکہ یہ کوسج ہی نہیں ہے یہ حکم اس صورت میں ہے کہ مونڈنے کے بعد ایک سال تک بال نہ اُگیں، لیکن اگر سال کے اندر حسبِ سابق بال اُگ آئیں تو کچھ تاوان نہیں ہے، لیکن تنبیہ کے طور پر سزا دی جائے گی اور اگر سال تمام ہونے سے پہلے مر گیا اور اس وقت تک بال نہ اُگے تو کچھ نہیں اور اگر دوبارہ سفید بال اُگے تو اگر سفیدی کی عمر ہے تو کچھ نہیں اور اگر اس عمر سے پہلے سفید نکلے تو آزاد اور غلام دونوں میں انصاف کے ساتھ تاوان واجب ہوگا سر اور داڑھی وغیرہ ہر جگہ کے بالوں میں صرف اس صورت میں تاوان لازم ہوتا ہے کہ ایک سال تک نہ اُگیں ورنہ نہیں، اور سال تمام ہونے سے پہلے مر جانے کی صورت میں کوئی تاوان لازم نہیں آتا ہے۔ [2] (تبیین الحقائق ص ۱۲۹ ج ۶، فتح القدیر و ہدایہ وعنایہ ص ۳۰۹ جلد ۸، شامی و درمختار ص ۵۰۷ جلد ۵، عالمگیری ص ۲۴ جلد ۶)

مسئلہ ۲۳۱: کسی کی داڑھی بالجبر مونڈ دی پھر چھدری اُگی، یعنی کہیں بال اُگے اور کہیں نہیں اُگے تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ [3] (قاضی خان ص ۳۸۵ جلد ۴، عالمگیری ص ۲۴ جلد ۶)

مسئلہ ۲۳۲: اگر مونچھیں اور داڑھی دونوں مونڈ دیں تو صرف ایک دیت واجب ہوگی۔ اور اگر صرف مونچھیں مونڈ یں تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ [4] (شامی ص ۵۰۷ جلد ۵، تبیین الحقائق ص ۱۳۰ جلد ۶)

مسئلہ ۲۳۳: اگر عورت کی داڑھی مونڈ دی تو کچھ نہیں ہے۔ [5] (شامی از جوہرہ نیرہ ص ۵۰۷ جلد ۵)

مسئلہ ۲۳۴: اگر سر مونڈنے والا کہتا ہے کہ جس کا سر میں نے مونڈا ہے وہ چندلا تھا۔ [6] اس لیے چندلی جگہوں پر بال نہیں اُگے ہیں تو جتنی جگہ پر بال ہونے کا اقرار کرتا ہے اس کے بقدر حصہ دیت دے گا اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے کہ داڑھی مونڈنے کے بعد کہے کہ کوسج تھا اور اس کے رخساروں پر بال نہ تھے یا بھنویں اور پلکیں مونڈنے کے بعد کہے کہ بال نہ تھے۔ ان سب صورتوں میں مونڈنے والے کا قول قسم کے ساتھ مان لیا جائے گا اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں

1 ...... یعنی کہیں کہیں بال ہیں۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن في الدّيات، ج ٦، ص ٢٤.
و"الدرالمختار" و"رد المحتار"، كتاب الدّيات، ج ١٠، ص ٢٤٠.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن في الدّيات، ج٦، ص ٢٤.
و"الفتاوى الخانية"، كتاب الجنايات، فصل في يستوفي في القصاص، ج ٢، ص ٣٨٥.

4 ...... "رد المحتار"، كتاب الدّيات، ج ١٠، ص ٢٤٠.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... یعنی کہیں کہیں پیدائشی بال نہ تھے، گنجا تھا۔

www.dawateislami.net

اور اگر گواہ ہیں تو اس کی بات مانی جائے گی۔[1] (عالمگیری ص ۲۵ جلد ۶)

مسئلہ ۲۳۵ اعضاء کی دیت میں قاعدہ یہ ہے کہ اعضاء پانچ قسم کے ہیں۔ ① ایک ایک جیسے ناک، زبان، ذکر ② دو دو جیسے آنکھیں، کان، بھنویں، ہونٹ، ہاتھ، پیر، عورت کے پستان، خصیتین ③ چار ہوں جیسے پپوٹے ④ دس ہوں جیسے ہاتھوں کی انگلیاں، پیروں کی انگلیاں ⑤ دس سے زائد ہوں جیسے دانت۔ اگر جنایت کی وجہ سے حسن صورت یا منفعت عضوی بالکل فوت ہو جائے تو پوری دیت نفس لازم ہوگی۔[2] (تبیین ص ۱۲۹ ج ۶، شامی ص ۵۰۵ ج ۵) اور اگر حسن صوری یا منفعت عضوی پہلے ہی ناقص تھی۔ اس کو ضائع کر دیا جیسے گونگے کی زبان یا خصی یا عنین کا ذکر یا کسی کا شل ہاتھ یا لنگڑے کا پیر یا کسی کی اندھی آنکھ یا کسی کا کالا دانت اکھیڑ دیا تو ان اعضاء میں قصداً جنایت کی صورت میں بھی قصاص نہیں ہے اور خطاً میں دیت بھی نہیں بلکہ حکومت عدل ہے۔[3] (عنایہ ہدایہ ص ۳۰۷ ج ۸، شامی ص ۵۰۶ جلد ۵)

مسئلہ ۲۳۶ اگر قسم اول کا عضو کاٹا تو اس میں پوری دیت ہے اور اگر قسم ثانی کے دونوں عضو کو کاٹا تو پوی دیت ہے اور ایک میں نصف دیت اور اگر تیسری قسم کے چاروں اعضاء کو ضائع کیا تو پوری دیت ہے۔ دو میں نصف دیت اور ایک میں چوتھائی دیت ہے اور اگر چوتھی قسم کے دسوں انگلیوں کو کاٹا تو پوری دیت ہے۔ اور ایک میں دسواں حصہ ہے اور اگر پانچویں قسم یعنی سب دانت توڑ دیئے تو پوری دیت ہے اور ایک میں بیسواں حصہ۔[4] (تبیین الحقائق ص ۱۳۰ ج ۶، شامی ص ۵۰۵ ج ۵، مبسوط ص ۶۸ ج ۲۶)

مسئلہ ۲۳۷ اگر دونوں کان خطاً کاٹ دیئے تو پوری دیت لازم ہوگی۔ ایک میں نصف دیت ہے۔ اور اگر بوچہ بنا دیا[5] تو حکومت عدل ہے۔[6] (عالمگیری ص ۲۵ جلد ۶)

مسئلہ ۲۳۸ اگر کان پر ایسی ضرب لگائی کہ بہرا ہو گیا تو پوری دیت واجب ہوگی۔[7] (تبیین ص ۱۳۱ جلد ۶، عالمگیری ص ۲۵ جلد ۶)

مسئلہ ۲۳۹ خطاءً دونوں آنکھیں پھوڑ دینے کی صورت میں پوری دیت اور ایک میں نصف دیت ہے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے کہ آنکھیں نہ پھوٹیں مگر بینائی جاتی رہے۔[8] (عالمگیری ص ۲۵ ج ۶)

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثامن فی الدّیات، ج ٦، ص ٢٥.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الدّیات، ج ١٠، ص ٢٣٨.

و"تبیین الحقائق"، کتاب الدّیات، فصل فی النفس والمارن...إلخ، ج ٧، ص ٢٧٢

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الدّیات، ج ١٠، ص ٢٣٩.

4 ...... المرجع السابق، ص ٢٣٨.

5 ...... کن کٹا بنا دیا یعنی پورا کان نہیں کاٹا بلکہ تھوڑا کاٹا۔

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثامن فی الدّیات، ج ٦، ص ٢٥.

7 ...... المرجع السابق. 8 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۴۰ کانے کی اچھی آنکھ پھوڑ دینے سے نصف دیت لازم ہوگی۔[1] (عالمگیری ص ۲۵ ج ۶)

مسئلہ ۲۴۱ اگر پپوٹوں کو مع پلکوں کے کاٹ دیا تب بھی ایک ہی دیت ہے۔[2] (تبیین ص ۱۳۱ ج ۶، ہدایہ فتح القدیر وعنایہ ص ۳۱۰ جلد ۸، عالمگیری ص ۲۵ جلد ۶، درمختار وشامی ص ۵۰۸ جلد ۵)

مسئلہ ۲۴۲ اگر ایسے پپوٹے کو کاٹا جس پر بال نہ تھے تو حکومت عدل ہے اور اگر ایک نے پلک کاٹے اور پپوٹے دوسرے نے، تو پپوٹے کاٹنے والے پر پوری دیت ہے اور پلک کاٹنے والے پر حکومت عدل ہے۔[3] (عالمگیری از محیط ص ۲۵ جلد ۶)

مسئلہ ۲۴۳ اگر کسی نے کسی کی پوری ناک کاٹ دی یا ناک کا نرم حصہ کاٹ دیا یا نرم حصے میں سے کچھ کاٹ دیا تو پوری دیت واجب ہے۔[4] (بدائع صنائع ص ۳۰۸ جلد ۷، بحرالرائق ص ۳۲۹ جلد ۸، قاضی خان ص ۳۸۵ جلد ۴، درمختار وشامی ص ۵۰۶ ج ۵، عالمگیری ص ۲۵ جلد ۶)

مسئلہ ۲۴۴ اگر ناک کی نوک کاٹ دی تو اس میں حکومت عدل ہے۔[5] (درمختار ص ۵۰۶ ج ۵)

مسئلہ ۲۴۵ کسی نے کسی کی ناک توڑ دی یا اس پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ ناک سے سانس لینے کے قابل نہیں رہا۔ صرف مونھ سے سانس لے سکتا ہے تو اس میں حکومت عدل ہے۔[6] (عالمگیری ص ۲۵ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۹ ج ۸)

مسئلہ ۲۴۶ کسی کی ناک پر ایسی ضرب لگائی کہ سونگھنے کی قوت ضائع ہوگئی تو پوری دیت واجب ہوگی۔[7] (قدوری ہدایہ ص ۵۸۷ جلد ۴، عالمگیری ص ۲۵ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۹ ج ۸، قاضی خان ص ۳۸۵ ج ۴)

مسئلہ ۲۴۷ کسی نے پہلے ناک کا نرم حصہ کاٹا پھر اچھا ہونے کے بعد پوری ناک کاٹ دی تو نرم حصے کی پوری دیت اور باقی میں حکومت عدل ہے۔ اور اگر اچھے ہونے سے پہلے پوری ناک کاٹ دی تو ایک ہی دیت ہے۔[8] (عالمگیری ص ۲۵ جلد ۶، بحرالرائق ص ۲۲۹ جلد ۸)

مسئلہ ۲۴۸ اگر دونوں ہونٹ کاٹ دیئے تو پوری دیت واجب ہوگی اور ایک میں نصف دیت اور اوپر نیچے کے ہونٹوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔[9] (عالمگیری ص ۲۵ ج ۶، درمختار ص ۵۰۷ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۲۹ ج ۶، بدائع صنائع ص ۳۱۴ ج ۷)

مسئلہ ۲۴۹ بچہ کے کان اور ناک میں بھی پوری دیت ہے۔[10] (عالمگیری ص ۲۵ ج ۶)

مسئلہ ۲۵۰ ہر دانت کے ضائع کرنے پر دیت کا بیسواں حصہ ہے۔ سامنے کے دانتوں، کیلوں اور ڈاڑھوں میں

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن فی الدّيات، ج ٦، ص ٢٥.
2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق.
5 ......"الدرالمختار"، كتاب الدّيات، ج ١٠، ص ٢٣٨.
6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن فی الدّيات، ج ٦، ص ٢٥.
7 ......المرجع السابق. 8 ......المرجع السابق. 9 ......المرجع السابق. 10 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

کوئی فرق نہیں ہے۔[1] (عالمگیری ص ۲۵ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۳۲ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۳۱ ج ۶، مبسوط ص ۷۱ ج ۲۶)

مسئلہ ۲۵۱ کسی نے کسی کا دانت اکھیڑ دیا اس کے بعد دوسرا اس جیسا دانت اُگ آیا تو دیت ساقط ہو جائے گی اور اگر دوسرا دانت کالا اُگا تو دیت ساقط نہیں ہوگی۔[2] (تبیین الحقائق ص ۱۳۷ جلد ۶، عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۰ ج ۸)

مسئلہ ۲۵۲ کسی نے کسی کا دانت اکھیڑ دیا جس کا دانت اکھڑا تھا اس نے اکھڑا ہوا دانت اپنی جگہ پر لگا دیا اور وہ جم گیا تو اگر حسن صوری اور منفعت میں کوئی فرق نہیں آیا تو دیت نہیں ہے ورنہ دانت کی پوری دیت واجب ہے۔[3] (عالمگیری ص ۲۶ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۵۱۵ جلد ۵، تبیین الحقائق ص ۱۳۷ جلد ۶، مجمع الانہر ملتقی الابحر ص ۶۴۷، ج ۶ طحطاوی ص ۲۸۴ جلد ۴)

مسئلہ ۲۵۳ کسی نے کسی کے دانت پر ایسی ضرب لگائی کہ دانت ہل گیا تو ایک سال کی مہلت دی جائے۔ اگر اس مدت میں دانت سرخ، سبز یا سیاہ پڑ گیا اور چبانے کے قابل نہیں رہا تو دانت کی پوری دیت واجب ہوگی اور اگر چبانے کے قابل ہے لیکن رنگ بدل گیا تو سامنے کے دانتوں میں حسن صوری فوت ہو جانے کی وجہ سے دانت کی پوری دیت واجب ہوگی اور ڈاڑھوں اور کیلوں میں نہیں ہے۔ اور اگر چبانے کے قابل ہے لیکن رنگ پیلا پڑ گیا تو دیت واجب نہیں ہوگی۔[4] (عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، قاضی خان ص ۲۸۷ ج ۴، تبیین ص ۱۳۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۰ ج ۸)

مسئلہ ۲۵۴ اگر ضارب[5] کہتا ہے کہ میری ضرب سے رنگ نہیں بدلا بلکہ میری ضرب کے بعد کسی دوسری ضرب سے رنگ بدلا ہے اور مضروب[6] اس کی تکذیب کرتا ہے تو اگر ضارب اپنے قول پر گواہ پیش کر دے تو اس کی بات مان لی جائے گی ورنہ قسم کے ساتھ مضروب کا قول معتبر ہوگا۔[7] (عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۳۷ ج ۶)

زبان کی دیت

مسئلہ ۲۵۵ کسی نے کسی کی پوری زبان کاٹ دی یا اس قدر کاٹ دی کہ کلام پر قادر نہ رہا تو پوری دیت نفس واجب ہے اور اگر بعض حروف کے ادا کرنے پر قادر ہے اور بعض پر نہیں تو یہ دیکھا جائے گا کہ کتنے حروف ادا کر سکتا ہے۔ جتنے حروف ادا کر سکتا ہے اس کے بقدر دیت ساقط ہو جائے گی مثلاً اگر آدھے حروف ہجا ادا کر سکتا ہے تو آدھی دیت ساقط ہو جائے گی۔ اور اگر چوتھائی حروف ادا کر سکتا ہے تو چوتھائی دیت ساقط ہو جائے گی۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔[8] (عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، شامی و درمختار ص ۵۰۶ ج ۵، فتح ص ۳۰۸ ج ۸، بحرالرائق ص ۳۳۰ ج ۸)

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثامن فی الدّیات، ج ٦، ص ٢٥.
2 ......المرجع السابق، ص ٢٥، ٢٦.
3 ......المرجع السابق، ص ٢٦.
4 ......المرجع السابق، ص ٢٦.
5 ......مارنے والا۔
6 ......جس کو مارا۔
7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثامن فی الدّیات، ج ٦، ص ٢٦.
8 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۵۶ اگر زبان کاٹنے والے اور اس شخص میں جس کی زبان کاٹی گئی، یہ اختلاف ہے کہ کلام پر قدرت ہے یانہیں تو خفیہ طریقے سے یہ معلوم کرنا ہوگا کہ وہ کلام کرسکتا ہے یانہیں۔[1] (عالمگیری ص ۲۶، ج ۶، بحرالرائق ص ۳۳۰ جلد ۸)

مسئلہ ۲۵۷ گونگے کی زبان کو کاٹنے کی صورت میں حکومت عدل ہے۔[2] (عالمگیری ص ۲۶ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۳۰ جلد ۸)

مسئلہ ۲۵۸ ایسے بچے کی زبان کاٹ دی جس نے ابھی بولنا نہیں شروع کیا، صرف روتا ہے تو حکومت عدل ہے اور اگر بولنے لگا ہے تو دیت ہے۔[3] (عالمگیری ص ۲۶ ۲۲ جلد ۶، تبیین الحقائق ص ۱۳۴، جلد ۶)

مسئلہ ۲۵۹ دونوں ہاتھ خطاءً کاٹنے کی صورت پوری دیت نفس واجب ہے اور ایک میں نصف۔ اور اس میں داہنے بائیں ہاتھ میں کوئی فرق نہیں ہے۔[4] (عالمگیری ص ۲۶ جلد ۶، فتح القدیر و ہدایہ ص ۳۱۰ جلد ۸، تبیین ص ۱۳۱ ج ۶)

مسئلہ ۲۶۰ خنثیٰ کا ہاتھ کاٹنے والے پر عورت کے ہاتھ کی دیت واجب ہوگی۔[5] (عالمگیری ص ۲۶ جلد ۶)

مسئلہ ۲۶۱ ہر انگلی میں دیت نفس کا دسواں حصہ ہے۔ اور جن انگلیوں میں تین جوڑ ہیں۔ ایک جوڑ پر انگلی کی دیت کا تہائی حصہ ہے اور جن میں دو جوڑ ہیں ان میں ایک جوڑ پر انگلی کی دیت کا نصف حصہ ہے۔[6] (عالمگیری ص ۲۶ جلد ۶، تبیین الحقائق ص ۱۳۱، جلد ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۸ جلد ۵، بحرالرائق ص ۳۳۲ ج ۸، مبسوط ص ۷۵، جلد ۲۶، قاضی خان ص ۳۸۵ ج ۴)

مسئلہ ۲۶۲ زائد انگلی کاٹنے پر حکومت عدل ہے۔[7] (عالمگیری ص ۲۶ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۵۱۳ جلد ۵، ہدایہ فتح القدیر ص ۳۱۶ جلد ۸، بحرالرائق، ص ۳۳۷ جلد ۸)

مسئلہ ۲۶۳ شل ہاتھ یا لنگڑا پیر کاٹنے پر حکومت عدل ہے۔[8] (عالمگیری ص ۲۶ جلد ۶، قاضی خان، ص ۳۸۶ جلد ۴)

مسئلہ ۲۶۴ کسی نے کسی کی ایسی ہتھیلی کو کاٹ دیا جس میں پانچوں انگلیاں یا چار یا تین یا دو یا ایک انگلی یا کسی انگلی کا صرف ایک پورا لگا ہوا تھا تو انگلیوں یا پورے کی دیت ہوگی اور ہتھیلی کی کچھ دیت نہیں ہوگی۔[9] (عالمگیری ص ۲۶ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۳۶ ج ۸، مبسوط ص ۸۲، ج ۲۶، شامی و درمختار ص ۵۱۲ جلد ۵، ہدایہ و فتح القدیر ص ۳۱۶ ج ۸، بدائع صنائع ص ۳۱۸ ج ۷)

مسئلہ ۲۶۵ اور اگر ایسی ہتھیلی کو کاٹا جس میں نہ کوئی انگلی تھی اور نہ کسی انگلی کا جوڑ تھا تو ایسی ہتھیلی میں حکومت عدل

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن في الدّيات، ج ٦، ص ٢٦.
2 ......المرجع السابق.
3 ......المرجع السابق.
4 ......المرجع السابق.
5 ......المرجع السابق.
6 ......المرجع السابق.
7 ......المرجع السابق.
8 ......المرجع السابق، ص ٢٦-٢٧.
9 ......المرجع السابق، ص ٢٦.

www.dawateislami.net

ہے اور یہ تاوان ایک انگلی کی دیت سے کم ہوگا۔[1] (بحر الرائق ص ۳۳۷ جلد ۸، شامی ص ۵۱۲ جلد ۵، مبسوط ص ۸۲، جلد ۲۶)

مسئلہ ۲۶۶ کسی کے ہاتھ پر ایسا مارا کہ ہاتھ شل ہوگیا، تو ہاتھ کی پوری دیت واجب ہوگی جو دیت نفس کی نصف ہوگی۔[2] (عالمگیری ص ۲۶ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۹ جلد ۵)

مسئلہ ۲۶۷ اگر کلائی یا بازو توڑ دیا تو حکومت عدل ہے۔[3] (عالمگیری ص ۲۶ جلد ۶، مبسوط ص ۸۰، جلد ۲۶، قاضی خان ص ۳۸۶ جلد ۴)

مسئلہ ۲۶۸ کسی کی انگلی کا ایک پورا کاٹ دیا جس کی وجہ سے باقی انگلی یا پورا ہاتھ ایسا شل ہوگیا کہ قابل انتفاع نہیں رہا تو پوری انگلی کی یا پورے ہاتھ کی دیت ہوگی اور اگر قابل انتفاع ہے تو پورے کی دیت اور شل حصہ میں حکومتِ عدل ہوگی۔[4] (شامی ص ۵۱۳ جلد ۵، عالمگیری ص ۲۶ جلد ۶، فتح القدیر، ہدایہ عنایہ ص ۳۱۸ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۳۶، جلد ۶، بحر الرائق ص ۳۳۹ ج ۸)

مسئلہ ۲۶۹ انگلی کے پورے کا بعض حصہ کاٹنے میں حکومت عدل ہے اگر ناخن جدا کر دیا اور پھر دوسرا ناخن مثل پہلے کے اُگ گیا تو ناخن میں کچھ نہیں اور اگر نہ اُگا تو حکومت عدل ہے۔ اور اگر خراب اُگا تو بھی حکومت عدل ہے۔ مگر نہ اُگنے کی صورت سے کم ہوگی۔[5] (عالمگیری ص ۲۷ جلد ۶، بدائع صنائع ص ۳۲۳ جلد ۷)

مسئلہ ۲۷۰ ایسے کمزور چھوٹے بچے کا ہاتھ یا پیر یا ذکر کاٹ دیا جس نے ابھی ہاتھ پیر ہلائے تک نہ تھے اور ذکر میں حرکت نہ تھی تو حکومت عدل ہے اور اگر ہاتھ پیر ہلاتا تھا اور ذکر میں حرکت تھی تو پوری دیت ہے۔[6] (عالمگیری از سراج الوہاج ص ۲۷ ج ۶، بدائع صنائع ص ۳۲۳ ج ۷، قاضی خان ص ۳۸۲ ج ۴)

مسئلہ ۲۷۱ مرد کے دونوں پستان کاٹنے میں حکومت عدل ہے اور اگر صرف گھنڈیاں[7] کاٹی ہیں تو اس سے کم

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الدیات، فصل فی الشجاج، ج ۱۰، ص ۲۵۱.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثامن فی الدّیات، ج ٦، ص ۲٦.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثامن فی الدّیات، ج ٦، ص ۲٦.
و"ردالمحتار"، کتاب الدیات، فصل فی الشجاج، ج ۱۰، ص ۲۵۱۔۲۵۲.

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثامن فی الدّیات، ج ٦، ص ۲۷.

6 ......المرجع السابق.

7 ......یعنی پستان کے سر۔

www.dawateislami.net

حکومت عدل ہے اور اگر ایک پستان کاٹا تو اس کا نصف ہے اور ایک گھنڈی کاٹی تو اس کا نصف ہے۔[1] (عالمگیری ص ۲۷ ج ۶، شامی ص ۵۰۸ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۳۱ ج ۶)

مسئلہ ۲۷۲ ہنسلی یا پسلی کی ہڈی توڑ دینے میں حکومت عدل ہے۔[2] (عالمگیری از ذخیرہ ص ۲۷ ج ۶، قاضی خان ص ۳۸۶ ج ۴)

مسئلہ ۲۷۳ عورت کے دونوں پستان یا دونوں گھنڈیاں کاٹ دیں تو پوری دیت نفس ہے اور ایک میں نصف دیت نفس ہے اور اس حکم میں صغیرہ وکبیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔[3] (عالمگیری ص ۲۷ جلد ۶، قاضی خان ص ۳۸۵ ج ۴، بدائع صنائع ص ۳۱۴ ج ۷، تبیین الحقائق ص ۱۲۹ جلد ۶)

مسئلہ ۲۷۴ کسی کی پیٹھ پر ایسی ضرب لگائی کہ قوت جماع جاتی رہی یا رطوبت نخاعیہ[4] خشک ہوگئی یا کبڑا ہوگیا تو پوری دیت ہے۔[5] (تبیین الحقائق ص ۱۳۲ جلد ۶، عالمگیری ص ۲۷ جلد ۶)

مسئلہ ۲۷۵ اور اگر کبڑا نہ ہوا اور منفعتِ جماع بھی فوت نہ ہوئی مگر نشان زخم باقی رہا تو حکومت عدل ہے اور اگر نشان بھی باقی نہ رہا تو اُجرتِ طبیب[6] ہے۔[7] (عالمگیری ص ۲۷ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۹ جلد ۵)

مسئلہ ۲۷۶ اگر کبڑا تھا مگر ضرب کے بعد سیدھا ہوگیا تو کچھ نہیں۔[8] (تبیین الحقائق ص ۱۳۲ جلد ۶)

مسئلہ ۲۷۷ عورت کے سینے کی ہڈی توڑ دی جس سے پانی خشک ہوگیا تو دیتِ نفس ہے۔[9] (عالمگیری ص ۲۷ ج ۶)

مسئلہ ۲۷۸ ذَکر[10] کاٹنے کی صورت میں پوری دیت ہے اور خصی کا ذکر کاٹنے کی صورت میں حکومت عدل ہے۔ خواہ اس میں حرکت ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو۔ اور جماع پر قادر ہو یا نہ ہو۔ اور عنین اور ایسا شیخ کبیر جو جماع پر قادر نہ ہو، ان کا

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن في الدّيات، ج٦، ص ٢٧.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

4 ......وہ رطوبت جو مادۂ منویہ کا سبب بنتی ہے۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن في الدّيات، ج٦، ص ٢٧.
و"تبيين الحقائق"، كتاب الدّيات، فصل في النفس... إلخ، ج٧، ص٢٧٧.

6 ......یعنی علاج کا خرچہ۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن في الدّيات، ج٦، ص ٢٧.

8 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الديات، فصل في النفس... إلخ، ج٧، ص٢٧٨.

9 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن في الدّيات، ج٦، ص ٢٧.

10 ......آلۂ تناسل، مرد کا عضوِ مخصوص۔

www.dawateislami.net

بھی یہی حکم ہے۔[1] (عالمگیری ص ۲۷ جلد ٦، قاضی خان، ص ۳۸٦ جلد ۴)

مسئلہ ۲۷۹: حشفہ[2] کاٹنے کی صورت میں پوری دیت نفس ہے اور اگر پہلے حشفہ کاٹا اس کے بعد ما بقی عضو[3] بھی کاٹ دیا تو اگر درمیان میں صحت نہیں ہوئی تھی تو ایک ہی دیت ہے اور اگر درمیان میں صحت ہوگئی تھی تو حشفہ میں پوری دیت نفس اور باقی میں حکومت عدل ہے۔[4] (عالمگیری ص ۲۸، ج ٦، تبیین الحقائق ص ۱۲۹، ج ٦، بدائع صنائع ص ۳۱۱ جلد ۷)

مسئلہ ۲۸۰: خصیتین کاٹنے کی صورت میں پوری دیت نفس ہے۔[5] (بدائع صنائع ص ۳۱۴ ج ۷، عالمگیری ص ۲۸ ج ٦)

مسئلہ ۲۸۱: تندرست آدمی کے خصیتین و ذکر خطاءً کاٹنے کی صورت میں اگر پہلے ذکر کاٹا اور بعد میں خصیتین تو دو دیتیں لازم ہوں گی اور اگر پہلے خصیتین کاٹے اور پھر ذکر تو خصیتین میں پوری دیت نفس اور ذکر میں حکومت عدل ہے۔ اور اگر رانوں کی جانب سے اس طرح کاٹا کہ سب ایک ساتھ کٹ گئے تب بھی دو دیتیں لازم ہوں گی۔[6] (عالمگیری ص ۲۸ جلد ٦، بدائع صنائع ص ۳۲۴ جلد ۷)

مسئلہ ۲۸۲: اگر خصیتین میں سے ایک کاٹا کہ پانی منقطع ہوگیا تو پوری دیت ہے اور اگر پانی منقطع نہیں ہوا تو نصف دیت ہے۔[7] (عالمگیری ص ۲۸ جلد ٦)

مسئلہ ۲۸۳: اگر دونوں چوتڑ[8] خطاءً اس طرح کاٹے کہ کولھے کی ہڈی پر گوشت نہ رہا تو پوری دیت نفس ہے اور اگر گوشت باقی رہ گیا تو حکومت عدل ہے۔[9] (قاضی خان ص ۳۸۵ ج ۴)

مسئلہ ۲۸۴: پیٹ پر ایسا نیزہ مارا کہ اِمساکِ غذا[10] ناممکن ہوگیا یا مقعد پر[11] ایسا نیزہ مارا کہ پیٹ میں غذا نہیں ٹھہر سکتی یا پیشاب روکنے پر قادر نہ رہا اور سلس البول[12] میں مبتلا ہوگیا یا عورت کے دونوں مخرج[13] پھٹ کر ایک ہوگئے، اور پیشاب روکنے کی قدرت نہ رہی تو ان سب صورتوں میں پوری دیت نفس ہے۔[14] (عالمگیری ص ۲۸ جلد ٦، قاضی خان ص ۳۸۵ جلد ۴)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن فی الدّيات، ج ٦، ص ٢٧.

2 ...... آلۂ تناسل کا سر۔

3 ...... یعنی باقی آلۂ تناسل۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن فی الدّيات، ج ٦، ص ٢٧، ٢٨.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... سُرین کے دونوں اطراف۔

9 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الجنايات، ج ٢، ص ٣٨٥.

10 ...... یعنی پیٹ میں غذا کا رکنا۔

11 ...... یعنی پیچھے کے مقام پر، سُرین پر۔

12 ...... ایک بیماری جس میں وقفے وقفے سے پیشاب کے قطرے گرتے رہتے ہیں۔

13 ...... عورت کے آگے اور پیچھے کے مقام۔

14 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن فی الدّيات، ج ٦، ص ٢٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۸۵ عورت کی شرم گاہ کو خطاءً ایسا کاٹ دیا کہ اس میں پیشاب روکنے کی قدرت نہ رہی یا وہ جماع کے قابل نہ رہی تو پوری دیت نفس ہے۔[1] (عالمگیری، ص ۲۸ جلد ٦)

مسئلہ ۲۸٦ عورت کو ایسا مارا کہ وہ مستحاضہ ہوگئی تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ اگر اس دوران اچھی ہوگئی تو کچھ نہیں ورنہ پوری دیت ہے۔[2] (عالمگیری ص ۲۸ جلد ٦)

مسئلہ ۲۸۷ ایسی صغیرہ سے جماع کیا جو اس قابل نہ تھی اور وہ مرگئی تو اجنبیہ[3] ہونے کی صورت میں عاقلہ پر دیت ہے اور منکوحہ ہونے کی صورت میں عاقلہ پر دیت ہے اور شوہر پر مہر۔[4] (عالمگیری ص ۲۸ ج ٦)

مسئلہ ۲۸۸ ازالہ عقل، سمع، بصر، شم، کلام، ذوق[5]، اِنزال، کُبھ[6] پیدا کرنے، سر اور داڑھی کے بال مونڈنے، دونوں کان، دونوں بھنووں، دونوں آنکھوں کے پپوٹوں، دونوں ہاتھوں یا دونوں پیروں کی انگلیوں یا عورت کے پستانوں کی دونوں گھنڈیوں کے کاٹنے میں، عورت کے مخرجین کا اس طرح ایک کردینا کہ پیشاب یا پاخانے کے اِمساک کی قدرت نہ رہے۔ حشفہ، ناک کے نرم حصے، دونوں ہونٹوں، دونوں جبڑوں، دونوں چوتڑوں، زبان کے کاٹنے، چہرے کے ٹیڑھا کردینے۔ عورت کی شرم گاہ کو اس طرح کاٹ دینے میں کہ جماع کے قابل نہ رہے اور پیٹ پر ایسی ضرب لگانے میں کہ پانی منقطع ہوجائے، پوری دیت نفس ہے۔ بشرطیکہ یہ جرائم خطاءً صادر ہوں۔[7] (قاضی خان ص ۳۸٦ جلد ۴)

مسئلہ ۲۸۹ کسی باکرہ لڑکی کو دھکا دیا کہ وہ گر پڑی اور اس کی بکارت زائل ہوگئی[8] تو دھکا دینے والے پر مہرِ مثل لازم ہے۔[9] (قاضی خان ص ۳۸٦ جلد ۴، عالمگیری ص ۲۸ جلد ٦)

مسئلہ ۲۹۰ کسی رسی پر دو آدمیوں نے جھگڑا کیا اور ہر آدمی ایک ایک سرا پکڑ کر کھینچ رہا تھا، تیسرے نے آکر درمیان سے رسی کاٹ دی اور وہ دونوں شخص گر پڑے اور مرگئے، رسی کاٹنے والے پر نہ قصاص ہے نہ دیت۔[10] (قاضی خان ص ۳۸۷ جلد ۴)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن فی الدّيات، ج٦، ص ٢٨.

2 ......المرجع السابق.

3 ......یعنی غیر منکوحہ۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن فی الدّيات، ج٦، ص ٢٨.

5 ......عقل، سننے کی قوت، دیکھنے کی صلاحیت، سونگھنے کی صلاحیت، بولنے کی صلاحیت، چکھنے کی صلاحیت کو ختم کردینا۔

6 ......یعنی پیٹھ میں ٹیڑھا پن۔

7 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الجنايات، ج ٢، ص ٣٨٥، ٣٨٦.

8 ......کنوارہ پن ختم ہوگیا۔

9 ......المرجع السابق، ص ٣٨٦.

10 ......المرجع السابق، ص ٣٨٧.

www.dawateislami.net

فصل فی الشجاج

چہرے اور سر کے زخموں کا بیان

(چہرے اور سر کے زخموں کو شجاج کہتے ہیں)

مسئلہ ۲۹۱ اس کی دس قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ ① حارصہ ② دامعہ ③ دامیہ ④ باضعہ ⑤ متلاحمہ ⑥ سمحاق ⑦ موضحہ ⑧ ہاشمہ ⑨ منقلہ آمہ۔

① حارصہ: جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں جلد پر خراش پڑ جائے مگر خون نہ چھلکے۔

② دامعہ: سر کی جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں خون چھنک آئے مگر بہے نہیں۔

③ دامیہ: سر کی جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں خون بہہ جائے۔

④ باضعہ: جس میں سر کی جلد کٹ جائے۔

⑤ متلاحمہ: جس میں سر کا گوشت بھی پھٹ جائے۔

⑥ سمحاق: جس میں سر کی ہڈی کے اوپر کی جھلی [1] تک زخم پہنچ جائے۔

⑦ موضحہ: جس میں سر کی ہڈی نظر آجائے۔

⑧ ہاشمہ: جس میں سر کی ہڈی ٹوٹ جائے۔

⑨ منقلہ: جس میں سر کی ہڈی ٹوٹ کر ہٹ جائے۔

⑩ امّہ: وہ زخم جوام الدماغ، یعنی دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے۔

ان کے علاوہ زخموں کی ایک قسم جائفہ بھی کی گئی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ زخم جوف تک پہنچے اور یہ زخم پیٹھ، پیٹ اور سینے میں ہوتا ہے۔ اور اگر گلے کا زخم غذائی نالی تک پہنچ جائے تو وہ بھی جائفہ ہے۔ [2] (عالمگیری ص ۲۸ ج ۶، شامی ص ۵۱۰ جلد ۵، بحر الرائق ص ۳۳۳ جلد ۸)

مسئلہ ۲۹۲ موضحہ اور اس سے کم زخم اگر قصداً لگائے گئے ہوں تو ان میں قصاص ہے اور اگر خطاءً ہوں تو موضحہ سے کم زخموں میں حکومت عدل ہے اور موضحہ میں دیتِ نفس کا بیسواں حصہ ہے اور ہاشمہ میں دیت نفس کا دسواں حصہ ہے اور منقلہ میں دیت نفس کا پندرہ فیصد حصہ اور آمّہ اور جائفہ میں دیت کا تہائی حصہ ہے۔ ہاں اگر جائفہ آر پار ہوگیا تو دو تہائی

---

1 ......یعنی باریک کھال، باریک پردہ۔

2 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الجنایات، الباب الثامن فی الدّیات، فصل فی الشجاج، ج ۶، ص ۲۸۔

www.dawateislami.net

دیت ہے۔[1] (عالمگیری ص۲۹ جلد۶، بحرالرائق ص۳۳۴، جلد۸، ہدایہ وفتح القدیر ص۳۱۲، جلد۸، بدائع صنائع ص۳۱۶، جلد۷)

مسئلہ ۲۹۳ ہاشمہ، منقلہ، آمہ اگر قصداً بھی لگائے تو قصاص نہیں ہے چوں کہ مساوات ممکن نہیں ہے اس لیے ان میں خطاءً اور عمداً دونوں صورتوں میں دیت ہے۔[2] (عالمگیری ص۲۹ ج۶، شامی ص۵۱۰ ج۵، مبسوط ص۷۴ جلد۲۶، بحرالرائق ص۳۳۵ ج۸)

مسئلہ ۲۹۴ اگر کسی نے کسی کے چہرے یا سر کے کسی حصہ پر ایسا زخم لگایا کہ اچھا ہونے کے بعد اس کا اثر بھی زائل ہوگیا تو اس پر کچھ نہیں۔[3] (عالمگیری ص۲۹، ج۶، تبیین الحقائق ص۱۳۸، جلد۶، بدائع صنائع ص۳۱۶، جلد۷، بحرالرائق ص۳۴۰، جلد۸)

مسئلہ ۲۹۵ چہرے اور سر کے علاوہ جسم کے کسی اور حصہ پر جو زخم لگایا جائے اس کو جراحت[4] کہتے ہیں اور اس میں حکومت عدل ہے۔[5] (شامی ودرمختار ص۵۱۰ جلد۵، فتح القدیر وہدایہ ص۳۱۲ جلد۸)

مسئلہ ۲۹۶ سر اور چہرے کے علاوہ جسم کے دوسرے زخموں میں حکومت عدل اسی وقت ہے جب زخم اچھے ہونے کے بعد اس کے نشانات باقی رہ جائیں ورنہ کچھ نہیں ہے۔[6] (عالمگیری ص۲۹ جلد۶، درمختار وشامی ص۵۱۱ جلد۵)

مسئلہ ۲۹۷ شجاج کی جن صورتوں میں قصاص واجب ہے ان میں زخم کی لمبائی چوڑائی میں مساوات کے ساتھ قصاص لیا جائے گا اور سر کے مقدم یا موخر حصہ یا وسط میں جس جگہ بھی زخم ہوگا زخمی کرنے والے کے اسی حصے میں مساوات کے ساتھ قصاص لیا جائے گا۔[7] (عالمگیری ص۲۹ جلد۶، بدائع صنائع ص۳۰۹ جلد۷، قاضی خان ص۳۸۶ جلد۴)

مسئلہ ۲۹۸ اگر قرنین[8] کے مابین پیشانی پر ایسا موضحہ[9] لگایا کہ قرنین سے مل گیا اور زخم لگانے والے کی پیشانی بڑی ہونے کی وجہ سے اتنا لمبا زخم لگانے سے اس کے قرنین تک نہیں پہنچتا ہے تو زخمی کو اختیار دیا جائے گا کہ چاہے تو قصاص لے لے اور جس قرن سے چاہے شروع کرکے اتنا لمبا زخم اس کی پیشانی پر لگا دے اور اگر چاہے تو اَرش لے لے۔ اور اگر زخمی کرنے والے کی پیشانی چھوٹی ہے کہ مساوات سے قصاص لینے کی صورت میں زخم قرنین سے تجاوز کر جاتا ہے، تب زخمی کو اختیار ہے کہ

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن فی الدّيات، فصل فی الشجاج، ج٦، ص ٢٩.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق.

4 ......یعنی زخمی کرنا۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الدّيات، فصل فی الشجاج، ج١٠، ص٢٤٥.

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن فی الدّيات، فصل فی الشجاج، ج٦، ص٢٩.

7 ......المرجع السابق.

8 ......یعنی پیشانی کے دونوں اطراف۔ 9 ......ایسا زخم جس سے سر کی ہڈی نظر آئے۔

www.dawateislami.net

چاہے ارش لے لے اور چاہے تو صرف قرنین کے درمیان زخم لگا کر قصاص لے لے۔ قرنین سے زخم متجاوز نہیں ہونا چاہیئے۔ [1] (بدائع صنائع ص ۳۰۹ جلد ۷، عالمگیری ص ۲۹ جلد ۶، مبسوط ص ۱۴۵، جلد ۲۶)

مسئلہ ۲۹۹ اگر اتنا لمبا زخم لگایا کہ پیشانی سے گدی تک پہنچ گیا تو زخمی کو حق ہے کہ اسی جگہ پر اتنا ہی بڑا زخم لگا کر قصاص لے یا ارش لے، اگر زخمی کرنے والے کا سر بڑا ہے لہٰذا اتنا بڑا زخم لگانے سے اس کی قفا یعنی گدی تک نہیں پہنچتا ہے۔ تو بھی زخمی کو اختیار ہے کہ چاہے ارش لے لے اور چاہے اتنا لمبا زخم لگا کر قصاص لے لے۔ خواہ پیشانی کی طرف سے شروع کرے خواہ گدی کی طرف سے۔ [2] (عالمگیری از محیط و ذخیرہ ص ۲۹ جلد ۶، بدائع صنائع ص ۳۱۰ جلد ۷، مبسوط ص ۱۴۶ جلد ۲۶)

مسئلہ ۳۰۰ اگر بیس ۲۰ موضحہ زخم لگائے اور درمیان میں صحت نہ ہوئی تو پوری دیت نفس تین سال میں ادا کی جائے گی اور اگر درمیان میں صحت واقع ہوگئی تو ایک سال میں پوری دیت نفس ادا کرنا ہوگی۔ [3] (عالمگیری از کافی ص ۲۹ جلد ۶)

مسئلہ ۳۰۱ کسی کے سر پر ایسا موضحہ لگایا کہ اس کی عقل جاتی رہی۔ یا پورے سر کے بال ایسے اڑے کہ پھر نہ اُگے تو صرف دیت نفس واجب ہوگی اور اگر سر کے بال مختلف جگہوں سے اڑ گئے تو بالوں کی حکومت عدل اور موضحہ کی ارش میں سے جو زیادہ ہوگا وہ لازم آئے گا۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ بال پھر نہ اُگیں، لیکن اگر دوبارہ پہلے کی طرح بال اُگ آئیں تو کچھ لازم نہیں ہے۔ [4] (شامی و درمختار ص ۵۱۳ جلد ج ۵، عالمگیری ص ۲۹ جلد ۶)

مسئلہ ۳۰۲ کسی کی بھنوں پر خطاءً ایسا موضحہ لگایا کہ بھنوں کے بال گر گئے اور پھر نہ اُگے تو صرف نصف دیت لازم ہوگی۔ [5] (عالمگیری ص ۳۰ جلد ۶)

مسئلہ ۳۰۳ کسی کے سر پر ایسا موضحہ لگایا کہ اس سے سننے یا دیکھنے یا بولنے کے قابل نہ رہا۔ تو اس پر نفس کی دیت کے ساتھ موضحہ کا ارش بھی واجب ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس زخم سے موت نہ ہوئی ہو، اور اگر موت واقع ہوگئی تو ارش ساقط ہو جائے گا۔ اور عمد کی صورت میں جنایت کرنے والے کے مال سے تین سال میں دیت ادا کی جائے گی اور بصورت خطا عاقلہ پر تین سال میں دیت ہے۔ [6] (شامی و درمختار ص ۵۱۳، جلد ۵)

مسئلہ ۳۰۴ کسی نے کسی کے سر پر ایسا موضحہ عمداً لگایا کہ اس کی بینائی جاتی رہی تو ذہاب بصر [7] اور موضحہ دونوں

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الجنايات، الباب الثامن فی الدّيات، فصل فی الشجاج، ج٦، ص٢٩.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق. 5 ......المرجع السابق، ص٣٠.

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الدّيات، فصل فی الشجاج، ج١٠، ص٢٥٣.

7 ......یعنی نظر کے ختم ہو جانے۔

www.dawateislami.net

کی دیتیں واجب ہوں گی۔ [1] (عالمگیری ص۳۰ جلد۶، درمختار وشامی ص۵۱۳، جلد۵، تبیین ص۱۳۶، جلد۶، بحرالرائق ص۳۳۹ ج۸)

مسئلہ ۳۰۵ کوئی شخص بڑھاپے کی وجہ سے چندلا ہوگیا تھا۔اس کے سر پر کسی نے عمداً موضحہ لگایا تو قصاص نہیں لیا جائے گا دیت لازم ہوگی اور اگر زخم لگانے والا بھی چندلا ہے تو قصاص لیا جائے گا۔ [2] (عالمگیری ص۳۰ جلد۶)

مسئلہ ۳۰۶ ہر وہ جنایت جو بالقصد ہو لیکن شبہ کی وجہ سے قصاص ساقط ہوگیا ہو اور دیت واجب ہوگئی ہو تو جنایت کرنے والے کے مال سے دیت ادا کی جائے گی اور عاقلہ سے مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔اور یہی حکم ہر اس مال کا ہے جس پر بالقصد جنایت کی صورت میں صلح کی گئی ہو۔ [3] (تبیین ص۱۳۸ جلد۶، درمختار وشامی ص۴۶۸ جلد۵، فتح القدیر ص۳۲۲ جلد۸)

مسئلہ ۳۰۷ حکومت عدل سے جو مال لازم آتا ہے وہ جنایت کرنے والے کے مال سے ادا کیا جائے گا۔عاقلہ سے اس کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔ [4] (درمختار وشامی ص۵۱۶ ج۵)

فصل فی الجنین (حمل کا بیان)

مسئلہ ۳۰۸ کسی نے کسی حاملہ عورت کو ایسا مارا، یا ڈرایا، یا دھمکایا، یا کوئی ایسا فعل کیا جس کی وجہ سے ایسا مرا ہوا بچہ ساقط ہوا جو آزاد تھا۔اگر چہ اس کے اَعضاء کی خِلقت [5] مکمل نہیں ہوئی تھی بلکہ صرف بعض اَعضاء ظاہر ہوئے تھے تو مارنے والے کے عاقلہ پر مرد کی دیت کا بیسواں حصہ یعنی پانچ سو درہم ایک سال میں واجب الادا ہوں گے۔ساقط شدہ بچہ مذکر ہو یا مؤنث اور ماں مسلمہ ہو یا کتابیہ یا مجوسیہ، سب کا ایک ہی حکم ہے۔ [6] (شامی ودرمختار ص۵۱۶ جلد۵، تبیین الحقائق ص۱۳۹ ج۶، عالمگیری ص۳۴ جلد۶، بحرالرائق ص۳۴۱ جلد۸، فتح القدیر ص۳۲۴ جلد۸، مبسوط ص۸۷ جلد۲۶)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن فی الدّيات،فصل فی الشجاج،ج٦،ص٣٠.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثامن فی الدّيات، فصل فی الشجاج،ج٦، ص٣٠.

3 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الدّيات،فصل فی الشجاج،ج٧،ص٢٨٩.

4 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الدّيات، فصل فی الشجاج، ج١٠، ص٢٥٧.

5 ......بناوٹ۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات،الباب العاشرفی الجنين،ج٦ ، ص٣٤.

و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الدّيات، فصل فی الجنين،ج١٠،ص٢٥٧،٢٥٨.

و"الهداية"، كتاب الدّيات، فصل فی الجنين،ج٢،ص٤٧١،٤٧٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۰۹ اگر مذکورۃ الصدر اسباب کے تحت[1] زندہ بچہ ساقط ہوا، پھر مرگیا تو پوری دیت نفس عاقلہ پر واجب ہوگی اور کفارہ ضارب پر واجب ہے اور اگر مردہ ساقط ہوا اور اس کے بعد ماں بھی مرگئی تو ماں کی پوری دیت اور بچہ کی دیتِ غرۃ یعنی پانچ سو درہم عاقلہ پر واجب ہوں گے۔[2] (درمختار و شامی ص ۵۱۷ جلد ۵، عالمگیری ص ۳۴ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۲ جلد ۸، فتح القدیر ص ۳۲۷ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۰ جلد ۶، مبسوط ص ۸۹ جلد ۲۶)

مسئلہ ۳۱۰ اگر مذکورہ اسباب کے تحت حاملہ مرگئی پھر مرا ہوا بچہ خارج ہوا تو صرف عورت کی دیتِ نفس عاقلہ پر واجب ہے۔[3] (درمختار و شامی ص ۵۱۷ جلد ۵، عالمگیری ص ۳۵، جلد ۶، تبیین ص ۱۴۰، جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۴۲ جلد ۸، فتح القدیر ص ۳۲۷ جلد ۸، مبسوط ص ۸۹ جلد ۲۶)

مسئلہ ۳۱۱ اگر مذکورہ اسباب کی بناء پر دو مردہ بچے ساقط ہوئے تو دو غرے یعنی ایک ہزار درہم عاقلہ پر واجب ہوں گے۔ اور اگر ایک زندہ پیدا ہوکر مرگیا اور دوسرا مردہ پیدا ہوا تو زندہ پیدا ہونے والے کی دیت نفس اور مردہ پیدا ہونے والے کا غرہ یعنی پانچ سو درہم عاقلہ پر ہیں اور اگر ماں مرگئی پھر دو مردہ بچے پیدا ہوئے تو صرف ماں کی دیت نفس عاقلہ پر واجب ہوگی اور اگر ماں کے مرنے کے بعد دو بچے زندہ پیدا ہوکر مرگئے تو عاقلہ پر تین دیتیں واجب ہوں گی اور اگر ایک مردہ بچہ ماں کی موت سے پہلے خارج ہوا اور دوسرا مردہ بچہ ماں کی موت کے بعد تو پہلے پیدا ہونے والے کا غرہ اور ماں کی دیت نفس عاقلہ پر ہے اور بعد میں پیدا ہونے والے کا کچھ نہیں۔[4] (شامی ص ۵۱۷ جلد ۵، عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶، مبسوط ص ۹۰ جلد ۲۶)

مسئلہ ۳۱۲ اگر ماں کی موت کے بعد زندہ بچہ ساقط ہوکر مرگیا تو ماں اور بچہ دونوں کی دو دیتیں عاقلہ پر واجب ہیں۔[5] (درمختار و شامی ص ۵۱۸ جلد ۵، مبسوط ص ۹۰ جلد ۲۶، عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶، قاضی خان ص ۳۹۳ جلد ۴)

مسئلہ ۳۱۳ اسقاط کی ان سب صورتوں میں جن میں جنین کا غرہ یا دیت لازم ہوگی وہ جنین کے ورثاء میں تقسیم کی جائے گی۔ اور اس کی ماں بھی اس کی وارث ہوگی، ساقط کرنے والا[6] وارث نہیں ہوگا۔[7] (درمختار و شامی ص ۵۱۸ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۱ ج ۶، عالمگیری ص ۳۴ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۲ جلد ۸، فتح القدیر ص ۳۲۸ ج ۸، بدائع صنائع ص ۳۲۶ ج ۷، مبسوط ص ۹۰ ج ۲۶)

1 ...... یعنی پیچھے ذکر کئے گئے اَسباب کے تحت۔
2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب العاشر فی الجنین، ج ٦، ص ٣٤، ٣٥.
3 ...... المرجع السابق، ص ٣٥.
4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب العاشر فی الجنین، ج ٦، ص ٣٥.
و "ردالمحتار"، کتاب الدّیات، فصل فی الجنین، ج ١٠، ص ٢٥٩.
5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب العاشر فی الجنین، ج ٦، ص ٣٥.
6 ...... یعنی حمل گرانے والا۔
7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب العاشر فی الجنین، ج ٦، ص ٣٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۱۴ کسی نے حاملہ کے پیٹ پر تلوار ماری کہ رحم کو کاٹ کر دو جنینوں کو مجروح کر گئی اور ایک مجروح زندہ ساقط ہوا اور دوسرا مجروح مردہ ساقط ہوا اور عورت بھی مرگئی تو عورت کا قصاص لیا جائے گا اور زندہ ساقط ہونے والے بچے کی دیت اور مردہ پیدا ہونے والے بچہ کا غرہ عاقلہ پر واجب ہوگا۔[1] (درمختار ص ۵۴۰ جلد ۵)

مسئلہ ۳۱۵ کسی نے حاملہ کے پیٹ پر چھری ماری جس کی وجہ سے رحم میں بچہ کا ہاتھ کٹ گیا اور وہ زندہ پیدا ہوا اور ماں بھی زندہ رہی تو بچے کے ہاتھ کی وجہ سے نصف دیت نفس عاقلہ پر واجب ہوگی۔[2] (عالمگیری ص ۳۶ جلد ۶)

مسئلہ ۳۱۶ شوہر نے اپنی حاملہ بیوی کو ایسا ڈرایا، دھمکایا، یا مارا کہ مردہ بچہ ساقط ہوگیا تو شوہر کے عاقلہ پر غرہ لازم ہے اور یہ اس بچہ کا وارث نہیں ہوگا۔[3] (درمختار و شامی ص ۵۱۸ جلد ۵، بدائع صنائع ص ۳۲۶ جلد ۷، تبیین الحقائق ص ۱۴۰، جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۴۲ جلد ۸، فتح القدیر ص ۳۲۸ جلد ۸)

مسئلہ ۳۱۷ کسی نے اپنی حاملہ بیوی کو ڈرایا، دھمکایا، یا ایسا مارا کہ ایک بچہ زندہ ساقط ہو کر مر گیا۔ پھر دوسرا مردہ ساقط ہوا پھر وہ عورت بھی مرگئی تو اس شخص کے عاقلہ پر بیوی اور زندہ پیدا ہونے والے بچے کی دو دیتیں اور مردہ ساقط ہونے والے بچے کا غرہ واجب ہوگا اور اس شخص پر دو کفارے واجب ہوں گے۔[4] (عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶)

مسئلہ ۳۱۸ بچہ کا سر ظاہر ہوا اور وہ چیخا کہ ایک شخص نے اس کو ذبح کر دیا تو اس پر غرہ ہے۔[5] (عالمگیری از خزانۃ المفتین ص ۳۵ ج ۶)

مسئلہ ۳۱۹ اگر حاملہ باندی کو ڈرایا، دھمکایا، یا ایسا مارا کہ اس کا ایسا حمل ساقط ہوگیا جو زندہ پیدا ہوتا تو غلام ہوتا تو اس کے زندہ رہنے کی صورت میں اس کی جو قیمت ہوتی مذکر میں اس کی قیمت کا بیسواں اور مؤنث میں قیمت کا دسواں مارنے والے کے مال میں نقد لازم آئے گا۔[6] (درمختار و شامی ص ۵۱۸ ج ۵، عالمگیری ص ۳۵ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۲ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۰ جلد ۶، فتح القدیر ص ۳۲۸ ج ۸)

مسئلہ ۳۲۰ اگر مذکورہ بالا صورت میں مذکر و مؤنث ہونے کا پتہ نہ چلے تو جس کی قیمت کم ہوگی وہ لازم ہوگی اور اگر

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الدّیات، فصل فی الجنین، ج ۱۰، ص ۲٦٤ .

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب العاشرفی الجنین، ج٦، ص٣٦ .

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الدّیات، فصل فی الجنین، ج ۱۰، ص ۲٦۰ .

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب العاشرفی الجنین، ج٦، ص٣٥ .

5 ......المرجع السابق. 6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

باندی کے مالک اور ضارب[1] میں ساقط شدہ حمل کی قیمت کی تعیین میں اختلاف ہو تو ضارب کی بات مانی جائے گی۔ (شامی ص ۵۱۸ جلد ۵، عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶، عنایہ ص ۳۲۸ جلد ۸)[2]

مسئلہ ۳۲۱ اگر مذکورہ بالا صورت میں زندہ بچہ پیدا ہوا جس سے باندی میں کوئی نقص پیدا ہو کر اس کی قیمت گھٹ گئی تو ضارب پر جنین کی قیمت لازم ہوگی اور یہ قیمت اگر باندی کی قیمت میں جو کمی واقع ہوئی اس سے کم ہو تو اس کمی کو جنین کی قیمت میں اضافہ کرکے پورا کر دیا جائے گا۔[3] (درمختار و شامی ص ۵۱۸، جلد ۵)

مسئلہ ۳۲۲ مذکورہ بالا صورت میں باندی کے مردہ حمل گرا پھر باندی بھی مرگئی تو ضارب پر باندی کی قیمت تین سال میں واجب الادا ہوگی۔[4] (عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶)

مسئلہ ۳۲۳ مذکورہ بالا صورت میں ضرب کے بعد مولیٰ نے حمل کو آزاد کر دیا۔ اس کے بعد زندہ بچہ پیدا ہو کر مرگیا تو اس بچے کے زندہ ہونے کی صورت میں جو قیمت ہوتی وہ ضارب پر لازم ہوگی۔[5] (عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶، درمختار و شامی ص ۵۱۸ جلد ۵، تبیین ص ۱۴۱ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۳ ج ۸، فتح القدیر ص ۳۲۹ ج ۸)

مسئلہ ۳۲۴ کسی نے غیر کی باندی سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہوگئی پھر زانی اور اس کی بیوی نے کوئی تدبیر کرکے حمل گرا دیا اس سے باندی مرگئی تو باندی کی قیمت، اور اگر حمل مردہ ساقط ہوا تھا تو غرہ اور اگر ساقط ہو کر مرا تو اس کی پوری قیمت واجب ہوگی اور اگر مضغہ تھا تو کچھ نہیں۔[6] (بحرالرائق ص ۳۴۲ جلد ۸)

مسئلہ ۳۲۵ ضرب واقع ہونے کے بعد باندی کے مالک نے باندی کو بیچ دیا اس کے بعد اسقاط ہوا تو غرہ بیچنے والے کو ملے گا اور اگر بچہ کا باپ ضرب کے وقت غلام تھا پھر آزاد ہوگیا اس کے بعد حمل ساقط ہوا تو باپ کو کچھ نہیں ملے گا۔ (عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶)[7]

---

1 ...... یعنی مارنے والے۔

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب العاشر فی الجنین، ج٦، ص ٣٥.
و"فتح القدیر"، کتاب الدّیات، فصل فی الجنین، ج٩، ص ٢٣٧.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الدّیات، فصل فی الجنین، ج ١٠، ص ٢٦٠.

4 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب العاشر فی الجنین، ج٦، ص ٣٥.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... تکملة "البحرالرائق"، کتاب الدیات، فصل فی الجنین، ج٩، ص ١٠٣.

7 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب العاشر فی الجنین، ج٦، ص ٣٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۲۶ مولیٰ نے باندی کے حمل کو آزاد کردیا اس کے بعد کسی شخص نے باندی کے پیٹ پر ضرب لگائی کہ مردہ حمل ساقط ہوا اور اس بچے کا باپ آزاد تھا تو ضارب پر غرہ لازم ہے اور غرہ باپ کو ملے گا۔[1] (عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶)

مسئلہ ۳۲۷ حمل کے والدین میں سے جو ضرب سے پہلے آزاد ہو چکا ہوگا وہ حمل کے معاوضہ کا حق دار ہوگا، مولیٰ نہیں ہوگا۔[2] (عالمگیری ص ۳۵، جلد ۶)

مسئلہ ۳۲۸ کسی نے حاملہ باندی خریدی اور قبضہ نہیں کیا تھا کہ اس کے حمل کو آزاد کردیا۔ پھر کسی نے اس کے پیٹ پر ضرب لگائی جس سے مردہ بچہ پیدا ہوا تو مشتری کو اختیار ہے کہ باندی کو پوری قیمت میں لے لے اور ضارب سے آزاد بچہ کا ارش وصول کرے اور اگر چاہے تو باندی کی بیع کو فسخ کردے اور بچے کے حصہ کی قیمت اس پر لازم ہوگی۔[3] (عالمگیری ص ۳۶ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۴۲ ج ۶)

مسئلہ ۳۲۹ کسی نے اپنی باندی سے کہا جو کسی اور سے حاملہ تھی، کہ تیرے پیٹ میں جو دو بچے ہیں ان میں سے ایک آزاد ہے اور یہ کہہ کر مولیٰ مرگیا۔ پھر کسی نے اس حاملہ کو ایسی ضرب لگائی جس سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی مردہ پیدا ہوئے تو ضرب لگانے والے پر لڑکے کا نصف غرہ اور اس کو غلام مان کر اس کی قیمت کا چالیسواں حصہ اور لڑکی کا نصف غرہ اور اس کو باندی مان کر جو قیمت ہوگی اس کا بیسواں حصہ لازم ہوگا۔[4] (عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶)

مسئلہ ۳۳۰ کسی حاملہ عورت نے اپنے پیٹ پر ضرب لگا کر یا دوا پی کر، یا کوئی اور تدبیر کرکے عمداً اپنے حمل کو ساقط کردیا تو اگر بغیر اجازت شوہر ایسا کیا تو اس عورت کے عاقلہ پر غرہ لازم ہوگا اور اگر عاقلہ نہ ہوں تو اس کے مال سے غرہ ایک سال میں ادا کیا جائے گا۔ اور اگر شوہر کی اجازت سے ایسا کیا ہے تو کچھ لازم نہیں ہے۔ اسی طرح اس نے اگر کوئی دوا پی جس سے اسقاط مقصود نہ تھا مگر اسقاط ہوگیا تو بھی کچھ لازم نہ ہوگا۔[5] (عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶، شامی ص ۵۱۹ جلد ۵، تبیین ص ۱۴۲ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۳ جلد ۸، قاضی خان ص ۳۹۲ جلد ۴)

مسئلہ ۳۳۱ اگر شوہر نے بیوی کو اسقاط کی اجازت دی اور بیوی نے کسی دوسری عورت سے اسقاط کرالیا تو یہ دوسری عورت بھی ضامن نہیں ہوگی۔[6] (شامی و درمختار ص ۵۲۰ ج ۵)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب العاشر في الجنين، ج٦، ص٣٥.
2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق، ص٣٦. 4 ...... المرجع السابق، ص٣٥.
5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب العاشر في الجنين، ج٦، ص٣٥.
و"تبيين الحقائق"، كتاب الدّيات، فصل في الجنين، ج٧، ص٢٩٧،
6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الدّيات، فصل في الجنين، ج١٠، ص٢٦٢، ٢٦٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۳۲ اُمّ ولد نے خود اپنا حمل ساقط کرلیا تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے۔[1] (درمختار وشامی ص ۵۲۰ جلد ۵، بحرالرائق ص ۳۴۳ ج ۸)

مسئلہ ۳۳۳ کسی حاملہ نے عمداً اسقاط کی دوا پی اس سے زندہ بچہ پیدا ہوکر مرگیا، تو اس کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی اور اس پر کفارہ لازم ہے اور وہ وارث نہیں ہوگی اور اگر مردہ بچہ ساقط ہوا تو اس کے عاقلہ پر غرہ ہے اور اس پر کفارہ ہے اور یہ محروم الِارث ہے[2]۔ اور اگر مضغہ ساقط ہوا تو استغفار و توبہ کرے۔[3] (بحرالرائق ص ۳۴۴، جلد ۸)

مسئلہ ۳۳۴ خلع کرنے والی حاملہ نے عدت ختم کرنے کے لیے اسقاط حمل کرلیا تو اس پر شوہر کے لیے غرہ واجب ہے۔[4] (بحرالرائق ص ۳۴۴ ج ۸، عالمگیری ص ۳۶ جلد ۶)

مسئلہ ۳۳۵ اگر کسی نے کسی کے جانور کا حمل گرادیا تو اگر مردہ بچہ پیدا ہوا ہے اور اس سے ماں کی قیمت میں نقصان آ گیا تو یہ شخص اس نقصان کا ضامن ہوگا۔ اگر قیمت میں نقصان نہیں آیا تو اس پر کچھ نہیں ہے اور اگر زندہ بچہ پیدا ہوکر مرگیا تو مارنے والے کے مال میں سے بچے کی قیمت نقد ادا کی جائے گی۔[5] (درمختار وشامی ص ۵۲۰ جلد ۵، مبسوط ص ۸۷، جلد ۲۶)

مسئلہ ۳۳۶ جنین کے اِتلاف میں کفارہ نہیں ہے اور جس حمل میں بعض اعضا بن چکے ہوں اس کا حکم تام الخلقت کی طرح ہے۔[6] (بحرالرائق ص ۳۴۳، جلد ۸، فتح القدیر ص ۳۲۹، جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۱، جلد ۶)

مسئلہ ۳۳۷ اگر ایسے مضغہ کا اسقاط کیا جس میں اعضا نہیں بنے تھے اور معتبر دائیوں نے یہ شہادت دی کہ یہ مضغہ بچہ بننے کے قابل ہے اگر باقی رہتا تو انسانی صورت اختیار کرلیتا تو اس میں حکومتِ عدل ہے۔[7] (شامی ص ۵۱۹، جلد ۵)

بچوں سے متعلق جنایات کے احکام

مسئلہ ۳۳۸ کسی شخص نے کسی آزاد بچے کو اغوا کرلیا اور بچہ اس کے پاس سے غائب ہوگیا تو اس اغوا کرنے والے

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الدّيات، فصل في الجنين، ج ۱۰، ص ۲٦۳.

2 ...... یعنی وراثت سے محروم ہے۔

3 ...... تكملة "البحرالرائق"، كتاب الدّيات، فصل في الجنين، ج ۹، ص ۱۰۵.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب العاشرفي الجنين، ج ٦، ص ۳٥، ۳٦.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الدّيات، فصل في الجنين، ج ۱۰، ص ۲٦٤.

6 ...... تكملة "البحرالرائق"، كتاب الدّيات، فصل في الجنين، ج ۹، ص ۱۰٤، ۱۰٥.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الدّيات، فصل في الجنين، ج ۱۰، ص ۲٦۲.

www.dawateislami.net

کوقید کیا جائے گا تاوقتیکہ بچہ واپس آ جائے یا اس کی موت کا علم ہو جائے۔[1] (قاضی خان ص ۳۹۳ ج ۴، درمختار ص ۵۴۷ ج ۵، طحطاوی علی الدرص ۳۰۳ جلد ۴)

مسئلہ ۳۳۹ کسی نے کسی آزاد بچہ کو اغوا کیا اور وہ بچہ اس کے پاس اچانک یا کسی بیماری سے مرگیا تو اس پر ضمان نہیں ہے۔ اور اگر کسی سبب سے مثلاً سخت سردی یا بجلی گرنے، پانی میں ڈوبنے، چھت سے گرنے یا سانپ کے کاٹنے سے مرگیا تو اغوا کرنے والے کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی[2]۔ (شامی ودرمختار ۵۴۷ ج ۵، فتح القدیر ص ۳۸۲ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۶۷ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۹۰ جلد ۸، مبسوط ص ۱۸۶ جلد ۲۶، عالمگیری ص ۳۴ جلد ۶) اور اگر بچہ نے غاصب کے پاس خودکشی کرلی یا کسی کو قتل کر دیا تو غاصب پر ضمان نہیں ہے۔[3] (مبسوط ص ۱۸۶ جلد ۲۶، عالمگیری ص ۳۴ جلد ۶)

مسئلہ ۳۴۰ اسی طرح اگر آزاد کو اغوا کر کے پابہ زنجیر کر دیا[4] اور وہ مذکورہ بالا اسباب میں سے کسی سبب سے مرگیا تو بھی اغوا کرنے والے کے عاقلہ پر دیت ہے اور اگر اس کو پابہ زنجیر نہیں کیا تھا اور وہ ان اسباب مذکورہ سے خود کو بچا سکتا تھا مگر اس نے بچنے کی کوشش نہیں کی اور مرگیا تو اغوا کرنے والے پر نفس کا ضمان نہیں ہے۔[5] (عنایہ ص ۳۸۲ جلد ۸، درمختار وشامی ص ۵۴۷ جلد ۵، بحرالرائق ص ۳۹۰ جلد ۸)

مسئلہ ۳۴۱ ختنہ کرنے والے سے کہا کہ بچے کی ختنہ کر دے۔ غلطی سے بچہ کا حشفہ کٹ گیا اور بچہ مرگیا تو ختنہ کرنے والے کے عاقلہ پر نصف دیت ہوگی اور اگر زندہ رہا تو پوری دیت لازم ہوگی۔[6] (درمختار وشامی ص ۵۴۸ جلد ۵، عالمگیری ص ۳۴ جلد ۶، طحطاوی علی الدرص ۳۰۳ جلد ۴، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۷ جلد ۳)

مسئلہ ۳۴۲ کسی نے بچے کو جانور پر سوار کر کے کہا کہ اس کو روکے رہنا اور بچہ نے جانور کو چلایا نہیں لیکن گر کر مرگیا تو اس سوار کرنے والے کے عاقلہ پر بچہ کی دیت لازم ہوگی۔[7] (درمختار وشامی ص ۵۴۸ ج ۵، طحطاوی علی الدرص ۳۰۴ جلد ۴، عالمگیری ص ۳۳ جلد ۶، مبسوط ص ۱۸۶ جلد ۲۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۷ جلد ۳)

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، فصل فی إتلاف الجنین...إلخ، ج ۲، ص ۳۹۳.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الدّیات، فصل فی غصب القن، ج ۱۰، ص ۳۱۴.

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الجنایات، الباب التاسع فی الامر بالجناية...إلخ، ج ٦، ص ۳٤.

4 ......یعنی پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الدّیات، فصل فی غصب القن وغیره، ج ۱۰، ص ۳۱٤.

6 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الجنایات، الباب التاسع فی الامر بالجناية...إلخ، ج ٦، ص ۳٤.

7 ......المرجع السابق، ص ۳۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴۳ کسی نے بچہ کو جانور پر سوار کر کے کہا کہ اس کو میرے لیے روکے رہو۔ اس بچہ نے جانور کو چلایا اور اس جانور نے کسی شخص کو کچل کر ہلاک کر دیا تو بچہ کے عاقلہ پر اس مرنے والے کی دیت لازم ہوگی اور سوار کرنے والے پر کچھ نہیں ہے اور اگر بچہ اتنا خوردسال[1] ہے کہ جانور پر سواری نہیں کرسکتا ہے تو اس صورت میں مرنے والے کی دیت کسی پر لازم نہیں ہوگی۔[2] (درمختار و شامی ص ۵۴۸ ج ۵، عالمگیری ص ۳۳ ج ۶ طحطاوی علی الدر ص ۳۰۴ ج ۴، مبسوط ص ۱۸۶ ج ۲۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۷ ج ۳)

مسئلہ ۳۴۴ کسی نے بچہ کو جانور پر سوار کر دیا اور اس سے کہا کہ اس کو روکے رہو۔ بچہ نے جانور کو چلا دیا اور گر کر مر گیا تو سوار کرنے والے کے عاقلہ پر بچہ کی دیت نہیں ہے۔[3] (شامی ص ۵۴۸ جلد ۵، طحطاوی علی الدر ص ۳۰۴ جلد ۴، عالمگیری ص ۳۳ جلد ۶، مبسوط ص ۱۸۷ جلد ۲۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۷ جلد ۳)

مسئلہ ۳۴۵ بچہ کسی دیوار یا پیڑ پر چڑھا ہوا تھا، نیچے سے کسی نے چیخ کر کہا گر مت جانا جس سے بچہ گر کر مر گیا تو چیخنے والے پر کچھ نہیں ہے اور اگر اس نے کہا کہ کود جا اور بچہ کودا اور مر گیا تو اس کہنے والے پر بچہ کی دیت ہے۔[4] (عالمگیری ص ۳۳ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۴، ج ۳)

مسئلہ ۳۴۶ اگر کسی نے اتنے چھوٹے بچے کو جانور پر اپنے ساتھ سوار کر لیا جو تنہا جانور پر سوار نہیں ہوسکتا اور چلا بھی نہیں سکتا، اس جانور نے کسی کو کچل کر ہلاک کر دیا تو مرنے والے کی دیت صرف اس سوار کے عاقلہ پر ہوگی اور سوار پر کفارہ بھی ہے۔ بچہ کے عاقلہ پر کچھ نہیں ہے اور اگر بچہ سواری کو چلا سکتا ہے تو دونوں کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی۔[5] (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۴۷، ج ۳، عالمگیری ص ۳۳ ج ۶، مبسوط ص ۱۸۷، ج ۲۶)

مسئلہ ۳۴۷ باپ اپنے بچہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا اس بچہ کو کسی شخص نے کھینچا اور باپ اس بچہ کا ہاتھ پکڑے رہا اور اس شخص کے کھینچنے کی وجہ سے بچہ مر گیا تو اس بچہ کی دیت کھینچنے والے پر ہے اور باپ بچہ کا وارث ہوگا اور اگر دونوں نے کھینچا اور بچہ مر گیا تو دونوں پر دیت لازم ہوگی اور باپ وارث نہیں ہوگا۔[6] (عالمگیری ص ۳۳، ج ۶، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۴۵، ج ۳)

---

1 ......یعنی اتنا کم سن۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب التاسع فی الامر بالجناية...إلخ، ج٦، ص٣٣.

و"ردالمحتار"، كتاب الدّيات، فصل فی غصب القن، ج١٠، ص٣١٦.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب التاسع فی الامر بالجناية...إلخ، ج٦، ص٣٣.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب التاسع فی الامر بالجناية...إلخ، ج٦، ص٣٣.

6 ......المرجع السابق، ص٣٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴۸ اتنا چھوٹا بچہ جو اپنے نفس کی حفاظت کرسکتا ہے اگر پانی میں ڈوب کریا چھت سے گر کر مرجائے تو ماں باپ پر کچھ نہیں ہے اور اگر اپنے نفس کی حفاظت نہیں کرسکتا تھا تو جس کی نگرانی میں تھا اس پر توبہ واستغفار لازم ہے اور اگر اس کی گود سے گر کر مرگیا تو کفارہ بھی لازم ہے۔[1] (عالمگیری ص ۳۳ ج ٦، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۷ ج ۳، شامی ص ۵۲۹ ج ۵)

مسئلہ ۳۴۹ ماں شیر خوار بچہ کو باپ کے پاس چھوڑ کر چلی گئی اور بچہ دوسری عورتوں کا دودھ پی لیتا تھا۔لیکن باپ نے کسی دودھ پلانے والی کا انتظام نہ کیا اور بچہ بھوک سے مرگیا تو باپ پر کفارہ اور توبہ لازم ہے اور اگر بچہ دوسری عورت کا دودھ قبول نہیں کرتا تھا اور ماں یہ بات جانتی تھی تو گناہ ماں پر ہے ماں توبہ کرے اور کفارہ بھی دے۔[2] (عالمگیری از محیط ص ۳۳ ج ٦، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۴۷، جلد ۳)

مسئلہ ۳۵۰ چھ سال کی بچی کو بخار تھا اور آگ کے پاس بیٹھی تاپ رہی تھی۔ باپ گھر میں نہ تھا ماں اسی حالت میں بچی کو چھوڑ کر کہیں چلی گئی اور بچی جل کر مرگئی تو ماں پر دیت نہیں ہے لیکن توبہ واستغفار کرے اور مستحب یہ ہے کہ کفارہ بھی دے۔[3] (عالمگیری از ظہیریہ ص ۳۳، ج ٦)

مسئلہ ۳۵۱ کسی نے کسی بچہ سے کہا کہ درخت پر چڑھ کر میرے پھل توڑ دے بچہ درخت سے گر کر مرگیا تو چڑھانے والے کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی اسی طرح کوئی چیز اٹھانے کو کہا یا لکڑی توڑنے کو کہا اور بچہ اس چیز کو اٹھانے سے یا پیڑ سے گر کر مرگیا تو اس حکم دینے والے کے عاقلہ پر بچہ کی دیت لازم ہوگی۔[4] (عالمگیری ص ۳۲ ج ٦، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۵ ج ۳)

مسئلہ ۳۵۲ کسی نے بچہ کو حکم دیا کہ فلاں شخص کو قتل کر دے بچہ نے قتل کر دیا تو بچہ کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی پھر وہ عاقلہ اس دیت کو حکم دینے والے کے عاقلہ سے وصول کریں گے۔[5] (قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۴۴ ج ۳، عالمگیری از خزانۃ المفتین ص ۳۰ ج ٦، مبسوط ص ۱۸۵ ج ۲٦)

مسئلہ ۳۵۳ کسی بچہ نے دوسرے بچہ کو حکم دیا کہ فلاں شخص کو قتل کر دے اور اس نے قتل کر دیا تو قتل کرنے والے کے عاقلہ پر دیت لازم ہے اور یہ دیت حکم دینے والے کے عاقلہ سے وصول نہیں کریں گے۔[6] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۵ ج ۳، عالمگیری ص ۳۰ جلد ٦، مبسوط ص ۱۸۵ ج ۲٦)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب التاسع في الامر بالجناية...إلخ، ج٦، ص ٣٣.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق، ص ٣٢، ٣٣.

5 ...... المرجع السابق، ص ٣٠.

6 ...... المرجع السابق، ص ٣٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۵۴ بچے نے کسی بالغ کو حکم دیا کہ فلاں کو قتل کر دے اور اس نے قتل کر دیا، تو حکم دینے والا بچہ ضامن نہیں ہوگا۔ (قاضی خان علی الہندیہ ص۴۴۵ ج۳) اسی طرح بالغ نے اگر کسی دوسرے بالغ کو حکم دیا اور اس نے قتل کر دیا تو قاتل پر ضمان ہے حکم دینے والے پر نہیں۔[1] (خانیہ علی الہندیہ ص۴۴۵ جلد۳، عالمگیری ص۳۰ جلد۶)

مسئلہ ۳۵۵ کسی شخص نے بچہ کو حکم دیا کہ فلاں شخص کا کھانا کھالے یا مال جلا دے یا اس کے جانور کو ہلاک کر دے تو اس مال کا ضمان اس بچے کے مال میں لازم ہے اور بچے کے اولیاء اس ضمان کو ادا کرنے کے بعد حکم دینے والے سے وصول کریں۔[2] (خانیہ علی الہندیہ ص۴۴۵ ج۳، عالمگیری ص۳۰ ج۶) اور اگر بچے نے بالغ کو ان کاموں کا حکم دیا اور اس نے عمل کر لیا تو بچے پر ضمان نہیں ہے۔[3] (عالمگیری ص۳۰ ج۶)

مسئلہ ۳۵۶ اگر کسی نابالغ نے نابالغہ سے زنا کیا اور اس کی بکارت زائل کر دی تو اس پر مہر مثل لازم آئے گا اور اگر بالغہ کی بکارت زبردستی زنا کر کے نابالغ نے زائل کر دی تو بھی اس پر مہر مثل لازم آئے گا اور اگر بالغہ سے نابالغ نے برضا زنا کیا تھا تو مہر لازم نہیں ہے۔[4] (خانیہ علی الہندیہ ص۴۴۶، ج۳)

مسئلہ ۳۵۷ بچے تیراندازی کا کھیل کھیل رہے تھے کسی نو برس تک کے بچے کا تیر کسی شخص کی آنکھ میں لگ گیا جس سے وہ شخص کانا ہو گیا تو اس کی آنکھ کا تاوان بچہ کے مال سے ادا کیا جائے گا اس کے باپ پر کچھ نہیں ہے اور اگر بچے کے پاس مال نہیں ہے تو جب مال ملے گا اس وقت تاوان ادا کر دے گا مگر شرط یہ ہے کہ یہ بات شہادت سے ثابت ہو کہ اسی بچے کا تیر اس شخص کی آنکھ میں لگا ہے صرف بچے کا اقرار یا اس کے تیر کا پایا جانا تاوان کے لیے کافی نہیں ہے۔[5] (قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۴۷، ج۳)

مسئلہ ۳۵۸ کسی نے اپنے کسی کام کے لیے کسی کے بچے کو ولی کی اجازت کے بغیر کہیں بھیجا۔ راستے میں بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ چھت پر چڑھ گیا اور چھت پر سے گر کر مر گیا تو بھیجنے والے پر ضمان لازم ہوگا۔[6] (قاضی خان علی الہندیہ ص۴۴۷ ج۳)

مسئلہ ۳۵۹ کسی نے بچے کو اغواء کر کے قتل کر دیا یا اس کے پاس درندہ نے پھاڑ کھایا یا دیوار سے گر کر مر گیا تو غاصب ضامن ہوگا۔[7] (قاضی خان علی الہندیہ ص۴۴۷ ج۳، عالمگیری ص۳۴ ج۶، مبسوط ص۱۸۶ ج۲۶)

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، فصل فی القتل الذی یوجب الدّیة، ج۲، ص۳۹۲.

2 ......المرجع السابق.　3 ......المرجع السابق.　4 ......المرجع السابق.

5 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، فصل فی إتلاف الجنین، ج۲، ص۳۹۳.

6 ......المرجع السابق، ص۳۹۳.　7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۶۰ کسی غلام نے آزاد بچے کو سواری پر سوار کر دیا بچہ سواری سے گر کر مر گیا تو اس بچہ کی دیت غلام پر ہے۔ مولیٰ غلام ہی کو اس کی دیت میں دے دے یا فدیہ دے دے اور اگر سواری پر غلام بھی سوار ہوا اور سواری کو چلایا، سواری نے کسی کو کچل دیا اور وہ مر گیا تو نصف دیت بچے کے عاقلہ پر ہے اور نصف غلام پر۔[1] (عالمگیری ص ۳۳ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۸ ج ۳، مبسوط ص ۱۸۷ ج ۲۶)

مسئلہ ۳۶۱ کسی آزاد شخص نے ایسے نابالغ غلام بچے کو سواری پر سوار کر دیا جو سواری پر ٹھہر سکتا ہے اور اس کو چلا بھی سکتا ہے پھر اس کو حکم دیا کہ وہ جانور کو چلائے اس نے کسی آدمی کو کچل کر مار دیا تو اس کا تاوان غلام بچہ پر ہے اس کی دیت میں مولیٰ یا تو غلام کو دے دے یا اس کا فدیہ دے دے پھر وہ مولیٰ حکم دینے والے سے یہ رقم وصول کرے۔[2] (قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۴۸ جلد ۳، مبسوط ص ۱۸۸ ج ۲۶)

مسئلہ ۳۶۲ کسی عبد ماذون نے کسی بچے کو حکم دیا کہ فلاں کے کپڑے پھاڑ دے یا بچہ کو اپنے کام کے لیے بھیجا اور بچہ ہلاک ہو گیا تو حکم دینے والا ضامن ہوگا۔[3] (عالمگیری ص ۳۱ ج ۶)

مسئلہ ۳۶۳ کسی بچے کے پاس غلام کو ودیعت رکھا اور اس بچے نے غلام کو قتل کر دیا تو بچے کے عاقلہ پر غلام کی قیمت ہے۔[4] (تبیین الحقائق ص ۱۶۸ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۹۰ ج ۸، عالمگیری ص ۳۴ ج ۶، شامی ص ۵۴۸ ج ۵) اور اگر مادون النفس میں جنایت کی ہے تو اس کا ارش بچہ کے مال سے ادا کیا جائے گا۔[5] (شامی و درمختار ص ۵۴۸، ج ۵)

مسئلہ ۳۶۴ اگر کسی بچہ کے پاس کھانا بلا اجازتِ ولی امانت رکھا گیا اور بچہ نے اس کو کھا لیا تو اس پر ضمان نہیں ہے۔[6] (تبیین الحقائق ص ۱۶۸، ج ۶، بحر الرائق ص ۳۹۰ ج ۸، عالمگیری ص ۳۴ ج ۶، شامی و درمختار ص ۵۶۸ ج ۵) اور اگر ولی کی اجازت سے رکھا تھا تو ضامن ہوگا جب کہ بچہ عاقل ہو ورنہ نہیں ہوگا۔[7] (ہدایہ وعنایہ ص ۳۸۳، ج ۸)

---

1 ......"الفتاوی الخانية"،كتاب الجنايات،فصل فی إتلاف الجنين،ج۲،ص۳۹۳،۳۹٤.

2 ......المرجع السابق،ص۳۹٤.

3 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الجنايات،الباب التاسع فی الامر بالجناية...إلخ،ج٦، ص ۳۰،۳۱.

4 ......"ردالمحتار"،كتاب الديات،فصل فی غصب القن وغيره،ج۱۰،ص۳۱٦.

5 ......المرجع السابق.

6 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الجنايات،الباب التاسع فی الامر بالجناية...إلخ،ج٦، ص ۳٤.

7 ......"العناية"و"فتح القدير"،كتاب الديات،باب غصب العبد...إلخ،ج۹،ص۳۰۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۶۵ ماں یا باپ یا وصی نے بچے کو تعلیم قرآن کے لیے معتاد طریقے سے مارا جس سے بچہ مر گیا تو ان پر ضمان نہیں ہے اور یہی حکم معلم کا بھی ہے جب کہ اس نے ان کی اجازت سے مارا ہو اور اگر انھوں نے غیر معتاد طریقے سے مارا اور بچہ مر گیا تو یہ لوگ ضامن ہوں گے۔[1] (درمختار و شامی ص ۴۹۸ ج ۵)

مسئلہ ۳۶۶ باپ یا وصی نے بچہ کو تادیباً مارا اور بچہ مر گیا تو ان پر ضمان نہیں ہے جب کہ معتاد طریقے پر مارا ہو[2] اور اگر غیر معتاد طریقے سے مارا تو ضمان ہے۔[3] (درمختار و شامی ص ۴۹۸، ج ۵)

مسئلہ ۳۶۷ ماں نے اگر اپنے بچہ کو تادیباً[4] مارا اور بچہ مر گیا تو بہر حال ماں ضامن ہوگی۔[5] (درمختار و شامی ص ۴۹۸، ج ۵)

مسئلہ ۳۶۸ کسی نے بچے کو ہتھیار دیئے، بچہ اس کو اٹھانے سے تھک گیا اور ہتھیار اس کے ہاتھ سے اس پر گرا اور بچہ مر گیا تو اسلحہ دینے والے کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر بچہ نے اس اسلحہ سے خودکشی کر لی یا کسی دوسرے کو قتل کر دیا تو دینے والے پر ضمان نہیں ہے۔[6] (عالمگیری ص ۳۲ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۴ ج ۳، مبسوط ص ۸۵ ج ۲۶)

مسئلہ ۳۶۹ کسی آزاد بچے کو ایسے غلام بچے نے جو مجبور تھا حکم دیا کہ فلاں شخص کو قتل کر دے اور اس نے قتل کر دیا تو قاتل بچہ ضامن ہوگا اور حکم دینے والے غلام بچے سے اس کا تاوان اس کے آزاد ہونے کے بعد بھی واپس نہیں لے سکے گا۔[7] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۵ ج ۳)

مسئلہ ۳۷۰ اور اگر بالغہ باندی نے نابالغ کو دعوت زنا دی اور اس نے زنا کر کے اس کی بکارت زائل کر دی تو بچہ پر اس کا مہر لازم ہے۔[8] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۶ ج ۳)

---

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الجنايات، باب القود...إلخ، فصل فى الفعلين، مطلب: الصحيح...إلخ، ج ۱۰، ص ۲۲۰.

2 ......یعنی جیسا کہ عام طور پر مارا جاتا ہے۔

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الجنايات، باب القود...إلخ، فصل في الفعلين، ج ۱۰، ص ۲۲۰.

4 ......یعنی ادب سکھانے کے لیے۔

5 ......"ردالمحتار"، كتاب الجنايات، باب القود...إلخ، فصل فى الفعلين، مطلب: الصحيح...إلخ، ج ۱۰، ص ۲۲۰.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب التاسع فى الامر بالجناية...إلخ، ج ٦، ص ۳۲.

7 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الجنايات، فصل فى القتل الذى يوجب الدية، ج ۲، ص ۳۹۲.

8 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

دیوار وغیرہ گرنے سے حادثات کا بیان

مسئلہ ۳۷۱ یہ جاننا ضروری ہے کہ ایسی دیوار جو سلامی میں ہو یعنی ٹیڑھی ہو، اگر بناتے وقت اس کے بنانے والے نے ٹیڑھی بنائی پھر وہ کسی انسان پر گر گئی اور وہ مر گیا یا کسی کے مال پر گر پڑی اور وہ مال تلف ہو گیا تو دیوار کے مالک کو ضمان دینا ہو گا خواہ اس دیوار کو گرانے کا مطالبہ کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، اور اگر اس دیوار کو سیدھا بنایا تھا مگر بعد میں ٹیڑھی ہو گئی مرور زمانہ کی وجہ سے[1] پھر کسی انسان پر گر پڑی یا مال پر گر پڑی اور اس کو تلف کر گئی تو کیا دیوار کے مالک پر ضمان ہے؟ ہمارے علمائے ثلاثہ کے نزدیک اگر مطالبۂ نقض سے پہلے[2] گری ہے تو اس کا ضمان نہیں ہے، اور مطالبۂ نقض سے اتنے بعد گری ہے جس میں اس کا گرانا ممکن تھا، مگر اس نے اس کو نہیں گرایا تو قیاس چاہتا ہے کہ ضمان نہ ہو۔ مگر استحساناً ضامن ہو گا۔ ھکذا فی الذخیرۃ۔

پھر جو جان تلف ہوئی اس کی دیت صاحب دیوار کے عاقلہ پر ہے۔ اور جو مال تلف ہوا اس کا ضمان دیوار کے مالک پر ہے۔[3] (عالمگیری ص ۳۶ ج ۶، مبسوط ص ۹ ج ۲۷، تبیین الحقائق ص ۱۴۷ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۶ ج ۵، مجمع الانہر ص ۶۵۷ ج ۲، فتح القدیر و عنایہ ص ۳۴۱ ج ۸، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۳۷۲ تقدم کی تفسیر یہ ہے کہ صاحب حق دیوار کے مالک سے کہے کہ تیری دیوار خطرناک ہے یا کہے کہ سلامی میں ہے یعنی ٹیڑھی ہے، تو اس کو گرا دے تاکہ کسی پر گر نہ پڑے اور اس کو تلف نہ کر دے اور اگر یہ کہا کہ تجھ کو چاہیے کہ تو اس کو گرا دے، تو یہ مشورہ ہو گا مطالبہ نہ ہو گا۔ بحوالہ قاضی خان۔ تقدم میں مطالبہ شرط ہے اِشہاد شرط نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس کے گرانے کا مطالبہ کیا بغیر اِشہاد کے اور مالک دیوار نے امکان کے باوجود دیوار نہیں گرائی یہاں تک کہ وہ خود گر گئی اور اس سے کوئی چیز تلف ہو گئی اور وہ تلف کا اقرار کرتا ہے تو ضمان دے گا۔ گواہ بنانے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر مالکِ دیوار انکارِ طلب کرے تو گواہوں کے ذریعے سے طلب کو ثابت کیا جا سکے۔[4] (عالمگیری از کافی ص ۳۶ ج ۶، مجمع الانہر ص ۶۵۶ ج ۲، بحر الرائق ص ۳۸۴ ج ۸، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۳۵۴ ج ۳، مبسوط ص ۹ ج ۲۷، شامی ص ۵۲۶ ج ۵، تبیین ص ۱۴۷ ج ۶)

مسئلہ ۳۷۳ دیوار کے متعلق دیوار گرانے کا مطالبہ کرنا دیوار کے مالک سے یہی ملبہ ہٹانے کا مطالبہ ہے یہاں تک کہ اگر تقدم کے بعد دیوار گر پڑے اور اس کے ملبے سے ٹکرا کر کوئی مر جائے تو دیوار کے مالک پر اس کی دیت لازم ہو گی۔[5] (عالمگیری از ذخیرہ ص ۳۶ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۴۷ ج ۶، عنایہ فتح القدیر ص ۳۴۱ ج ۸، درمختار و شامی ص ۵۲۸ ج ۵ بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۶۴ ج ۳)

---

1 ...... یعنی طویل وقت گزرنے کی وجہ سے۔

2 ...... یعنی گرانے کا مطالبہ کرنے سے پہلے۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط... إلخ، ج٦، ص٣٦.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۷۴ مکان کی زیریں منزل[1] ایک شخص کی ہے اور بالائی دوسرے کی اور پورا مکان گراؤ ہے اور دونوں سے گرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پھر بالائی حصہ گرا اور اس سے کوئی آدمی ہلاک ہوگیا تو اس کا ضمان بالائی حصہ کے مالک پر ہے۔[2] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۷ ج ۳)

مسئلہ ۳۷۵ مالکِ دیوار سے گراؤ دیوار[3] کے اِنہدام کا مطالبہ[4] کیا گیا اس نے نہیں گرائی اور مکان بیچ دیا تو مشتری ضامن نہیں ہوگا۔ ہاں اگر خریدنے کے بعد اس سے مطالبۂ نقض کرلیا گیا تھا اور اس پر گواہ بنا لیے گئے تھے تو یہ ضامن ہوگا۔[5] (عالمگیری ص ۳۷ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۵۵ ج ۸، ہدایہ فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸)

مسئلہ ۳۷۶ لقیط (لاوارث، ملا ہوا بچہ) کی گراؤ دیوار کے اِنہدام کا مطالبہ کیا گیا تھا اور اس نے نہیں گرائی تھی پھر وہ دیوار گری جس سے کوئی آدمی مرگیا تو اس کی دیت بیت المال دے گا۔ اسی طرح وہ کافر جو مسلمان ہوگیا تھا۔ اس نے کسی سے عقدِ موالاۃ نہیں کیا تھا۔ اس کی دیوار کے گرنے سے ہلاک ہونے والے کی دیت بھی بیت المال ہی دے گا۔[6] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۶ ج ۳، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۳۷۷ کسی کی گراؤ دیوار مطالبۂ انہدام سے پہلے گر پڑی پھر اس سے راستہ پر سے ملبہ ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا اور اس نے نہ اٹھایا یہاں تک کہ اس سے ٹکرا کر کوئی آدمی یا جانور ہلاک ہوگیا تو یہ ضامن ہوگا۔[7] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۷ ج ۳، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۳۷۸ مطالبۂ نقض کی صحت کے لیے یہ شرط ہے کہ یہ اس سے کیا جائے جس کو گرانے کا حق حاصل ہے یہاں تک اگر کرایہ دار یا عاریت کے طور پر اس میں رہنے والے سے مطالبہ کیا اور اس نے دیوار کو نہیں گرایا، حتّٰی کہ وہ دیوار کسی انسان پر گر پڑی تو اس صورت میں کسی پر ضمان نہیں ہے۔[8] (ہندیہ از ذخیرہ ص ۳۷ ج ۶ بحر الرائق ص ۳۵۳ ج ۸، درمختار ص ۵۲۷ ج ۵، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۴ ج ۳، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸)

---

1 ...... نچلی منزل۔

2 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، فصل فی جنایة الحائط، ج ۲، ص ۴۰۶.

3 ...... جھکی ہوئی دیوار، گرنے والی دیوار۔ 4 ...... گرانے کا مطالبہ۔

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشر فی جنایة الحائط... إلخ، ج ٦، ص ۳۷.

6 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، فصل فی جنایة الحائط، ج ۲، ص ۴۰۵.

7 ...... المرجع السابق، ص ۴۰٦.

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشر فی جنایة الحائط... إلخ، ج ٦، ص ۳۷.

و"تبیین الحقائق" کتاب الدّیات، باب مایحدثه الرجل فی الطریق، ج ۷، ص ۳۰۸.

www.dawateislami.net

مَسْئَلَہ ۳۷۹ دیوار گرنے کے وقت تک اس شخص کا مالک رہنا بھی شرط ہے جس پر مطالبہ کے وقت گواہ بنائے گئے تھے۔ یہاں تک کہ اگر اس کی ملک سے وہ دیوار بیع کے ذریعہ خارج ہوگئی اور دوسرے کی ملک میں آنے کے بعد گر پڑی تو اس پر کچھ نہیں ہے۔[1] (تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ٦، عالمگیری ص ۳۷ ج ٦، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸، درمختار ص ۵۲۷ ج ۵، فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸)

مَسْئَلَہ ۳۸۰ دیوار کے گراؤ ہونے سے قبل اشہاد صحیح نہیں ہے، چونکہ تعدی معدوم ہے۔[2] (عالمگیری از خزانۃ المفتین ص ۳۷ ج ٦، درمختار وشامی ص ۵۲۹ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ٦)

مَسْئَلَہ ۳۸۱ اگر گراؤ دیوار کے مالک سے اس کے گرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ درآں حالیکہ وہ عاقل بالغ مسلمان تھا اور اس مطالبہ نقض پر گواہ بھی بنالیے گئے۔ پھر اس مالک دیوار کو طویل المیعاد شدید قسم کا جنون ہوگیا۔ یامعاذ اللّٰہ وہ مرتد ہوگیا اور دارالحرب میں چلا گیا اور قاضی نے اس کے دارالحرب میں چلے جانے کی تصدیق کردی اور پھر وہ مسلمان ہوکر واپس آگیا اور وہ گھر جس کی دیوار گراؤ تھی اس کو واپس مل گیا اس کے بعد وہ گراؤ دیوار کسی انسان پر گر پڑی جس سے وہ مرگیا تو اس کا خون ہدر ہے یعنی اس کا ضمان کسی پر نہیں ہے۔ اسی طرح جنون سے صحت کے بعد کی صورت کا حکم ہے۔ ہاں اگر مرتد کے مسلمان ہونے یا مجنون کے افاقہ کے بعد ان پر اشہاد کرلیا ہے تو یہ ضامن ہوں گے۔[3] (خانیہ علی الہندیہ ص ۴٦۴ ج ۳، عالمگیری ص ۳۷ ج ٦، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مَسْئَلَہ ۳۸۲ اسی طرح اگر گھر کو بیچ دیا، بعد اس کے کہ اس سے گراؤ دیوار کے گرانے کا مطالبہ کیا جاچکا تھا اور اس پر گواہ بھی قائم کرلیے گئے تھے۔ پھر وہ مکان کسی عیب کی وجہ سے قضائے قاضی یا بلا قضائے قاضی سے اس کی ملک میں لوٹ آیا یا خیار رویت یا خیار شرط کی وجہ سے جو مشتری[4] کو تھا پھر وہ دیوار گر پڑی اور کوئی چیز تلف ہوگئی[5] تو مالک دیوار پر ضمان نہیں ہے۔ ہاں اگر رد کے بعد دوبارہ اس سے دیوار کے گرانے کا مطالبہ کیا گیا اور اس پر گواہ بھی پیش کیے گئے تو ضامن ہوگا۔ یا بائع کو اختیار تھا اور اس نے بیع کو فسخ کردیا اور اس کے بعد دیوار گر پڑی اور اس سے کوئی چیز تلف ہوگئی تو بائع ضامن ہوگا۔[6] (عالمگیری از ظہیریہ ص ۳۷ ج ٦، خانیہ علی الہندیہ ص ۴٦۴ ج ۳، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸، شامی ص ۵۲۸ ج ۵)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص٣٧.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق.

4 ......خریدار۔ 5 ......ضائع ہوگئی۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص٣٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۸۳ اگر بائع نے اپنا خیار ساقط کردیا اور بیع کو واجب کردیا تو اشہاد باطل ہوجائے گا۔ چونکہ اس نے دیوار کو اپنی ملک سے نکال دیا۔[1] (قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۶۴ ج۳، بحر الرائق ص۳۵۵ ج۸، عالمگیری ص۳۷ ج۶، درمختار و شامی ص۵۲۷، ج۵)

مسئلہ ۳۸۴ کسی دیوار کا بعض حصہ گراؤ اور بعض صحیح تھا۔ صحیح حصہ گر پڑا جس سے کوئی مر گیا اور گراؤ حصہ نہیں گرا خواہ اس پر اشہاد کرلیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔ یہ خون رائیگاں جائے گا۔[2] (بحر الرائق ص۳۵۴ ج۸)

مسئلہ ۳۸۵ مطالبۂ نقض کے بعد اگر کسی شخص پر دیوار گر پڑے اور وہ مر جائے یا دیوار گرنے کے بعد اس کے ملبے سے ٹکرا کر کوئی گر پڑے اور مر جائے تو اس کی دیت مالک دیوار کے عاقلہ پر ہے اور اگر اس میت سے ٹکرا کر کوئی گرے اور مر جائے تو اس کی دیت نہ مالک دیوار پر ہے نہ اس کے عاقلہ پر ہے۔ اگر کسی نے راستے کی طرف چھجہ[3] نکالا اور وہ راستے میں گر پڑا۔ اس کے گرنے سے کوئی مر گیا یا اس کے ملبہ سے ٹکرا کر مر گیا یا اس مردے کی لاش سے ٹکرا کر کوئی گر پڑا اور مر گیا تو ہر صورت میں چھجہ کے مالک پر دیت واجب ہوگی۔[4] (عالمگیری ص۳۶ ج۶، عنایہ علی الہدایہ و فتح القدیر ص۳۴۳ ج۸، بحر الرائق ص۳۵۴ ج۸)

مسئلہ ۳۸۶ مطالبہ ثابت کرنے کے لیے دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی چاہیے۔ اگر ایسے گواہ بنائے گئے جن میں شہادت کی اہلیت نہیں، مثلاً دو غلام یا دو کافر یا دو بچے۔ اس کے بعد یہ دیوار گر گئی اور کوئی آدمی دب کر مر گیا اور جب شہادت کا وقت آیا تو یہ کافر مسلمان، یا غلام آزاد، یا بچے بالغ ہوچکے ہیں۔ ان کی شہادت قبول ہوگی اور دیوار کا مالک ضامن ہوگا۔ خواہ ان کی گواہی کی اہلیت دیوار گرنے سے پہلے پائی گئی ہو یا دیوار گرنے کے بعد۔[5] (خانیہ علی الہندیہ ص۴۶۴ ج۳، عالمگیری ص۳۶ ج۶، مبسوط ص۱۲ ج۲۷، درمختار و شامی ص۵۲۹ ج۵)

مسئلہ ۳۸۷ اور اگر اس گھر کے مشتری سے جس کی دیوار گراؤ تھی، دیوار گرانے کا مطالبہ کیا اور اس کو تین دن کا خیار تھا پھر اس نے اس گھر کو خیار کی وجہ سے بائع کو لوٹا دیا تو اشہاد باطل ہوگیا اور اگر اس نے بیع کو واجب کرلیا تو اشہاد صحیح ہے باطل

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص٣٧.

2 ......تكملة "البحر الرائق"، كتاب الدّيات، باب مايحدث الرجل فی الطريق، ج٩، ص١٢٣.

3 ......چھت سے آگے بڑھایا ہوا وہ حصہ جو بارش سے حفاظت یا دھوپ سے بچاؤ کے لئے ہوتا ہے۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص٣٦.

5 ......المرجع السابق، ص٣٦، ٣٧.

www.dawateislami.net

نہیں ہوا، اور اگر اس حالت میں بائع پر اشہاد کیا تو بائع ضامن نہیں ہوگا اور اگر بائع کو خیار تھا اور اس سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا اور اس نے بیع کو فسخ کر دیا تو اشہاد صحیح ہے۔ اور اگر بیع کو لازم کر دیا تو اشہاد باطل ہے اور اگر اس حالت میں مشتری سے مطالبہ کیا گیا تو مطالبہ صحیح نہیں ہے۔[1] (عالمگیری از مبسوط ص ۳۷، ج ۶)

مسئلہ ۳۸۸ ضمان کے لیے یہ شرط ہے کہ مالکِ دیوار کو اشہاد کے بعد اتنا وقت مل جائے کہ وہ اسکو گرا سکے۔ ورنہ اگر مطالبۂ انہدام کے فوراً بعد دیوار گر پڑے اور مالک کو اتنا وقت نہ ملے جس میں گرانا ممکن تھا اور اس سے کوئی چیز تلف ہو جائے تو ضمان واجب نہیں ہوگا۔[2] (تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، عالمگیری ص ۳۷ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۷ ج ۵، فتح القدیر ص ۳۴۱ ج ۸، مبسوط ص ۹ ج ۲۷)

مسئلہ ۳۸۹ تقدّم اور طلب کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ یہ صاحب حق کی طرف سے ہو اور عام راستہ میں عوام کا حق ہے۔ لہٰذا کسی ایک کا تقدم اور مطالبہ صحیح ہے۔[3] (عالمگیری از ذخیرہ ص ۳۷ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۶ ج ۳)

مسئلہ ۳۹۰ گراؤ دیوار کے گرانے کا مطالبہ کرنے میں مسلمان اور ذمی دونوں برابر ہیں۔ اگر دیوار عام راستے کی طرف جھک گئی ہو تو ہر گزرنے والے کو تقدم کا حق ہے۔ مسلمان ہو یا ذمی۔ بشرطیکہ آزاد، عاقل، بالغ ہو۔ یا اگر بچہ ہو تو اس کے ولی نے اس کو اس مطالبے کی اجازت دی ہو۔ اسی طرح اگر غلام ہو تو اس کے مولیٰ نے اس کو مطالبے کی اجازت دی ہو۔[4] (عالمگیری از کفایہ ص ۳۷ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۵۴، ج ۸، درمختار و شامی ص ۵۲۷، ج ۵، مبسوط ص ۹، ج ۲۷، عنایہ علی الہدایہ ص ۳۴۲ ج ۸)

مسئلہ ۳۹۱ خاص گلی میں اس گلی والوں کو مطالبہ کا حق ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا مطالبہ کرنا بھی کافی ہے اور جس گھر کی طرف دیوار گراؤ ہے تو اس گھر کے مالک کا یا اس میں رہنے والے کا مطالبہ کرنا شرط ہے۔[5] (عالمگیری از ذخیرہ ص ۳۷ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۸ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۵۵ ج ۸، فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸)

مسئلہ ۳۹۲ کسی کے گھر کی طرف کسی شخص کی دیوار جھک گئی اس گھر والے نے اس سے دیوار کے گرانے کا مطالبہ کیا اس نے قاضی سے دو تین دن یا اس کے مثل مہلت مانگی۔ قاضی نے مہلت دے دی پھر وہ دیوار گر پڑی اور اس سے کوئی چیز

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط... إلخ، ج ٦، ص ٣٧.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق. 5 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

تلف ہوگئی تو دیوار کے مالک پر ضمان واجب ہے۔[1] (عالمگیری از محیط ص ۳۷ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۳۹۳ اور اگر گھر کے مالک نے دیوار والے کو مہلت دے دی تھی یا مطالبہ سے اس کو بری کر دیا تھا یا یہ مہلت و برأت گھر کے رہنے والوں کی طرف سے تھی اور دیوار گر پڑی جس سے کوئی چیز تلف ہوگئی تو دیوار کے مالک پر ضمان نہیں۔[2] (عالمگیری از کافی ص ۳۷، ج ۶، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸، درمختار و شامی ص ۵۲۸، ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸)

مسئلہ ۳۹۴ اور اگر مہلت کی مدت گزرنے کے بعد دیوار گری تو اس سے جو نقصان ہوا اس کا ضمان دیوار والے پر واجب ہے۔[3] (عالمگیری از محیط ص ۳۷، ج ۶، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۳۹۵ اگر راستے کی طرف دیوار گراؤ تھی اور اس سے انہدام کا مطالبہ ہو چکا تھا مگر قاضی نے اس کو مہلت دے دی تو یہ باطل ہے۔[4] (عالمگیری از خزانة المفتین ص ۳۷، ج ۶، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۸، ج ۵، مجمع الانہر ص ۶۵۹، ج ۲، فتح القدیر ص ۳۴۲، ج ۸)

مسئلہ ۳۹۶ اور اگر قاضی نے تو اس کو مہلت نہیں دی، مگر مطالبہ کرنے والے نے مہلت دے دی تو یہ صحیح نہیں ہے۔ نہ اس کے اپنے حق میں نہ کسی دوسرے کے حق میں۔[5] (عالمگیری از محیط ص ۳۷ ج ۵، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸، درمختار ص ۵۲۸ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، مجمع الانہر ص ۶۵۹ ج ۲)

مسئلہ ۳۹۷ اگر دیوار رہن تھی اور گرانے کا مطالبہ مرتہن سے کیا گیا تو نہ راہن ضامن ہوگا نہ مرتہن۔ اور اگر مطالبہ راہن سے کیا گیا ہے تو راہن ضامن ہوگا۔[6] (عالمگیری از شرح مبسوط ص ۳۷ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۴ جلد ۳، مبسوط ص ۱۰ ج ۲۷، درمختار و شامی ص ۵۲۶ ج ۵، بحر الرائق ص ۳۵۳ ج ۸، فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸)

مسئلہ ۳۹۸ اور اگر گھر کسی نابالغ کا ہو تو اس کے ماں باپ یا وصی سے گرانے کا مطالبہ کرنا اور اس پر گواہ بنانا صحیح ہے۔ اگر مطالبہ کے بعد دیوار گر پڑی جس سے کسی کی کوئی چیز تلف ہوگئی تو ضمان نابالغ پر واجب ہوگا۔[7] (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۴ ج ۳، عالمگیری ص ۳۷ ج ۸، عنایہ علی الہدایہ ص ۳۴۳ ج ۸، درمختار و شامی ص ۵۲۶ ج ۵، مبسوط ص ۱۰ ج ۲۷، فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸، بحر الرائق ص ۳۵۳ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۷ ج ۶)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط... إلخ، ج ٦، ص ٣٧.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق. 4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق. 6 ...... المرجع السابق. 7 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۹۹ اگر اشہاد کے بعد نابالغ بچہ کے قبلِ بلوغ باپ یا وصی مر جائے تو اشہاد باطل ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ اگر ان کی موت کے بعد دیوار گر پڑے جس سے کوئی چیز تلف ہو جائے تو کسی پر کچھ نہیں ہے۔ چوں کہ موت نے ان کی ولایت کو منقطع کر دیا۔[1] (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۵ ج ۳، عالمگیری ص ۳۷ ج ۶، شامی ص ۵۲۶ ج ۵)

مسئلہ ۴۰۰ اور اگر نابالغ کے بالغ ہونے تک دیوار نہیں گری اس کے بالغ ہونے کے بعد گری جس سے کوئی آدمی مر گیا تو اس کا خون رائیگاں گیا۔ (عالمگیری از محیط ص ۳۸ ج ۶، شامی ص ۵۲۶ ج ۵) اور اگر نابالغ کے بلوغ کے بعد اس سے نئے سرے سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا گیا اس کے بعد دیوار گر پڑی جس سے کوئی آدمی مر گیا تو اس کی دیت مالک دیوار کے عاقلہ پر ہوگی۔[2] (عالمگیری از محیط ص ۳۸ جلد ۶)

مسئلہ ۴۰۱ مسجد کی دیوار اگر گراؤ ہو جائے تو اس کے انہدام کا مطالبہ اس کے بنانے والے سے کرنا چاہیے۔[3] (عالمگیری از خزانۃ المفتین ص ۳۸ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۹ ج ۵)

مسئلہ ۴۰۲ کسی نے مساکین پر گھر وقف کیا جس کی دیوار گراؤ تھی اور اس کا قبضہ ایک شخص کو دے دیا۔ جو اس کی آمدنی مساکین پر خرچ کرتا تھا اس وکیل سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا گیا اور اس پر اشہاد کیا گیا اور وہ دیوار کسی پر گر پڑی جس سے وہ مر گیا تو اس کی دیت واقف کے عاقلہ پر ہے اور اگر مساکین سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا تو کسی پر کچھ نہیں۔[4] (عالمگیری از محیط بحوالہ منتقٰی ص ۳۸ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۹ ج ۵)

مسئلہ ۴۰۳ گراؤ دیوار کا مالک تاجر غلام تھا اس سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا گیا وہ دیوار کسی پر گر پڑی جس سے وہ مر گیا تو اس کی دیت غلام تاجر کے مولا کے عاقلہ پر واجب ہوگی۔ غلام مقروض ہو یا نہ ہو، اور اگر دیوار گرنے سے کسی کا مال تلف ہو گیا تو اس مال کا ضمان غلام پر واجب ہے اس میں اس کو بیچا جائے گا اور اگر اس کے مولا سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا گیا تب بھی صحیح ہے۔[5] (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۶ ج ۳، عالمگیری ص ۳۸ ج ۶، درمختار ص ۵۲۹ ج ۵، مبسوط ص ۱۰ ج ۲۷، تبیین ص ۱۴۷ ج ۶، فتح القدیر ص ۳۴۳ ج ۸)

مسئلہ ۴۰۴ اگر کسی مکان کی گراؤ دیوار کے گرانے کا مطالبہ اس شخص سے کیا جس کے قبضہ میں وہ گھر ہے جس کی دیوار گراؤ تھی اور اس نے مطالبے کے باوجود دیوار نہیں گرائی یہاں تک کہ وہ خود کسی پر گر پڑی جس سے وہ مر گیا اور اس کے عاقلہ

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادي عشر في جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص٣٨.

2 ......المرجع السابق، ص٣٧، ٣٨.

3 ......المرجع السابق، ص٣٨.

4 ......المرجع السابق.

5 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

کہتے ہیں کہ، یہ گھر جس کی دیوار گری ہے اس کا ہے ہی نہیں۔ یا عاقلہ کہتے ہیں کہ ہم کو نہیں معلوم کہ یہ گھر اس کا ہے یا کسی اور کا ہے تو مرنے والے کی دیت اس کے عاقلہ پر نہیں ہوگی۔ ہاں اگر اس پر گواہ پیش کر دیئے جائیں کہ یہ گھر اسی کا ہے تو اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی۔ اس لیے کہ اگر چہ مکان پر قابض ہونا بظاہر مالک ہونے کی دلیل ہے مگر یہ عاقلہ پر وجوب مال کے لیے حجت نہیں ہوسکتی۔ عاقلہ پر مال واجب ہونے کے لیے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ اول اس بات کا ثبوت کہ یہ گھر اسی کا ہے۔ دوم یہ کہ دیوار گرانے کا مطالبہ کرنے کے وقت اس پر گواہ بھی بنالے۔ تیسرے یہ کہ مقتول پر یہ دیوار گری تھی جس سے اس کی موت واقع ہوگئی۔[1] (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۵ ج ۳، مبسوط ص ۱۱ ج ۲۷)

مسئلہ ۴۰۵ اگر قبضہ کرنے والا اقرار کرے کہ یہ گھر اسی کا ہے تو عاقلہ پر دیت کے لزوم کے لئے اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور ان پر ضمان نہیں ہے۔ جیسے کہ کوئی شخص اس مکان میں جس میں وہ رہتا ہے۔ چھجہ[2] نکالے اور وہ چھجہ کسی آدمی پر گر پڑے جس سے وہ آدمی مر جائے اور اس کے عاقلہ کہیں کہ یہ اس گھر کا مالک نہیں ہے۔ اس نے چھجہ گھر کے مالک کے کہنے سے نکالا تھا اور قبضہ والا اس بات کا اقرار کرے کہ وہ اس گھر کا مالک ہے تو یہ اپنے مال سے دیت دے گا۔ اسی طرح یہاں بھی اس پر دیت واجب ہوگی۔[3] (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۵ جلد ۳، عالمگیری ص ۳۹ ج ۶، مبسوط ص ۱۱ ج ۲۷)

مسئلہ ۴۰۶ کسی کی دیوار گراؤ تھی، اس سے انہدام کا مطالبہ کیا گیا مگر اس نے دیوار نہیں گرائی پھر وہ دیوار خود بخود پڑوس کی دیوار پر گر پڑی جس سے پڑوسی کی دیوار بھی گر پڑی تو اس پر پڑوسی کی دیوار کا ضمان واجب ہے اور پڑوسی کو اختیار ہے کہ چاہے تو وہ اپنی دیوار کی قیمت اس سے بطور ضمان وصول کرے اور ملبہ ضامن کو دے دے اور چاہے تو ملبہ اپنے پاس رکھے اور نقصان پڑوسی سے وصول کرے اور اگر وہ ضامن سے یہ مطالبہ کرے کہ اس کی دیوار جیسی تھی ویسی ہی نئی بنا کر دے، تو یہ اس کے لیے جائز نہیں ہے۔ اور اگر پہلی گری ہوئی دیوار سے ٹکرا کر کوئی شخص گر پڑا تو اس کا ضمان پہلی دیوار کے مالک کے عاقلہ پر ہے۔ اور اگر دوسری دیوار کے ملبہ سے ٹکرا کر کوئی شخص گر پڑا تو اس کا ضمان کسی پر نہیں ہے۔ اگر دوسری دیوار کا مالک بھی وہی ہے جو پہلی دیوار کا مالک ہے تو دوسری دیوار سے مرنے والے کا ضامن بھی وہی ہوگا۔[4] (عالمگیری از محیط ص ۳۹ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۵۵ جلد ۸)

---

1 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، فصل فی جنایة الحائط، ج ۲، ص ۴۰۵.

2 ...... چھت سے آگے بڑھایا ہوا وہ حصہ جو بارش سے حفاظت یا دھوپ سے بچاؤ کے لئے ہوتا ہے۔

3 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، فصل فی جنایة الحائط، ج ۲، ص ۴۰۵.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشر فی جنایة الحائط... إلخ، ج ۶، ص ۳۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۰۷ اگر پہلی دیوار کے مالک نے چھجہ نکالا اور وہ دوسری دیوار پر گرا جس سے دوسری دیوار گر گئی اور اس سے ٹکرا کر کوئی شخص گرا اور کچلا گیا تو اس کا ضمان پہلی دیوار کے مالک پر ہے اور اگر دوسری دیوار بھی اس کی ملک ہے تب بھی اس پر ضمان واجب ہے۔[1] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۷ ج ۳، عالمگیری ص ۳۹ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۹ ج ۵)

مسئلہ ۴۰۸ اگر دیوار گرانے کا مطالبہ بعض ورثا سے کیا تو حکم یہ ہے کہ جس وارث سے مطالبہ ہوا ہے۔ وہ بقدر اپنے حصہ کے ضامن ہوگا۔[2] (مبسوط ص ۱۰ ج ۲۷، عالمگیری ص ۳۸ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۷ ج ۵، عنایہ ص ۳۴۳ ج ۸)

مسئلہ ۴۰۹ کسی گراؤ دیوار کے پانچ مالک تھے۔ ان میں سے کسی ایک سے دیوار گرانے کا مطالبہ ہوا تھا اور وہ دیوار کسی آدمی پر گر پڑی جس سے وہ مر گیا تو جس سے مطالبہ ہوا تھا وہ دیت کے پانچویں حصے کا ضامن ہوگا۔ اور یہ پانچواں حصہ بھی اس کے عاقلہ سے لیا جائے گا اسی طرح کسی گھر میں اگر تین آدمی شریک ہیں ان میں سے ایک نے اس گھر میں اپنے دوسرے دونوں شریکوں کی اجازت کے بغیر کنواں کھودا، یا دیوار بنائی اور اس سے کوئی شخص ہلاک ہوگیا تو اس کے عاقلہ پر دو تہائی دیت واجب ہوگی۔[3] (عالمگیری ص ۳۸ ج ۶، فتح القدیر و عنایہ ص ۳۴۴ ج ۸، درمختار و شامی ص ۵۲۸ ج ۵، بحر الرائق ص ۳۵۵ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۴۴۸ ج ۶، مجمع الانہر ص ۶۵۹ ج ۶)

مسئلہ ۴۱۰ اور اگر کنواں یا دیوار اپنے شریکوں کے مشورے سے بنائی گئی تھی تو یہ جنایت متصور نہیں ہوگی۔[4] (عالمگیری از سراج الوہاج ص ۳۸ ج ۶)

مسئلہ ۴۱۱ کسی شخص نے صرف ایک بیٹا اور ایک مکان چھوڑا اور اس پر اتنا قرض تھا جو مکان کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ تھا اور اس مکان کی دیوار راستہ کی طرف گراؤ تھی۔ اس کے انہدام کا مطالبہ اس کے بیٹے سے کیا جائے گا۔ اگرچہ وہ اس کا مالک نہیں ہے، اور اگر اس کی طرف تقدم کے بعد[5] دیوار گر پڑے تو باپ کے عاقلہ پر دیت ہوگی۔ بیٹے کے عاقلہ پر دیت واجب نہیں ہوگی۔[6] (عالمگیری از محیط ص ۳۸ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۵۶ ج ۸، درمختار و شامی ص ۵۲۷ جلد ۵)

مسئلہ ۴۱۲ غلام مکاتب گراؤ دیوار کا مالک تھا، اس سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا گیا اور اس پر گواہ بھی بنا لیے گئے تو اگر غلام کے لیے دیوار کے انہدام[7] کے امکان سے پہلے ہی دیوار گر پڑی تو غلام ضامن نہیں ہوگا۔ اور اگر تمکن کے بعد[8]

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط... إلخ، ج٦، ص٣٩.

2 ......المرجع السابق، ص٣٨. 3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق.

5 ......گرانے کا مطالبہ کرنے کے بعد۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط... إلخ، ج٦، ص٣٨.

7 ......گرنے۔ 8 ......یعنی دیوار گرانا ممکن تھا اس کے بعد۔

www.dawateislami.net

گری ہے تو ضامن ہوگا۔اور یہ استحساناً ہے اور قتیل[1] کے ولی کے لیے اپنی قیمت اور قتیل کی دیت سے کم کا ضامن ہوگا۔اور اگر دیوار اس کے آزاد ہونے کے بعد گری ہے تو اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی۔اور اگر وہ غلام مکاتب زر کتابت ادا نہ کرسکا اور پھر غلامی میں لوٹ آیا، پھر دیوار گری تو دیت نہ اس پر واجب ہے نہ اس کے مولا پر۔اور اسی طرح اگر دیوار بیچ دی پھر گر پڑی تو کسی پر کچھ نہیں ہے۔اور اگر بیچی نہ تھی کہ گر پڑی اور اس سے ٹکرا کر کوئی آدمی گر پڑا اور مرگیا تو یہ غلام ضامن ہوگا۔اور اگر زر کتابت ادا کرنے سے عاجز رہا اور غلامی میں لوٹ آیا تو مولا کو اختیار ہے چاہے غلام اس کو دے دے چاہے فدیہ دے دے۔اور اگر کوئی آدمی اس قتیل سے ٹکرا کر گر پڑا اور مرگیا تو صاحب دیوار پر ضمان نہیں ہے۔[2] (فتاویٰ عالمگیری از شرح زیادات للعتابی ص۳۸ ج۶، درمختار وشامی ص۵۲۶ جلد۵)

مسئلہ ۴۱۳ اور اگر غلام مکاتب نے راستے کی طرف کوئی بیت الخلاء وغیرہ نکالا اور پھر اس کے مولا نے اس کو بیچ دیا یا آزاد ہوگیا۔پھر وہ دیوار گر پڑی تو اپنی قیمت اور اَرش سے کم کا ضامن ہوگا۔اور اگر زرِکتابت ادا کرنے سے عاجز رہا اور غلامی میں لوٹ آیا تو مولا کو اختیار ہے چاہے غلام کو دے دے اور چاہے اس کا فدیہ دے دے اور اگر کوئی آدمی بیت الخلاء کے ملبہ سے ٹکرا کر ہلاک ہوگیا ہو تو بیت الخلاء کا نکالنے والا غلام ضامن ہوگا۔اور اسی طرح اگر اس قتیل سے ٹکرا کر کوئی دوسرا آدمی گرا اور مرگیا تو بھی یہی ضامن ہوگا۔[3] (عالمگیری از کافی ص۳۸ ج۶)

مسئلہ ۴۱۴ اگر کسی ایسے شخص کی دیوار گراؤ تھی جس کی ماں کسی کی مولاۃ عتاقہ (آزاد کردہ باندی) تھی اور اس کا باپ غلام۔اس سے کسی نے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا اور اس نے نہیں گرائی۔یہاں تک کہ اس کا باپ آزاد ہوگیا پھر وہ دیوار گر پڑی جس سے کوئی آدمی مرگیا تو اس کی دیت باپ کے عاقلہ پر ہے اور اگر باپ کے آزاد ہونے سے قبل دیوار گر پڑی تو ماں کے عاقلہ پر دیت واجب ہے۔اسی طرح اگر راستے کی طرف بیت الخلاء نکالا پھر اس کا باپ آزاد ہوگیا پھر بیت الخلاء کسی پر گر پڑا اور وہ مرگیا تو اس کی دیت ماں کے عاقلہ پر ہے چونکہ راستے کی طرف بیت الخلاء نکالنا ہی جنایت ہے اور اس وقت عاقلہ موالی ام تھے۔[4] (عالمگیری از محیط ص۳۸ ج۶، بحرالرائق ص۳۵۴ ج۸)

مسئلہ ۴۱۵ کوئی شخص اپنی دیوار پر چڑھا ہوا تھا۔قطع نظر اس سے کہ دیوار گراؤ تھی یا نہ تھی پھر یہ دیوار گر پڑی جس سے ایک آدمی مرگیا۔اور دیوار گرنے میں دیوار کے مالک کا کوئی عمل نہ تھا،تو اگر وہ دیوار گراؤ تھی اور اس کے گرانے کا مطالبہ بھی اس سے کیا جاچکا تھا تو وہ ضامن ہوگا۔اور اس کے سوا کسی صورت میں ضامن نہیں ہوگا اور اگر وہ خود دیوار پر سے کسی آدمی پر گر پڑا

1 ......مقتول۔

2 ......"الفتاوی الهندیة"،کتاب الجنایات،الباب الحادی عشر فی جنایة الحائط...إلخ،ج۶،ص۳۸.

3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

اور دیوار نہیں گری اور وہ آدمی مر گیا تو بھی ضامن ہوگا۔ اور اگر دیوار سے گرنے والا مر گیا تو نیچے والے کو دیکھیں گے، اگر وہ چل رہا تھا تو یہ ضامن نہیں ہوگا۔[1] (بحرالرائق ص۳۵۴ ج۸) اور اگر وہ ٹھیرا ہوا تھا راستے میں، یا بیٹھا ہوا تھا یا کھڑا ہوا تھا یا سویا ہوا تھا تو یہ گرنے والے کی دیت کا ضامن ہوگا۔ اور اگر نیچے والا اپنی ملک میں تھا تو یہ ضامن نہیں ہوگا اور ان حالات میں اوپر سے گرنے والے پر نیچے والے کا ضمان واجب ہوگا۔ اگر نیچے والا مر جائے۔ اور اسی طرح اگر وہ غافل تھا کہ گر پڑا یا سو گیا تھا اور کروٹ بدلی اور گر پڑا تو یہ نیچے والے کے نقصان کا ضامن ہوگا اور اس صورت میں اس پر کفارہ بھی واجب ہوگا۔ اور اسی طرح اگر پہاڑ پر سے پھسل پڑا کسی شخص پر جس سے وہ شخص ہلاک ہو گیا تو اس کا ضمان پھسلنے والے پر ہوگا اور اس صورت میں مرنے والے کا اپنی ملک میں ہونا نہ ہونا برابر ہے اور اسی طرح اگر کنویں میں جو اپنی ملک میں کھودا تھا گر پڑا، اس میں کوئی آدمی تھا، یہ اس پر گر پڑا اور وہ مر گیا تو اس کی دیت کا ضامن ہوگا۔ اور اگر کنواں راستے میں تھا تو کنویں کا مالک دیت کا ضامن ہوگا۔ ساقط[2] اور مسقوط علیہ[3] دونوں کا نقصان اس پر واجب ہوگا۔[4] (مبسوط ص۱۲ ج۲۷، عالمگیری ص۳۸ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۶۵ ج۳)

مسئلہ ۴۱۶ کسی نے دیوار پر مٹکا رکھا، وہ کسی شخص پر گر پڑا جس سے وہ مر گیا تو اس پر اس کا ضمان نہیں ہے۔[5] (عالمگیری از فصول عمادیہ ص۳۹ ج۶، عنایہ علی الفتح ص۳۴۴ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۴۹ ج۶)

مسئلہ ۴۱۷ اگر کسی شخص نے دیوار کے اوپر کوئی چیز اس کے طول میں رکھی اور وہ کسی آدمی پر گر پڑی تو اس پر اس کا ضمان نہیں ہے۔ اور اگر عرض میں رکھی کہ اس کا ایک سرا راستے کی طرف نکلا ہوا تھا اور وہ کسی چیز پر نکلی ہوئی طرف سے گری تو رکھنے والا ضامن ہوگا۔ اور اگر دوسری طرف سے کسی چیز پر گری تو وہ ضامن نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح اگر دیوار گراؤ تھی اور اس پر کسی نے شہتیر رکھا، لمبائی میں اس طرح کہ اس کا کوئی حصہ راستے کی طرف نکلا ہوا نہیں تھا، پھر وہ شہتیر کسی پر گر پڑا اور اس کو قتل کر دیا تو اس پر ضمان نہیں ہے۔[6] (عالمگیری ص۳۹ ج۶، بحرالرائق ص۳۵۶ ج۸)

مسئلہ ۴۱۸ گراؤ دیوار جس کے گرانے کا مطالبہ اس کے مالک سے کیا جا چکا تھا اس پر دیوار کے مالک یا کسی اور نے مٹکا رکھا اور دیوار گر پڑی اور مٹکا کسی آدمی کے لگا جس سے وہ مر گیا تو دیوار کے مالک پر ضمان ہے اور اگر مٹکے سے ٹکرا کر کوئی شخص گر پڑا یا اس کے ملبے سے ٹکرا کر گر پڑا تو اگر مٹکا کسی اور کا تھا تو کسی پر کچھ نہیں ہے۔[7] (بحرالرائق ص۳۵۴ ج۸)

---

1 ...... تکملۃ "البحرالرائق"، کتاب الدیات، باب مایحدث الرجل فی الطریق، ج۹، ص۱۲۳، ۱۲٤.

2 ...... یعنی گرنے والا۔ 3 ...... یعنی جس پر گرا۔

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشر فی جنایة الحائط ... إلخ، ج ٦، ص۳۸.

5 ...... المرجع السابق، ص۳۹. 6 ...... المرجع السابق.

7 ...... تکملۃ "البحرالرائق"، کتاب الدیات، باب مایحدث الرجل فی الطریق، ج۹، ص۱۲۵.

www.dawateislami.net

اور اگر مٹکا دیوار کے مالک کا تھا تو وہ ضامن ہوگا۔[1] (عالمگیری از کافی ص ۳۹ ج ٦)

مسئلہ ۴۱۹ گراؤ دیوار جس کے گرانے کا مطالبہ کیا جا چکا تھا مگر دیوار کے مالک نے اس کو نہیں گرایا۔ پھر ہوا سے گر پڑی تو دیوار کا مالک نقصان کا ضامن ہوگا۔[2] (عالمگیری از محیط ص ۳۹ ج ٦، بحر الرائق ص ۳۵۵ ج ۸)

مسئلہ ۴۲۰ دو گراؤ دیواریں تھیں جن کے گرانے کا مطالبہ کیا جا چکا تھا ان میں سے ایک دوسری پر گر پڑی جس سے وہ بھی ڈھے گئی[3] تو پہلی یا دوسری دیوار کے گرنے سے جو اتلاف ہوا[4] یا پہلی کے ملبے سے جو اتلاف ہوا اس کا ضامن پہلی دیوار کا مالک ہوگا اور دوسری کے گرنے سے اور اس کے ملبے سے جو اتلاف ہوا اس کا ضمان کسی پر نہیں ہوگا۔[5] (عالمگیری از کافی ص ۳۹ ج ٦)

مسئلہ ۴۲۱ ایسا چھجہ جو کسی شخص نے نکالا تھا وہ چھجہ کسی ایسی گراؤ دیوار پر گر پڑا جس کے گرانے کا مطالبہ اس کے مالک سے کیا جا چکا تھا اور وہ دیوار کسی شخص پر گر پڑی جس سے وہ مرگیا یا اس دیوار کے زمین پر گرنے کے بعد کوئی شخص اس سے ٹکرا کر گر پڑا تو ان سب صورتوں میں چھجہ نکالنے والے پر ضمان واجب ہے۔[6] (عالمگیری از محیط ص ۳۹ ج ٦)

مسئلہ ۴۲۲ کسی کی دیوار کا کچھ حصہ راستے کی طرف اور کچھ حصہ لوگوں کے مکان کی طرف جھکا ہوا تھا اور دیوار کے مالک سے دیوار گرانے کا مطالبہ گھر والوں نے کر دیا تھا، مگر دیوار راستہ کی طرف گر پڑی، یا مطالبہ راستہ والوں نے کیا تھا، مگر دیوار گھر والوں پر گر پڑی تو دیوار کا مالک ضامن ہوگا۔[7] (مبسوط ص ۱۳، ج ۲۷، ہندیہ ص ۳۹، ج ٦، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۳٦٦ ج ۳، درمختار و شامی ص ۵۲۸، ج ۵)

مسئلہ ۴۲۳ کسی شخص کی لانبی دیوار تھی جس کا بعض حصہ گراؤ تھا اور بعض گراؤ نہیں تھا اور اس سے مطالبہ نقض[8] کیا گیا تھا۔ پھر پوری دیوار کسی پر گر پڑی جس سے وہ مرگیا تو دیوار کا مالک گراؤ حصے کے نقصان کا ضامن ہوگا۔ اور جو حصہ دیوار کا گراؤ نہیں تھا اس کے حصے کے نقصان کا ضامن نہیں ہوگا۔ اور اگر دیوار چھوٹی تھی تو پوری دیوار کے نقصان کا ضامن ہوگا۔[9] (عالمگیری از ظہیریہ ص ۳۹، ج ٦، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸، مبسوط ص ۱۳ ج ۲۷، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۳٦٦، ج ۳، شامی و درمختار ص ۵۲۹، ج ۵)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادى عشر فى جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص٣٩.

2 ......المرجع السابق.

3 ......یعنی گر گئی۔

4 ......یعنی جو کچھ نقصان ہوا۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادى عشر فى جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص٣٩.

6 ......المرجع السابق.

7 ......المرجع السابق.

8 ......یعنی گرانے کا مطالبہ۔

9 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادى عشر فى جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص٣٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۲۴ کسی شخص کی دیوار گراؤ تھی، قاضی نے اس کو گرانے کے مطالبے میں پکڑا کسی دوسرے نے اس کی ضمانت دی کہ اس کے حکم سے یہ دیوار گرادے گا تو یہ ضمانت جائز ہے۔ اور جس نے یہ ضمانت دی ہے اس کو حق ہے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر گرادے۔[1] (عالمگیری بحوالہ منتقی از محیط، ص ۳۹ ج ۶، مبسوط ص ۱۳ ج ۲۷)

مسئلہ ۴۲۵ کسی کی گراؤ دیوار پر دو گواہ بنائے کہ اس کی دیوار گراؤ ہے پھر وہ دیوار کسی ایک گواہ پر یا اس کے باپ یا اس کے غلام یا اس کے مکاتب پر گر پڑی اور دیوار کے مالک کے خلاف ان دو گواہوں کے سوا اور کوئی گواہ نہیں ہے تو اس صورت میں اس ایک کی گواہی معتبر نہیں ہے جو اس گواہی سے خود یا اس کا متعلق فائدہ اٹھائے۔[2] (مبسوط ص ۱۲ ج ۲۷، عالمگیری ص ۳۹ ج ۶)

مسئلہ ۴۲۶ لقیط کی دیوار جھکی ہوئی تھی اور اس سے دیوار گرانے کا مطالبہ بھی کیا گیا تھا۔ وہ دیوار کسی پر گر پڑی جس سے وہ مرگیا تو قتیل کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ اسی طرح اگر کوئی کافر مسلمان ہوا اور اس نے کسی سے موالاۃ نہیں کی ہے تو وہ بھی لقیط کے حکم میں ہے۔[3] (قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۶۶ ج ۳، عالمگیری ص ۴۰ ج ۶، مبسوط ص ۱۲ ج ۲۷، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۴۲۷ ایک گراؤ دیوار کے دو مالک تھے ایک اوپری حصے کا، دوسرا نیچے کے حصے کا ان میں سے کسی ایک سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا گیا پھر پوری دیوار گر پڑی تو جس سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ وہ نصف دیت کا ضامن ہوگا اور اگر اوپر والی دیوار گری اور اسی کے مالک سے مطالبہ بھی کیا گیا تھا تو یہ ضامن ہوگا، نیچے والی کا مالک ضامن نہیں ہوگا۔[4] (عالمگیری از محیط سرخسی، ص ۴۰ جلد ۶، مبسوط ص ۱۳ ج ۲۷، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۶ جلد ۳)

مسئلہ ۴۲۸ کسی شخص نے دیوار گرانے کے لیے کچھ مزدور مقرر کئے ان کے دیوار گرانے سے ایک شخص ان ہی میں سے مرگیا یا کوئی غیر شخص مرگیا تو کفارہ وضمان ان ہی پر ہوگا دیوار کے مالک پر کچھ نہیں۔[5] (مبسوط ص ۱۴ ج ۲۷، عالمگیری ص ۴۰ ج ۶)

مسئلہ ۴۲۹ کسی کی دیوار اِشہاد سے پہلے[6] گر پڑی پھر اس سے مطالبہ کیا گیا کہ اس کا ملبہ راستے سے اٹھائے مگر اس نے نہیں اٹھایا۔ یہاں تک کہ کوئی آدمی یا جانور اس کے ساتھ ٹکرا کر گر پڑا اور ہلاک ہوگیا تو دیوار کا مالک ضامن ہوگا۔[7] (قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۶۷ ج ۳، عالمگیری ص ۴۱ ج ۶)

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشر فی جنایة الحائط، ج ٦، ص ٣٩.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق، ص ٤٠.

4 ......المرجع السابق. 5 ......المرجع السابق.

6 ......یعنی دیوار گرانے کا مطالبہ کرنے سے پہلے۔

7 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، فصل فی جنایة الحائط، ج ٢، ص ٤٠٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۳۰ کسی نے اپنی دیوار سے باہر کی طرف بیت الخلاء وغیرہ بنایا اگر وہ بڑا تھا اور اس سے کسی کو نقصان پہنچا تو ضامن ہوگا اور اگر چھوٹا تھا تو ضامن نہیں ہوا۔[1] (عالمگیری از محیط ص۴۰ ج۶)

مسئلہ ۴۳۱ کسی کی دو دیواریں تھیں ایک گراؤ ایک صحیح، گراؤ کے انہدام کا مطالبہ کیا گیا تھا وہ نہ گری لیکن صحیح گر گئی جس سے کوئی چیز تلف ہوگئی تو اس کا ضمان کسی پر نہیں ہے۔[2] (درمختار ص۵۲۹ ج۵، خانیہ علی الہندیہ ص۴۶۶ ج۳ بحرالرائق ص۳۵۴ ج۸)

مسئلہ ۴۳۲ کسی شخص کی ایسی جھکی ہوئی دیوار گرانے کا اس سے مطالبہ کیا گیا جس میں راستہ کی طرف چھجہ نکلا ہوا تھا اور اس کو اس نے نکالا تھا جس نے یہ گھر بیچا تھا پھر وہ دیوار اور چھجہ گر پڑے اور صورت یہ ہوئی کہ دیوار کے گرنے کی وجہ سے چھجہ گرا تو دیوار کے مالک پر نقصان کا ضمان ہے اور اگر فقط چھجہ گرا ہے تو بیچنے والا نقصان کا ضامن ہوگا جس نے راستہ کی طرف اس کو نکالا تھا۔[3] (مبسوط ص۱۴ ج۲۷، ہندیہ ص۴۰ ج۶)

مسئلہ ۴۳۳ ایک شخص ایک مکان کے زیریں حصہ کا[4] مالک تھا اور اس کے بالائی حصہ کا[5] دوسرا شخص مالک تھا اور دونوں حصے گراؤ تھے اور دونوں کے مالکوں سے ان کے گرانے کا مطالبہ بھی کیا جاچکا تھا مگر انھوں نے نہیں گرایا۔ اس کے بعد زیریں حصہ گر پڑا اور اس کے گرنے سے اوپر کا حصہ بھی کسی پر گر پڑا جس سے وہ مر گیا تو اس مقتول کی دیت زیریں حصے کے مالک کے عاقلہ پر ہے اور جو شخص نیچے کے ملبے سے ٹکرا کر گرے اس کا ضمان بھی اور اگر بالائی حصے کے گرے ہوئے ملبے سے ٹکرا کر کوئی شخص ہلاک ہوگیا تو کسی پر کچھ نہیں ہے۔[6] (عالمگیری از محیط ص۴۰ ج۶)

مسئلہ ۴۳۴ ایک مکان کا بالائی حصہ ایک شخص کا ہے اور زیریں حصہ دوسرے کا اور کل مکان کمزور ہے۔ بالائی حصہ کسی پر گر پڑا اور وہ مر گیا اور اس مکان کے گرانے کا مطالبہ دونوں سے کیا جاچکا تھا تو بالائی حصہ کا مالک ضامن ہوگا۔[7] (قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۶۷ ج۳، عالمگیری ص۴۰ ج۶)

مسئلہ ۴۳۵ کسی شخص سے اس کی ایسی گراؤ دیوار کے گرانے کا مطالبہ کیا گیا جس کا راستہ کی طرف گرنے کا خطرہ

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشرفی جنایة الحائط...إلخ، ج٦، ص٤٠.

2 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، فصل فی جنایة الحائط، ج٢، ص٤٠٦.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشرفی جنایة الحائط...إلخ، ج٦، ص٤٠.

4 ......یعنی نچلی منزل کا۔ 5 ......یعنی اوپر والی منزل کا۔

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشرفی جنایة الحائط...إلخ، ج٦، ص٤٠.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

نہیں تھا۔لیکن یہ اندیشہ تھا کہ یہ دیوار اسی شخص کی ایسی صحیح دیوار پر گر سکتی ہے، جس کے گرنے کا اندیشہ نہیں ہے ہاں یہ ممکن ہے کہ اگر گراؤ دیوار صحیح دیوار پر گر پڑی تو صحیح دیوار بھی راستے میں گر پڑے گی۔لیکن وہ گراؤ دیوار جس کے گرانے کا مطالبہ کیا گیا تھا نہ گری اور صحیح دیوار خود بخود راستے میں گر پڑی جس سے کوئی انسان ہلاک ہوگیا یا اس کے ملبے سے ٹکرا کر کوئی آدمی مرگیا تو اس کا خون رائیگاں جائے گا۔[1] (عالمگیری ص۴۰ ج۶)

فصل فی الطریق

راستے میں نقصان پہنچنے کا بیان

مسئلہ ۴۳۶ عام راستے کی طرف بیت الخلاء یا پرنالہ یا برج یا شہتیر[2] یا دکان وغیرہ نکالنا جائز ہے بشرطیکہ اس سے عوام کو کوئی ضرر نہ ہو اور گزرنے والوں میں سے کوئی مانع نہ ہو اور اگر کسی کو کوئی تکلیف ہو یا کوئی معترض ہو تو ناجائز ہے۔[3] (درمختار و شامی ص۵۲۱ ج۵، بحرالرائق ص۳۴۷ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۴۲، ج۶، ہدایہ ص۵۸۵ ج۴، عالمگیری ص۴۰ ج۶)

مسئلہ ۴۳۷ اگر کوئی شخص عام راستے پر مذکورہ بالا تعمیرات اپنے لئے امام کی اجازت کے بغیر کرے تو شروع کرتے وقت ہر عاقل بالغ مسلمان مرد عورت اور ذمی کو اس کے روکنے کا حق ہے۔غلام اور بچوں کو اس کا حق نہیں ہے اور بن جانے کے بعد اس کے انہدام کے مطالبے کا بھی حق ہے۔بشرطیکہ اس مطالبہ کرنے والے نے عام راستے پر اس قسم کی کوئی تعمیر نہ کر رکھی ہو۔ خواہ اس تعمیر سے کسی کو ضرر ہو یا نہ ہو۔[4] (درمختار و شامی ص۵۲۱ ج۵، بحرالرائق ص۳۴۷ ج۸، ہدایہ ص۵۸۵ ج۴، تبیین الحقائق ۱۴۲، ج۶، عالمگیری ص۴۰ ج۶، فتح القدیر ص۳۳۰ ج۸)

مسئلہ ۴۳۸ عام راستہ پر خرید و فروخت کے لیے بیٹھنا جائز ہے جبکہ کسی کے لیے تکلیف دہ نہ ہو اور اگر کسی کو تکلیف دے تو وہ ناجائز ہے۔[5] (بحرالرائق ص۳۴۷ ج۸، درمختار و شامی ص۵۲۱ ج۵، تبیین الحقائق ص۱۴۲، ج۶)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الجنايات، الباب الحادی عشرفی جناية الحائط...إلخ،ج٦،ص٣٩.

2 ......بڑی کڑی۔

3 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الجنايات،الباب الحادی عشرفی جناية الحائط...إلخ،ج٦،ص٤٠.
و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،كتاب الدّيات،باب مايحدثه الرجل...إلخ،ج١٠،ص٢٦٥.

4 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،كتاب الدّيات،باب مايحدثه الرجل...إلخ،ج١٠،ص٢٦٥.
وتكملة"البحرالرائق"،كتاب الدّيات،باب مايحدث الرجل فی الطريق،ج٩،ص١١٠.

5 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،كتاب الدّيات،باب مايحدثه الرجل...إلخ،ج١٠،ص٢٦٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۳۹ اور اگر یہ تعمیرات امام کی اجازت سے کی گئی ہیں تو کسی کو ان پر اعتراض کا حق نہیں ہے۔ لیکن امام کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ ان تصرفات کی اجازت دے جبکہ لوگوں کو ان سے تکلیف ہو اور اگر اس نے کسی مصلحت کی بناء پر اجازت دے دی تو جائز ہے۔[1] (شامی ص ۵۲۱ ج ۵، عالمگیری ص ۴۱ ج ۶)

مسئلہ ۴۴۰ عام راستے پر اگر یہ تعمیرات پرانی ہیں تو ان کے ہٹوانے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ اور اگر ان کا حال معلوم نہ ہو تو نئی فرض کر کے امام ان کو ہٹوا دے گا۔[2] (عالمگیری از محیط ص ۴۰ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۷ ج ۸، شامی ص ۵۲۲ ج ۵)

مسئلہ ۴۴۱ اگر عام راستے پر مسلمانوں کے فائدے کے لیے مسجد وغیرہ کوئی عمارت بنا دی جائے اور اس سے کسی کو کوئی ضرر بھی نہ ہو تو نہیں توڑی جائے گی۔[3] (عالمگیری ص ۴۰ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۶ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۶، ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۱ ج ۵)

مسئلہ ۴۴۲ ایسے خاص راستے پر جو آگے سے بند ہو کسی کو کچھ بنانا جائز نہیں ہے خواہ اس میں لوگوں کا ضرر ہو یا نہ ہو مگر یہ کہ اس گلی کے رہنے والے اجازت دے دیں اور یہ تعمیرات اگر جدید ہیں تو امام کو حق ہے کہ ان کو ڈھا دے اور قدیم ہیں تو یہ حق نہیں ہے اور اگر ان کا حال معلوم نہ ہو تو قدیم مان کر باقی رکھی جائیں گی۔[4] (درمختار و شامی ص ۵۲۲، ج ۵، بحرالرائق ص ۳۴۷ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۳ ج ۶، عالمگیری ص ۴۰ ج ۶)

مسئلہ ۴۴۳ اگر کسی نے راستے میں کوڑا ڈالا اور اس سے کوئی پھسل کر گرا اور مر گیا اس پر ضمان نہیں ہے مگر جبکہ کوڑا جمع کر کے اکٹھا کر دیا جس سے ٹکرا کر کوئی گرا اور مر گیا تو کوڑا ڈالنے والا ضامن ہوگا۔[5] (عالمگیری از ذخیرہ ص ۴۱ ج ۶، قاضی خاں علی الہندیہ، ص ۴۵۸ ج ۳)

مسئلہ ۴۴۴ کسی شخص نے شارع عام پر[6] کوئی بڑا پتھر رکھا یا اس میں کوئی عمارت بنا دی یا اپنی دیوار سے شہتیر یا پتھر وغیرہ باہر راستے کی طرف نکال دیا یا بیت الخلاء یا چھجہ یا پرنالہ یا سائبان نکالا یا راستہ میں شہتیر رکھا اس سے اگر کسی چیز کو کوئی نقصان پہنچے یا وہ تلف ہو جائے[7] تو یہ اس کا تاوان ادا کرے گا اور اگر اس سے کوئی آدمی مر جائے تو اس کی دیت اس کے عاقلہ

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الدّیات، باب مایحدثه الرجل... إلخ، ج۱۰، ص۲٦٦.
و"الفتاوی الهندية"، کتاب الجنايات، الباب الحادی عشرفی جناية الحائط... إلخ، ج٦، ص٤١.

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الجنايات، الباب الحادی عشرفی جناية الحائط... إلخ، ج٦، ص٤٠.

3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق. 5 ......المرجع السابق، ص٤١.

6 ......عام راستے پر۔ 7 ......ضائع ہو جائے۔

www.dawateislami.net

پر ہوگی۔ اور اگر کوئی انسان زخمی ہوا مگر مرا نہیں تو اگر اس زخم کا اَرش موضحہ [1] کے ارش کے برابر ہو تو یہ ارش اس کے عاقلہ پر ہوگا اور اگر اس سے کم ہو تو بنانے والے کے مال سے دیا جائے گا۔ اور اس سبب سے اگر کوئی مر گیا تو اس پر کفارہ نہیں ہے اور اگر مرنے والا اس کا مورث تھا تو یہ اس کا وارث بھی ہوگا جانور اور مال کے نقصان کا ضامن یہ خود ہوگا۔ ان سب صورتوں میں ضمان اس پر اس وقت واجب ہوگا جب اس نے امام کی اجازت کے بغیر یہ تصرفات کیے ہوں۔ ورنہ یہ ضامن نہیں ہوگا۔ [2] (عالمگیری ص۴۰ ج۶، درمختار و شامی ص۵۲۲ ج۵، بحرالرائق ص۳۴۷ ج۸، فتح القدیر ص۳۳۱ ج۸، مبسوط ص۶، ج۲۷، تبیین الحقائق ص۱۴۳، ج۶)

مسئلہ ۴۴۵ سربند گلی [3] میں جن رہنے والوں کے دروازے کھلتے ہیں ان کو اس راستے میں کسی قسم کی تعمیر کی اجازت نہیں مگر اس گلی کے سب رہنے والوں کی اجازت سے تعمیر کی جاسکتی ہے۔ ہاں اس گلی کے رہنے والے اس قسم کے تصرفات کرسکتے ہیں۔ مثلاً جانور باندھنا، لکڑی رکھنا، وضو کرنا، گارا بنانا یا کوئی چیز عارضی طور پر رکھنا وغیرہ، بشرطیکہ گلی والوں کے لیے راستہ چھوڑ دیا گیا ہو اور جو کام نہیں کرسکتے وہ یہ ہیں: مثلاً پرنالہ نکالنا، دوکان بنانا، چھجہ نکالنا، برج بنانا [4]، بیت الخلاء بنانا وغیرہ مگر جب سب گلی والے اجازت دے دیں تو یہ چیزیں بھی بنائی جاسکتی ہیں۔ [5] (درمختار و شامی ص۵۲۲ ج ۵، عالمگیری ص۴۲ ج۶، بحرالرائق ص۳۴۷ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۴۳ ج۶)

مسئلہ ۴۴۶ سربند گلی میں جو کام جائز تھے، اس کی وجہ سے کسی نقصان کا ضامن نہیں ہوگا اور جو کام ناجائز ہیں اور بغیر اجازت سکان [6] کیے تو ان سے جو نقصان ہوگا وہ سب رہنے والوں پر تقسیم ہوگا اور تصرف کرنے والا اپنے حصہ کے سوا دوسروں کے حصوں کا تاوان ادا کرے گا۔ [7] (عالمگیری ص۴۱ ج۶، شامی ص۵۲۲ ج ۵، قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۵۸ ج ۳، تبیین الحقائق ص۱۴۵ جلد۶، مبسوط ص۸ ج۲۷)

مسئلہ ۴۴۷ راہن [8] نے دارِ مرہونہ میں [9] مرتہن کی [10] اجازت کے بغیر کچھ تعمیر کی یا کنواں کھودا، یا جانور

---

1 ……سر کا وہ زخم جس میں سر کی ہڈی دکھائی دے۔

2 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص٤٠.

3 ……یعنی وہ گلی جو ایک طرف سے بند ہو۔ 4 ……یعنی گنبد نما عمارت بنوانا۔

5 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص٤٠، ٤٢.

و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الدّيات، باب مايحدثه الرجل...إلخ، ج١٠، ص٢٦٧.

6 ……یعنی رہنے والوں کی اجازت کے بغیر۔

7 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص٤١.

8 ……گروی رکھنے والا۔ 9 ……یعنی گروی رکھے ہوئے گھر میں۔ 10 ……جس کے پاس رَہن رکھا اس کی۔

www.dawateislami.net

باندھے، تو اس سے جو نقصان ہوگا راہن اس کا ضامن نہیں ہوگا۔[1] (عالمگیری ص ۴۱ ج ۶)

مسئلہ ۴۴۸ کسی نے مزدوروں کو سائبان یا چھجہ[2] بنانے کے لیے مقرر کیا اگر اثنائے تعمیر میں عمارت کے گرنے سے کوئی ہلاک ہوگیا تو اس کا ضمان مزدوروں پر ہوگا اور ان سے دیت کفارہ اور وراثت سے محرومی لازم ہوگی اور اگر تعمیر سے فراغت کے بعد یہ صورت ہو تو مالک پر ضمان ہوگا۔[3] (عالمگیری از جوہرہ نیرہ ص ۴۱ ج ۶، مبسوط ص ۸ ج ۲۷، سراج الوہاج و بحرالرائق ص ۳۴۸ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۴ ج ۶)

مسئلہ ۴۴۹ ان مزدوروں میں سے کسی کے ہاتھ سے اینٹ، پتھر یا لکڑی گر پڑی جس سے کوئی آدمی مرگیا تو جس کے ہاتھ سے گری ہے اس پر کفارہ اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہے۔[4] (عالمگیری ص ۴۱ ج ۶)

مسئلہ ۴۵۰ کسی نے دیوار میں راستے کی طرف پرنالہ لگایا وہ کسی پر گرا جس سے وہ ہلاک ہوگیا۔ اگر یہ معلوم ہے کہ دیوار میں گڑا ہوا حصہ لگ کر ہلاک ہوا تو ضمان نہیں ہے اور اگر بیرونی حصہ لگ کر ہلاک ہوا تو ضمان ہے اور اگر دونوں حصے لگ کر ہلاک ہوا تو نصف ضمان ہے اور اگر یہ معلوم نہ ہوسکے تب بھی نصف ضمان ہے۔[5] (عالمگیری از محیط ص ۴۱ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۴۳ ج ۶، مبسوط ص ۱۰ ج ۲۷، بحرالرائق ص ۳۴۷ ج ۸، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۵۸ ج ۳، درمختار و شامی ص ۵۲۲ ج ۵)

مسئلہ ۴۵۱ کسی نے راستے کی طرف چھجہ نکالا تھا پھر وہ مکان بیچ دیا اس کے بعد چھجہ گرا اور کوئی آدمی ہلاک ہوگیا یا کسی نے راستے میں لکڑی رکھی پھر اس کو بیچ کر مشتری[6] کو قبضہ دے دیا مشتری نے وہیں رہنے دی اور اس سے کوئی آدمی ہلاک ہوگیا تو دونوں صورتوں میں بیچنے والے پر ضمان ہے مشتری پر کچھ نہیں۔[7] (عالمگیری ص ۴۱ ج ۶، مبسوط ص ۸ ج ۲۷، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۰۸ ج ۳، بحرالرائق ص ۳۴۷ ج ۸، تبیین ص ۱۴۳ ج ۶، شامی و درمختار ص ۵۲۲ ج ۵)

مسئلہ ۴۵۲ کسی نے راستے میں لکڑی رکھ دی جس سے کوئی ٹکرا گیا تو رکھنے والا ضامن ہے۔ اگر گزرنے والا اس لکڑی پر چڑھا اور گر کر مرگیا تو بھی رکھنے والا ضامن ہوگا بشرطیکہ چڑھنے والے نے اس پر سے پھسلنے کا ارادہ نہ کیا ہو اور

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشرفی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص ٤١ .

2 ......چھت کے اوپر سے آگے بڑھایا ہوا حصہ جو بارش سے حفاظت یا دھوپ سے بچاؤ کے لئے ہوتا ہے۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشرفی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص ٤١ .

4 ......المرجع السابق.

5 ......المرجع السابق.

6 ......خریدار۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشرفی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص ٤١ .

www.dawateislami.net

لکڑی بڑی ہو لیکن اگر لکڑی اتنی چھوٹی ہے کہ اس پر چڑھا ہی نہیں جاسکتا تو رکھنے والے پر کوئی ضمان نہیں ہے۔[1] (عالمگیری ص ۴۱ ج ۶، شامی و درمختار ص ۵۲۵ ج ۵، مبسوط ص ۸ ج ۲۷)

مسئلہ ۴۵۳ کسی نے شارع عام پر اتنا پانی چھڑکا کہ اس سے پھسلن ہوگئی جس سے پھسل کر کوئی آدمی گرا اور مرگیا تو پانی چھڑکنے والے کے عاقلہ پر دیت واجب ہے۔ اور اگر کوئی جانور پھسل کر گرا اور مرگیا یا کسی کا کوئی مالی نقصان ہوگیا تو اس کا تاوان چھڑکنے والے کے مال سے ادا کیا جائے گا۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ پورے راستہ میں پانی چھڑکا ہوا اور گزرنے کے لیے جگہ نہ رہے۔ لیکن اگر بعض حصہ میں چھڑکا ہے اور بعض قابل گزر چھوڑ دیا ہے تو اگر پانی والے حصے سے گزرنے والا اندھا ہے اور اسے پانی کا علم نہ تھا یا گزرنے والا جانور ہے تب بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر علم کے باوجود بینا یا نابینا پانی والے حصے سے بالقصد گزرا اور پھسل کر ہلاک ہوگیا تو کسی پر کچھ نہیں ہے۔[2] (عالمگیری ص ۴۱ ج ۶، مبسوط ص ۷ جلد ۲۷، بحر الرائق ص ۳۵۰ ج ۸، شامی ص ۵۳۲ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۵ ج ۶، ہدایہ ص ۵۸۶ ج ۳، فتح القدیر ص ۳۳۳ جلد ۸، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۵۸ ج ۳)

مسئلہ ۴۵۴ شربت بیچنے والے یا کسی ریڑھی والے نے اتنا پانی اپنی دکان کے سامنے بہادیا کہ پھسلن ہوگئی تو پانی چھڑکنے والے کے عاقلہ پر دیت واجب ہے اگر کوئی شخص اس سے پھسل کر ہلاک ہوجائے۔ بشرطیکہ وہ زمین اس کی ملک نہ ہو۔[3] (قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۵۸ ج ۳، تبیین الحقائق ص ۱۴۵ ج ۶، عالمگیری ص ۴۱ ج ۶، ہدایہ ص ۵۸۷ ج ۴، بحر الرائق ص ۳۵۰ ج ۸، درمختار و شامی ص ۵۲۶ ج ۵)

مسئلہ ۴۵۵ کسی نے شارع عام پر اتنا پانی چھڑکا کہ پھسلن ہوگئی۔ اس پر سے کوئی شخص دو گدھے لے کر گزرا ایک کی ڈوری اس کے ہاتھ میں تھی اور دوسرا اس کے ساتھ جارہا تھا۔ ساتھ جانے والا گدھا پھسل کر گرا جس سے اس کا پیر ٹوٹ گیا۔ گدھے والا اگر دونوں کو پیچھے سے ہانک رہا تھا تو کسی پر کچھ نہیں اور اگر پیچھے سے نہیں ہانک رہا تھا تو پانی چھڑکنے والے پر تاوان ہے۔[4] (عالمگیری ص ۴۲ ج ۶)

مسئلہ ۴۵۶ کسی نے شارع عام پر اتنا پانی بہایا کہ جمع ہوکر برف بن گیا۔ یا برف راستے میں ڈال دی۔ اس سے پھسل کر کوئی آدمی ہلاک ہوگیا یا راستے میں کیچڑ سے بچنے کے لیے پتھر رکھ دیئے تھے اس پر سے پھسل کر گر پڑا اور ہلاک ہوگیا تو

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادى عشرفى جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص ٤١.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادى عشرفى جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص ٤١.
و"ردالمحتار"، كتاب الدّيات، باب مايحدثه الرجل...إلخ، ج ١٠، ص ٢٦٨.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادى عشرفى جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص ٤١.

4 ......المرجع السابق، ص ٤٢.

www.dawateislami.net

اگر امام کی اجازت سے یہ کام کیا تھا تو ضامن نہیں ہوگا اور اگر بلا اجازت امام کیا تھا تو ضامن ہوگا۔[1] (عالمگیری ص۴۲ جلد ۶)

مسئلہ ۴۵۷ کسی شارع عام پر دو پتھر رکھے ہوئے تھے۔ گزرنے والا ایک سے ٹکرا کر دوسرے پر گرا اور مر گیا پہلا پتھر رکھنے والا ضامن ہوگا اور اگر پہلے کا واضع معلوم نہ ہو تو دوسرا پتھر رکھنے والا ضامن ہوگا۔[2]

مسئلہ ۴۵۸ کسی نے شارع عام پر بلا اجازت امام یا شارع خاص پر اس گلی کے رہنے والوں کی اجازت کے بغیر کوئی جدید تعمیر کی جس سے ٹکرا کر کوئی کسی دوسرے آدمی پر گرا اور جس پر گرا وہ مر گیا تو تعمیر کرنے والا ضامن ہوگا۔ گرنے والا ضامن نہیں ہوگا۔[3] (عالمگیری ص۴۲ ج۶، مبسوط ص۷ ج۲۷، قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۵۸ ج۳)

مسئلہ ۴۵۹ کسی نے راستے میں کوئی چیز رکھی۔ دوسرے نے اس کو ہٹا کر دوسری طرف رکھ دیا اور اس سے ٹکرا کر کوئی شخص ہلاک ہو گیا تو ہٹانے والا ضامن ہوگا۔ رکھنے والا ضامن نہیں ہوگا۔[4] (عالمگیری ص۴۲ ج۶، مبسوط ص۷ ج۲۷، قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۵۸ ج۳، تبیین الحقائق ص۱۴۵ ج۶، ہدایہ ص۵۸۷ ج۴، درمختار و شامی ص۵۲۳ ج۵)

مسئلہ ۴۶۰ کسی نے شارع عام پر بلا اجازت امام یا شارع خاص پر اس گلی کے رہنے والوں کی اجازت کے بغیر کچھ جدید تعمیر کی جس سے ٹکرا کر کوئی آدمی دوسرے آدمی پر گرا اور دونوں مر گئے تو تعمیر کرنے والے کے عاقلہ پر دونوں کی دیت واجب ہے۔[5] (بحرالرائق ص۳۴۷ ج۸، تبیین الحقائق، ص۱۴۵، ج۶)

مسئلہ ۴۶۱ کسی نے راستے میں انگارہ رکھ دیا اس سے کوئی چیز جل گئی تو رکھنے والا اس کا ضامن ہوگا۔ اور اگر ہوا سے اڑ کر وہ آگ دوسری جگہ چلی گئی اور کسی چیز کو جلا دیا تو اگر رکھتے وقت ہوا چل رہی تھی تو رکھنے والا ضامن ہوگا ورنہ نہیں۔[6] (خانیہ علی الہندیہ ص۴۵۸ ج۳، مبسوط ص۸، ج۲۷، عالمگیری ص۴۲ ج۶، ہدایہ ص۵۸۶ ج۴، تبیین الحقائق، ص۱۴۴، ج۶)

مسئلہ ۴۶۲ لوہار نے اپنی دکان میں بھٹی سے لوہا نکال کر اہرن (نہائی[7]) پر رکھ کر کوٹا جس سے چنگاری نکل کر شارع عام پر چلنے والے کسی آدمی پر گری جس سے وہ جل کر مر گیا یا اس کی آنکھ پھوٹ گئی تو اس کی دیت لوہار کے عاقلہ پر ہے اور اگر کسی کا کپڑا اجلا دیا یا کوئی مالی نقصان کر دیا تو اس کا تاوان لوہار کے مال سے دیا جائے گا اور اگر اس کے کوٹنے سے چنگاری

---

1 ......"الفتاوی الهندية"،کتاب الجنايات،الباب الحادی عشرفی جناية الحائط...إلخ،ج٦،ص٤٢.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق.

5 ......تكملة"البحرالرائق"،کتاب الديات،باب مايحدث الرجل فی الطريق،ج٩،ص١١٢.

و"التبيين الحقائق"،کتاب الديات،باب مايحدث الرجل فی الطريق،ج٧،ص٢٩٩.

6 ......"الفتاوی الخانية"،کتاب الديات،فصل فيمايحدث فی الطريق...إلخ،ج٢،ص٤٠٠،٤٠١.

7 ......سندان، وہ چیز جس پر لوہار لوہا رکھ کر کوٹتے ہیں۔

www.dawateislami.net

نہیں اڑی بلکہ ہوا سے اڑ کر کسی پر گری تو لوہار پر کچھ نہیں ہے۔[1] (عالمگیری ص۴۲ ج۶، خانیہ علی الہندیہ ص۴۵۹ ج۳)

مسئلہ ۴۶۳ لوہار نے اپنی دکان میں راستے کی جانب یہ جانتے ہوئے کہ راستے کی ہوا سے آگ بھڑکے گی، بھٹی جلائی اور اس سے راستے میں کوئی چیز جل گئی تو وہ ضامن ہوگا۔[2] (عالمگیری ص۴۲، ج۶ از ذخیرہ)

مسئلہ ۴۶۴ کوئی شخص آگ لے کر ایسی جگہ سے گزرا جہاں سے گزرنے کا اس کو حق تھا۔ اس سے کوئی چنگاری خود گر گئی یا ہوا سے گر گئی اور اس سے کوئی چیز جل گئی تو وہ ضامن نہیں ہے۔ اور اگر ایسی جگہ سے گزرا جہاں سے گزرنے کا اس کو حق نہ تھا تو اگر ہوا سے چنگاری اڑ کر گری تو ضامن نہیں ہوگا، اور اگر خود گری اور اس سے کوئی چیز جل گئی تو وہ ضامن ہوگا۔[3] (عالمگیری از خزانۃ المفتین، ص۴۳ ج۶)

مسئلہ ۴۶۵ کوئی شخص شارع عام پر (فٹ پاتھ) پر بیٹھ کر حکومت کی اجازت کے بغیر خرید و فروخت کرتا ہے اس کے سامان میں پھنس کر کوئی شخص گر پڑا اور اس کا کچھ نقصان ہوگیا تو بیٹھنے والا ضامن ہوگا اور حکومت کی اجازت سے بیٹھا ہے تو یہ ضامن نہیں ہوگا۔[4] (عالمگیری ص۴۳ ج۶)

مسئلہ ۴۶۶ شارع عام کے کنارے بیٹھ کر خرید و فروخت اگر کسی چیز کو ضرر نہ دے اور حکومت کی اجازت سے ہو تو جائز ہے اور اگر مضر ہو تو ناجائز ہے۔[5] (درمختار و شامی ص۵۲۱ ج۵)

مسئلہ ۴۶۷ کوئی آدمی سونے والے کے پاس سے گزرا اور اس کی ٹھوکر سے سونے والے کی پنڈلی ٹوٹ گئی پھر اس پر گر پڑا جس سے اس کی ایک آنکھ پھوٹ گئی۔ اس کے بعد خود مر گیا تو سونے والے پر مرنے والے کی دیت ہے اور مرنے والے پر سونے والے کا اَرش واجب ہوگا اور اگر دونوں ہی مر گئے تو سونے والے پر گرنے والے کی دیت ہے اور گرنے والے پر سونے والے کی نصف دیت ہے۔[6] (عالمگیری ص۴۳ ج۶)

مسئلہ ۴۶۸ کوئی آدمی راستے سے گزر رہا تھا کہ اچانک گر کر مر گیا اور اس سے ٹکرا کر دوسرا شخص مر گیا تو کسی پر کچھ نہیں۔[7] (عالمگیری از ذخیرہ ص۴۳ ج۶)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادى عشر فى جناية الحائط ... إلخ، ج٦، ص٤٢.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق، ص٤٣. 4 ......المرجع السابق.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الديات، باب مايحدثه الرجل... إلخ، ج١٠، ص٢٦٧.

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادى عشر فى جناية الحائط... إلخ، ج٦، ص٤٣.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۶۹ کوئی راہ چلتا بے ہوش ہوکر یا ضعف کی وجہ سے [1] کسی پر گر پڑا جس سے وہ مرگیا یا راہ چلتا گر کر مرگیا اوراس سے ٹکرا کرکوئی دوسرا شخص مرگیا تو راہ گیر کے عاقلہ پر مرنے والے کی دیت واجب ہے۔ دوسرے کی موت اگر گرنے والے سے دب کر ہوئی ہے تو گرنے والے پر کفارہ بھی ہے جواس کے مال سے ادا کیا جائے گا۔اور وراثت سے محروم ہوگا اوراگر راہ گیر زمین پر گرا اور دوسرا اس سے ٹکرا کر مرگیا تو کفارہ اور حرمان میراث [2] نہیں ہے۔ [3] (عالمگیری از محیط ص۴۳ ج۶)

مسئلہ ۴۷۰ کوئی شخص بوجھ اٹھائے راستہ سے گزر رہا تھا کہ اس کا بوجھ کسی شخص پر گرا جس سے وہ شخص مرگیا یا بوجھ زمین پر گرا اوراس سے ٹکرا کرکوئی شخص مرگیا تو بوجھ اٹھانے والا ضامن ہوگا۔ [4] (عالمگیری ص۴۳ ج۶، خانیہ علی الہندیہ ص۴۵۸ ج۳، تبیین الحقائق ص۱۴۶ ج۶، درمختار وشامی ص۵۲۳ جلد۵)

مسئلہ ۴۷۱ کوئی شخص راستہ میں کوئی ایسی چیز پہن کر گزرا جو عام طور پر پہنی جاتی ہے۔اس چیز سے الجھ کر کوئی شخص مرگیا یا کسی شخص پر وہ چیز گر پڑی جس سے وہ مرگیا یا راستے میں گر پڑی جس سے ٹکرا کر کوئی مرگیا تو ان سب صورتوں میں گزرنے والے پر ضمان نہیں ہے۔اوراگر اس قسم کی چیز ہے جو پہنی نہیں جاتی ہے تو اس کا حکم بوجھ اٹھانے والے کا سا ہے اوراس سے جو نقصان ہوگا یہ ضامن ہے۔اسی طرح اگر کوئی شخص جانور کو ہانک رہا تھا یا اس کو کھینچ رہا تھا یا اس پر سوار تھا اوراس کے سامان میں سے کوئی چیز مثلاً زین لگام وغیرہ گر پڑی جس سے کوئی آدمی مرگیا یا جانور یا اس کے سامان میں سے کوئی چیز راستے پر گری اوراس سے ٹکرا کر کوئی آدمی مرگیا تو بہرصورت جانور والا ضامن ہوگا۔ [5] (عالمگیری از محیط ص۴۳ ج۶)

مسئلہ ۴۷۲ دوآدمیوں نے اپنے مٹکے راستہ پر رکھ دیئے تھے ایک لڑھک کر دوسرے سے ٹکرایا تو اگر لڑھکنے والا ٹوٹا تو دوسرے کا مالک اس مٹکے کا ضمان دے گا اوراگر دوسرا ٹوٹا تو لڑھکنے والے کا مالک ضمان نہیں دے گا اوراگر دونوں لڑھکے تو کسی پر کچھ نہیں۔ [6] (عالمگیری ص۴۳ ج۶، خانیہ علی الہندیہ ص۴۵۹ ج۳)

مسئلہ ۴۷۳ دوآدمیوں نے اپنے جانور راستے پر کھڑے کردیئے تھے۔ایک بھاگا جس سے دوسرا گرا اور مرگیا تو کسی پر کچھ نہیں ہے اوراگر بھاگنے والا اس سے ٹکرا کر مرگیا تو دوسرے کا مالک ضمان دے گا۔ [7] (عالمگیری ص۴۳ ج۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۵۹ ج۳)

مسئلہ ۴۷۴ کسی نے راستہ میں کوئی چیز رکھ دی جس کو دیکھ کر ادھر سے گزرنے والا جانور بدک کر بھاگا اس نے کسی

---

1 ......یعنی کمزوری کی وجہ سے۔ 2 ......یعنی وراثت سے محرومی۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط...إلخ، ج ٦، ص٤٣.

4 ......المرجع السابق. 5 ...... المرجع السابق. 6 ......المرجع السابق. 7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

آدمی کو مار دیا تو اس شے کے رکھنے والے پر کوئی ضمان نہیں ہے۔ اسی طرح ایسی ہی گراؤ دیوار[1] جس کے گرانے کا مطالبہ کیا جاچکا تھا زمین پر گری اس سے کوئی جانور بھڑک کر بھاگا، جس سے کچل کر کوئی شخص مرگیا تو دیوار والا ضامن نہیں ہوگا۔ دیوار کا مالک اور راستے میں چیز رکھنے والا صرف اس صورت میں ضامن ہوں گے کہ دیوار یا اس چیز سے لگ کر ہلاکت واقع ہو۔[2] (عالمگیری ص۴۴ ج۶)

مسئلہ ۴۷۵ اہل مسجد نے بارش کا پانی جمع کرنے کے لیے مسجد میں کنواں کھدوایا، یا بڑا سا مٹکا رکھایا یا چٹائی بچھائی یا دروازہ لگایا یا چھت میں قندیل[3] لٹکائی یا سائبان ڈالا اور ان سے کوئی شخص ہلاک ہوگیا تو اہل مسجد پر ضمان نہیں۔ اور اگر اہل محلّہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے یہ سب کام اہل محلّہ کی اجازت سے کئے تھے اور ان سے کوئی ہلاک ہوگیا تب بھی کسی پر کچھ نہیں۔ اور بغیر اجازت یہ کام کئے اور ان سے کوئی ہلاک ہوگیا تو کنواں اور سائبان کی صورت میں ضامن ہوں گے اور بقیہ صورتوں میں ضامن نہیں ہوں گے۔[4] (عالمگیری ص۴۴ ج۶، مبسوط ص۲۴، ج۲۷، شامی ص۵۲۳ ج۵، بحرالرائق ص۳۵۲ ج۸، خانیہ علی الہندیہ، ص۴۶۳ ج۳)

مسئلہ ۴۷۶ کوئی شخص مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا یا نماز کے انتظار میں بیٹھا تھا یا قراءت قرآن میں مشغول تھا یا فقہ و حدیث کا درس دے رہا تھا یا اعتکاف میں تھا یا کسی عبادت میں مشغول تھا کہ اس سے ٹکرا کر کوئی شخص گر پڑا اور مرگیا تو فتویٰ یہ ہے کہ اس پر ضمان نہیں۔[5] (عالمگیری ص۴۴ ج۶، شامی ص۵۲۴ ج۵، بحرالرائق ص۳۵۲ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۴۶ ج۶، مبسوط ص۲۵ ج۲۷، خانیہ علی الہندیہ ص۴۶۳ ج۳، ہدایہ ص۵۸۹ ج۴)

مسئلہ ۴۷۷ مسجد میں کوئی شخص ٹہل رہا تھا کہ کسی کو کچل دیا یا مسجد میں سو رہا تھا اور کروٹ لی اور کسی پر گر پڑا جس سے وہ مرگیا تو وہ ضامن ہوگا۔[6] (عالمگیری ص۴۴ ج۶)

مسئلہ ۴۷۸ کسی نے امام[7] کی اجازت سے راستہ میں چہ بچہ[8] کھودا، یا اپنی ملک میں کھودا، یا راستے میں کوئی

---

1 ......وہ دیوار جو گرنے کے قریب ہے، جھکی ہوئی دیوار۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط...إلخ، ج ٦، ص ٤٤.

3 ......ایک قسم کا فانوس۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص ٤٤.

5 ......"ردالمحتار"، كتاب الديات، باب مايحدثه الرجل...إلخ، ج١٠، ص ٢٧٠.

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص ٤٤.

7 ......یعنی حاکم وقت یا قاضی۔ 8 ......چھوٹا حوض جو بارش وغیرہ کا پانی جمع کرنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

لکڑی رکھ دی یا بلا اجازت امام پل بنوا دیا۔ اس پر سے کوئی شخص قصداً گزرا اور گر کر ہلاک ہوگیا تو فاعل ضامن نہیں ہوگا۔[1] (بحرالرائق ص ۳۵۰ ج ۸، عالمگیری از محیط ص ۴۴ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۴۵ ج ۶، شامی و درمختار ص ۵۲۴ ج ۵، مبسوط ص ۲۲ ج ۲۷، فتح القدیر ص ۲۳۶ ج ۸)

مسئلہ ۴۷۹: کسی نے راستے میں کنواں کھودا اس میں کسی نے گر کر خودکشی کر لی تو کنواں کھودنے والا ضامن نہیں ہے۔[2] (عالمگیری ص ۴۵ ج ۶، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۱ ج ۳، مبسوط ص ۱۶، ج ۲۷، بحرالرائق، ص ۳۴۸ ج ۸)

مسئلہ ۴۸۰: کسی نے مسلمانوں کے راستے میں اپنے گھر کے گرداگرد سے ہٹ کر کنواں کھودا جس میں گر کر کوئی شخص مرگیا تو اس کے عاقلہ پر مرنے والے کی دیت واجب ہوگی اور اس پر کفارہ نہیں ہے اور وہ میراث سے بھی محروم نہیں ہوگا۔[3] (عالمگیری ص ۴۵ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۸ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۴، ج ۶، شامی و درمختار ص ۵۲۲ ج ۵، مبسوط ص ۱۴، ج ۲۷)

مسئلہ ۴۸۱: اگر کسی دوسرے کے مکان کے گرداگرد کنواں کھودا، یا ایسی جگہ کھودا جو مسلمانوں کی مشترکہ ملکیت ہے۔ یا ایسے راستہ پر کھودا جو آگے جا کر بند ہو جاتا ہے اور اس کنویں میں کوئی گر کر مرگیا تو یہ ضامن ہوگا اور اپنے گھر کے گرداگرد اپنی مملوکہ زمین پر کھودا، یا ایسی زمین پر کھودا، یا ایسی جگہ کھودا جہاں اس کو پہلے سے کنواں کھودنے کا حق حاصل تھا اور اس میں گر کر کوئی مرگیا تو اس پر ضمان نہیں ہے۔[4] (عالمگیری ص ۴۵ ج ۶، تبیین الحقائق، ص ۱۴۵، ج ۶)

مسئلہ ۴۸۲: کسی نے راستے میں کنواں کھودا اور اس میں کوئی شخص گر پڑا اور بھوک پیاس یا وہاں کے تعفن کی وجہ سے[5] دم گھٹ گیا اور مرگیا تو کنواں کھودنے والا ضامن نہیں ہوگا۔[6] (عالمگیری ص ۴۵ ج ۶، شامی و درمختار ص ۵۲۲ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۵، ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۸ ج ۸، مبسوط ص ۱۵، ج ۲۷، خانیہ علی الہندیہ، ص ۴۶۱ ج ۳)

مسئلہ ۴۸۳: کسی نے ایسے میدان میں بغیر اجازت امام کنواں کھودا جہاں لوگوں کی گزرگاہ نہیں ہے اور راستہ بھی نہیں ہے اور کوئی اس میں گر گیا تو کنواں کھودنے والا ضامن نہیں ہے۔ اسی طرح اس میدان میں کوئی شخص بیٹھا ہوا تھا یا کسی نے خیمہ لگا لیا تھا۔ اس شخص سے یا خیمہ سے کوئی شخص ٹکرا گیا تو بیٹھنے والا اور خیمہ لگانے والا ضامن نہیں ہے اور اگر یہ صورتیں راستہ میں

---

1 ......تکملة "البحرالرائق"، کتاب الدیات، باب مایحدث الرجل فی الطریق، ج۹، ص۱۱۷.

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشر فی جنایة الحائط...إلخ، ج٦، ص٤٥.

3 ......المرجع السابق.　4 ......المرجع السابق.

5 ......یعنی بدبو وغیرہ کی وجہ۔

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشر فی جنایة الحائط...إلخ، ج٦، ص٤٥.

www.dawateislami.net

واقع ہوں تو ضامن ہوگا۔[1] (عالمگیری ص ۳۹ ج ٦، خانیہ علی الہندیہ، ص ۴٦۰ ج ۳)

مسئلہ ۴۸۴ ایک شخص نے راستہ پر نصف کنواں کھودا پھر دوسرے نے بقیہ حصہ کھود کرا سے تہہ تک پہنچایا اس میں کوئی شخص گر گیا تو پہلا کھودنے والا ضامن ہے۔[2] (عالمگیری ص ۴۵ ج ٦، بحرالرائق ص ۳۴۹ ج ۸، خانیہ علی الہندیہ ص ۴٦۳ ج ۳، مبسوط ص ۱۷ ج ۲۷)

مسئلہ ۴۸۵ کسی نے راستے میں کنواں کھودا پھر دوسرے نے اس کا منھ چوڑا کر دیا تو یہ دیکھا جائے گا کہ اس نے چوڑائی میں کتنا اضافہ کیا ہے اگر اتنا زیادہ اضافہ ہے کہ گرنے والے کا قدم چوڑا کرنے والے کے حصہ پر پڑے گا تو یہ ضامن ہوگا اور اگر اتنا کم اضافہ کیا ہے کہ گرنے والے کا قدم اس کے اضافہ پر نہیں پڑے گا تو پہلا کھودنے والا ضامن ہوگا اور اگر اضافہ اتنا ہے کہ دونوں حصوں پر قدم پڑنے کا احتمال ہو اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ قدم کس حصے پر پڑا تھا تو دونوں نصف نصف کے ضامن ہوں گے۔[3] (عالمگیری ص ۴۵ ج ٦، مبسوط ص ۱۷، ج ۲۷)

مسئلہ ۴۸٦ کسی نے راستہ میں کنواں کھودا پھر اس کو مٹی چونا یا جنس ارض[4] میں سے کسی چیز سے پاٹ دیا[5]۔ پھر دوسرے نے آ کر یہ چیزیں نکال کر اس کو خالی کر دیا پھر اس میں کوئی شخص گر کر مر گیا تو خالی کرنے والا ضامن ہوگا اور اگر پہلے نے کھانے وغیرہ سے یا کسی ایسی چیز سے پاٹا جو جنس ارض سے نہیں ہے اور دوسرے شخص نے اس کو نکال کر خالی کر دیا پھر اس میں گر کر کوئی آدمی ہلاک ہوگیا، یا کنویں کو پاٹا نہیں تھا، اس کا منہ کسی چیز سے ڈھک دیا تھا[6]۔ پھر دوسرے نے اس کا منہ کھول دیا پھر اس میں گر کر کوئی شخص ہلاک ہوگیا تو پہلے والا ضامن ہوگا۔[7] (عالمگیری ص ۴۵ جلد ٦، خانیہ علی الہندیہ ص ۴٦۰ ج ۳، مبسوط ص ۱۷ ج ۲۷)

مسئلہ ۴۸۷ کسی نے کنویں کے قریب راستے پر پتھر رکھ دیا اور کوئی شخص اس میں پھنس کر کنوئیں میں گر پڑا تو پتھر رکھنے والا ضامن ہوگا اور اگر کسی نے پتھر نہیں رکھا تھا بلکہ سیلاب وغیرہ سے بہہ کر پتھر وہاں آ گیا تھا تو کنواں کھودنے والا ضامن ہوگا۔[8] (مبسوط ص ۱۷، ج ۲۷، عالمگیری ص ۴۵ ج ٦، خانیہ علی الہندیہ ص ۴٦۲ ج ۳، بحرالرائق، ص ۳۴۹ ج ۸)

---

1 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط …إلخ ، ج٦، ص٤٥ .

2 ……المرجع السابق .

3 ……المرجع السابق.

4 ……یعنی زمینی اشیا جیسے مٹی، پتھر وغیرہ۔

5 ……یعنی بھر دیا۔

6 ……یعنی اس کے منہ پر کوئی چیز رکھ کر بند کر دیا تھا۔

7 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات،الباب الحادی عشر فی جناية الحائط…إلخ، ج٦، ص٤٥ .

8 ……المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مَسئَلہ ۴۸۸ کسی شخص نے کنویں میں پتھر یا لوہا ڈال دیا۔ پھر اس میں کوئی گر پڑا اور پتھر یا لوہے سے ٹکرا کر مرگیا تو کنواں کھودنے والا ضامن ہوگا۔[1] (مبسوط ص ۱۸، ج ۲۷، عالمگیری ص ۴۵ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۹ ج ۸)

مَسئَلہ ۴۸۹ راستے میں کسی نے کنواں کھودا۔ اس کے قریب کسی نے پانی چھڑک دیا جس سے پھسل کر کوئی شخص کنویں میں گر پڑا تو پانی چھڑکنے والا ضامن ہوگا۔ اور اگر پانی چھڑکنے والا کوئی نہیں تھا بلکہ بارش سے پھسلن ہوگئی تھی تو کنواں کھودنے والا ضامن ہوگا۔[2] (عالمگیری ص ۴۵ جلد ۶)

مَسئَلہ ۴۹۰ کسی شخص نے کسی کو کنویں میں ڈھکیل دیا تو ڈھکیلنے والا ضامن ہوگا کنواں اس کی ملک ہو یا نہ ہو۔[3] (عالمگیری ص ۴۵ ج ۶، مبسوط ص ۱۹، ج ۲۷، بحرالرائق ص ۳۴۸ ج ۸)

مَسئَلہ ۴۹۱ کسی نے راستے میں کنواں کھودا۔ اس میں گر کر کوئی ہلاک ہوگیا۔ کنواں کھودنے والا کہتا ہے کہ اس نے خودکشی کی ہے اس لیے کچھ ضمان نہیں ہے اور مقتول کے ورثا کہتے ہیں کہ اس نے خودکشی نہیں کی ہے بلکہ اتفاقیہ کنویں میں گر پڑا ہے۔ تو کنواں کھودنے والے کا قول معتبر ہے اور اس پر کوئی ضمان نہیں ہے۔[4] (عالمگیری ص ۴۵ ج ۶، مبسوط ص ۲۰ ج ۲۷، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۲ ج ۳، بحرالرائق ص ۳۴۸ جلد ۸)

مَسئَلہ ۴۹۲ کسی نے راستہ میں کنواں کھودا اس میں کوئی آدمی گر گیا مگر چوٹ نہیں آئی پھر کنویں سے باہر نکلنے کی کوشش کررہا تھا کہ کچھ اوپر کو چڑھنے کے بعد گر کر مرگیا تو کنواں کھودنے والے پر کوئی ضمان نہیں۔ اور اگر کنویں کی تہہ میں چلا گیا پھر اور کسی پتھر سے ٹکرا کر ہلاک ہوگیا تو اگر وہ پتھر زمین میں خلقۃً گڑا ہوا ہے[5] تو کنواں کھودنے والا ضامن نہیں ہے اور اگر کنواں کھودنے والے نے یہ پتھر کنویں میں رکھا تھا یا اصل جگہ سے اکھیڑ کر دوسری جگہ پر رکھ دیا تھا تو کنواں کھودنے والا ضامن ہوگا۔[6] (عالمگیری ص ۴۶ ج ۶)

مَسئَلہ ۴۹۳ کسی نے دوسرے شخص کے مکان سے ملحق جگہ پر[7] کنواں کھودنے کے لیے کسی کو مزدور رکھا اور مزدور خود یہ جانتا تھا کہ یہ جگہ مستاجر کی[8] نہیں ہے یا مستاجر نے مزدور کو بتا دیا تھا تو مزدور ضامن ہوگا اگر اس کنویں میں کوئی گر کر

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص٤٥.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق. 4 ...... المرجع السابق.

5 ...... یعنی قدرتی طور پر زمین میں موجود ہے۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الجنايات، الباب الحادی عشر فی جناية الحائط...إلخ، ج٦، ص٤٥.

7 ...... یعنی مکان سے ملی ہوئی جگہ پر۔ 8 ...... یعنی کنواں کھودوانے والے کی۔

www.dawateislami.net

مر گیا اور اگر مزدور کونہیں بتایا گیا اور وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ جگہ مستاجر کی نہیں ہے تو مستاجر ضامن ہوگیا۔ اور اگر مستاجر نے اپنے احاطہ سے ملحقہ اپنی زمین میں کنواں کھودنے پر مزدور رکھا اور اس کو یہ بتایا کہ اس جگہ کنواں کھودنے کا مجھے حق حاصل ہے۔ پھر اس کنویں میں کوئی شخص گر کر ہلاک ہوگیا تو مستاجر ضامن ہوگا۔ اور اگر مستاجر نے یہ کہا تھا کہ یہ جگہ میری ہے مگر مجھے کنواں کھودنے کا حق نہیں ہے تو بھی مستاجر ہی ضامن ہوگا۔[1] (عالمگیری ص ۴۶ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۴ ج ۵)

مسئلہ ۴۹۴ چار آدمیوں کو کسی نے کنواں کھودنے کے لیے مزدوری پر رکھا وہ کنواں کھود رہے تھے کہ ان پر کچھ حصہ گر پڑا جس سے ایک مزدور ہلاک ہوگیا تو باقی تین مزدور چوتھائی چوتھائی دیت کے ضامن ہوں گے۔ اور ایک چوتھائی حصہ ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر ایک ہی مزدور کنواں کھود رہا تھا اس پر کنواں گر پڑا اور وہ مزدور مر گیا تو اس کا کوئی ضمان نہیں۔[2] (عالمگیری ص ۴۶ جلد ۶، مبسوط ص ۱۶ جلد ۲۷، درمختار و شامی ص ۵۲۵ جلد ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۲ ج ۳)

مسئلہ ۴۹۵ کسی شخص نے اپنی زمین میں نہر کھودی جس میں گر کر کوئی انسان یا جانور ہلاک ہوگیا تو یہ شخص ضامن نہیں ہوگا اور اگر پرائی زمین میں نہر کھودی تھی تو یہ ضامن ہوگا۔[3] (عالمگیری ص ۴۷ ج ۶، مبسوط ص ۲۲ ج ۲۷، قاضی خان ص ۴۶۰ ج ۳)

مسئلہ ۴۹۶ کسی نے اپنی زمین میں نہر یا کنواں کھودا جس سے پڑوسی کی زمین سیم زدہ ہوگئی[4]۔ تو یہ دیکھا جائے گا کنواں کھودنے والے کی اپنی زمین عادتاً جتنا پانی برداشت کرسکتی تھی اتنا پانی اس نے دیا ہے یا اس سے زیادہ اگر زیادہ دیا ہے تو ضامن ہوگا۔ اور اگر عادۃً اتنا پانی برداشت کرسکتی تھی تو یہ ضامن نہیں ہوگا۔ اور اس کو کنویں کی جگہ تبدیل کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔[5] (عالمگیری ص ۴۷ ج ۶، خانیہ علی الہندیہ، ص ۴۶۱ ج ۳)

مسئلہ ۴۹۷ اگر کسی نے اپنی زمین میں پانی دیا اور وہ اس کی زمین سے بہہ کر دوسرے کی زمین میں پہنچ گیا اور اس کی کسی چیز کو نقصان پہنچایا اور وہ پانی دیتے وقت یہ جانتا تھا کہ یہ پانی بہہ کر دوسرے کی زمین میں چلا جائے گا تو یہ ضامن ہوگا ورنہ نہیں۔[6] (قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۶۱ ج ۳، عالمگیری ص ۴۷ ج ۶)

مسئلہ ۴۹۸ راستے پر کنواں بنا ہوا تھا۔ اس میں کوئی آدمی گر کر مر گیا۔ ایک شخص یہ اقرار کرتا ہے کہ میں نے یہ کنواں

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشر فی جنایة الحائط...إلخ، ج٦، ص٤٦.

2 ......المرجع السابق، ص٤٦، ٤٧.

3 ......المرجع السابق، ص٤٧.

4 ......یعنی ناقابل کاشت ہوگئی۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشرفی جنایة الحائط... إلخ، ج٦، ص٤٧.

6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

کھودا ہے تو اس کے اس اقرار کی وجہ سے اس کے مال میں سے تین سال میں دیت دی جائے گی اس کے عاقلہ پر نہیں ہوگی۔ [1] (عالمگیری ص ۴۶ ج ۶)

مسئلہ ۴۹۹ کسی نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا۔ اس میں گر کر کوئی شخص ہلاک ہوگیا۔ زمین کا مالک کہتا ہے کہ میں نے اس کو کنواں کھودنے کا حکم دیا تھا مگر مقتول کے ورثاء کہتے ہیں کہ اس نے حکم نہیں دیا تھا تو زمین کے مالک کی بات مان لی جائے گی اور کسی پر ضمان لازم نہیں ہوا۔ [2] (مبسوط ص ۲۲، ج ۲۷، عالمگیری ص ۴۶ ج ۶)

مسئلہ ۵۰۰ کسی نے اپنی ملک میں کنواں کھودا۔ اس میں کوئی آدمی یا جانور گرا اس کے بعد دوسرا شخص گرا۔ اس کے گرنے سے وہ آدمی یا جانور ہلاک ہوگیا۔ تو اوپر گرنے والا ہلاکت کا ضامن ہوگا اور اگر کنواں راستے میں امام کی اجازت کے بغیر کھودا گیا تھا تو کنواں کھودنے والا دونوں کے نقصان کا ضامن ہوگا۔ [3] (عالمگیری ص ۴۶ جلد ۶، خانیہ علی الہندیہ ص ۳۶۱ ج ۳)

مسئلہ ۵۰۱ کسی نے دوسرے کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر گڑھا کھودا۔ اس میں کسی کا گدھا گر کر مر گیا تو کھودنے والا ضامن ہوگا۔ [4] (عالمگیری از محیط سرخسی ص ۴۶ ج ۶)

مسئلہ ۵۰۲ کسی نے راستے میں کنواں کھودا اس میں کوئی شخص گر گیا اور اس کا ہاتھ کٹ گیا۔ پھر کنویں سے نکلا تو دو شخصوں نے اس کا سر پھاڑ دیا جس سے وہ بیمار ہو کر پڑا رہا پھر مر گیا تو اس کی دیت تینوں پر تقسیم ہو جائے گی۔ [5] (مبسوط ص ۱۸ جلد ۲۷، عالمگیری ص ۴۶ جلد ۶)

مسئلہ ۵۰۳ کسی نے کنواں کھودنے کے لیے کسی کو مزدور رکھا۔ مزدور نے کنواں کھودا۔ اس کے بعد کوئی آدمی اس میں گر کر ہلاک ہوگیا۔ یہ کنواں اگر مسلمانوں کے ایسے عام راستے پر کھودا گیا تھا جس کو ہر شخص عام راستہ خیال کرتا تھا تو مزدور ضامن ہوگا۔ مستاجر نے اس کو یہ بتایا ہو کہ یہ عام راستہ ہے یا نہ بتایا ہو اسی طرح غیر معروف راستہ پر اگر کنواں کھودا گیا اور مستاجر نے مزدور کو یہ بتا دیا تھا کہ یہ عام مسلمانوں کا راستہ ہے تو بھی مزدور ضامن ہوگا۔ اور اگر مزدور کو یہ نہیں بتایا تھا کہ یہ عام راستہ مسلمانوں کا ہے تو مستاجر ضامن ہوگا۔ [6] (عالمگیری ص ۴۶ ج ۶)

مسئلہ ۵۰۴ کسی نے اپنی زمین میں پانی دیا۔ وہ پڑوسی کی زمین میں پہنچ گیا تو اگر پانی دیا ہی اس طرح پر ہے کہ پانی اس کی زمین میں ٹھیرنے کے بجائے پڑوسی کی زمین میں جمع ہو جائے تو ضامن ہوگا۔ اور اگر اس کی اپنی زمین میں ٹھیرنے

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشر فی جنایة الحائط... إلخ، ج۶، ص۴۶.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق. 4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق. 6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

کے بعد فالتو پانی پڑوسی کی زمین میں چلا گیا اور پڑوسی نے پانی دینے سے پہلے اس سے یہ کہا تھا کہ تم اپنا بند مضبوط بناؤ اور اس نے اس کے کہنے پر عمل نہیں کیا تو ضامن ہوگا اور اگر پڑوسی نے یہ مطالبہ نہیں کیا تھا تو ضامن نہیں ہوگا۔ ہاں اگر اس کی زمین بلند تھی اور پڑوسی کی زمین نیچی اور یہ جانتا تھا کہ اپنی زمین میں پانی دینے سے پڑوسی کی زمین میں پانی چلا جائے گا تو ضامن ہوگا اور اس کو یہ حکم دیا جائے گا کہ مینڈھیں باندھ کر پانی دے۔[1] (عالمگیری ص ۴۷ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ، ص ۱۶۱ ج ۳)

مسئلہ ۵۰۵: کسی نے اپنی زمین میں پانی دیا اور اس کی اپنی زمین میں چوہوں وغیرہ کے بل تھے اور یہ ان کو جانتا تھا اور ان کو بند نہیں کیا تھا۔ ان سوراخوں کی وجہ سے پانی پڑوسی کی زمین میں چلا گیا اور اس کا کچھ نقصان ہوا تو یہ ضامن ہوگا اور اگر اس کو سوراخوں کا علم نہ تھا تو ضامن نہیں ہوگا۔[2] (عالمگیری ص ۴۷ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ، ص ۱۶۱ ج ۳)

مسئلہ ۵۰۶: کسی نے عام نہر سے اپنی زمین کو سیراب کیا اور اس نہر سے چھوٹی چھوٹی نالیاں نکل کر دوسروں کی زمینوں پر جارہی تھیں۔ ان نالیوں کے دہانے کھلے ہوئے تھے۔ اس کے پانی دینے کی وجہ سے ان نالیوں میں پانی چلا گیا تو دوسروں کی زمین کے نقصان کا یہ ضامن ہوگا۔[3] (عالمگیری ص ۴۷ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ، ص ۱۶۱ ج ۳)

جنایات بہائم کا بیان

جانوروں سے نقصان کا بیان

مسئلہ ۵۰۷: بہائم کی جنایتوں کی تین صورتیں ہیں:

(۱) جس جگہ پر جنایت واقع ہوئی وہ جگہ جانور کے مالک کی ملکیت ہے۔

(۲) کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہے۔

(۳) وہ جگہ شاہراہ عام ہے۔[4] (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، عنایہ علی الفتح ص ۳۴۵ ج ۸)

پہلی صورت میں اگر جانور کا مالک جانور کے ساتھ نہ ہو تو وہ کسی نقصان کا ضامن نہیں ہوگا خواہ جانور کھڑا ہو یا چل رہا ہو اور ہاتھ پیر سے کسی کو کچل دے یا دُم یا پیر سے کسی کو نقصان پہنچائے یا کاٹ لے اور اگر جانور کا مالک اس کی رسی پکڑ کر آگے آگے چل رہا تھا یا پیچھے سے ہانک رہا تھا جب بھی مذکورہ بالا صورت میں ضامن نہیں ہے۔[5] (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۳۰ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۹ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸، عنایہ علی الفتح ص ۳۴۵ ج ۸، مبسوط ص ۵ ج ۲۷)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الحادی عشرفي جنایة الحائط... إلخ، ج٦، ص٤٧.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق.

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثاني عشرفي جنایة البھائم... إلخ، ج٦، ص٤٩.

5 ......المرجع السابق، ص٥٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۰۸ اگر جانور کا مالک اپنی ملک میں سوار ہو کر چلا رہا تھا اور جانور نے کسی کو کچل کر ہلاک کر ڈالا تو مالک کے عاقلہ پر دیت ہے اور مالک پر کفارہ ہے اور وراثت سے بھی مالک محروم ہوگا۔[1] (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۳۰ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۹ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸، عنایہ علی الفتح القدیر ص ۳۴۵ ج ۸، مبسوط ص ۵ ج ۲۷)

مسئلہ ۵۰۹ اگر مالک اپنی مِلک میں سوار ہو کر جانور کو چلا رہا تھا اور جانور نے کسی کو کاٹ لیا یا لات ماری یا دم ماردی تو مالک پر ضمان نہیں ہے۔[2] (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۳۰ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۹ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸، عنایہ علی فتح القدیر ص ۳۴۵ ج ۸)

مسئلہ ۵۱۰ دوسری صورت یعنی اگر جنایت کسی دوسرے شخص کی زمین میں ہوئی اور یہ جانور مالک کے داخل کیے بغیر رسی تڑا کر اس کی زمین میں داخل ہوگیا تو مالک ضامن نہیں ہوگا۔ اور اگر مالک نے خود غیر کی زمین میں جانور کو داخل کیا تھا تو ہر صورت میں مالک ضامن ہوگا۔ خواہ جانور کھڑا ہو یا چل رہا ہو۔ مالک اس پر سوار ہو یا سوار نہ ہو۔ رسی پکڑ کر چلا رہا ہو یا پیچھے سے ہانک رہا ہو یہ حکم اس صورت میں ہے کہ مالک زمین کی اجازت کے بغیر جانور کے مالک نے اس زمین میں جانور کو داخل کیا ہو اور اگر صاحب زمین کی اجازت سے جانور کو داخل کیا تھا تو اس کا حکم وہی ہے جو اپنی زمین کا ہے۔[3] (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۴۹ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۳۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸، عنایہ علی فتح القدیر ص ۳۴۵ ج ۸)

مسئلہ ۵۱۱ جانور کے مالک نے شارع عام پر جانور کو کھڑا کر دیا تھا اور اس نے اسی جگہ کوئی نقصان کر دیا تو سب صورتوں میں نقصان کا ضامن ہوگا مگر پیشاب یا لید کرنے کے لیے کھڑا کیا تھا تو ضمان نہیں۔[4] (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۴۹ ج ۶، مبسوط ص ۵ ج ۲۷، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۵ ج ۳، ہدایہ ص ۶۱۰ ج ۴، فتح القدیر، حاشیہ چلپی ص ۳۵ جلد ۸، بدائع صنائع ص ۲۷۳، ج ۷)

مسئلہ ۵۱۲ مالک نے جانور کو راستہ پر چھوڑ دیا اور مالک اس کے ساتھ نہیں ہے تو جب تک وہ جانور سیدھا چلتا رہا اور کسی طرف مڑا نہیں تو مالک نقصان کا ضامن ہوگا اور اگر داہنے بائیں مڑ گیا اور راستہ بھی صرف اسی جانب تھا تب بھی مالک ضامن ہوگا اور اگر دوراہے سے کسی طرف مڑا اور اس کے بعد جنایت واقع ہوئی تو مالک ضامن نہیں ہوگا۔[5] (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۶۲ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۵۲، ج ۶، بدائع صنائع ص ۲۷۲ ج ۷)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثانی عشر فی جناية البهائم... إلخ، ج ٦، ص ٥٠.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق. 5 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مَسْئَلَہ ۵۱۳ مالک نے جانور کو شارع عام[1] پر چھوڑ دیا۔ جانور آگے جا کر کچھ دیر رکا اور پھر چل پڑا تو ٹھیرنے کے بعد جب چلا اور اس سے کوئی جنایت سرزد ہوئی تو مالک نقصان کا ضامن نہیں ہوگا۔[2] (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۶۲ ج ۸، تبیین الحقائق، ص ۱۵۲، ج ۶)

مَسْئَلَہ ۵۱۴ مالک نے راستے پر جانور چھوڑ دیا اور کسی شخص نے اس جانور کو لوٹانے کی کوشش کی مگر جانور نہ لوٹا اور اسی طرف چلتا رہا جس طرف مالک نے چلا کر چھوڑ دیا تھا پھر اس سے جنایت سرزد ہوئی تو اس نقصان کا ضامن جانور کا مالک ہوگا اور اگر روکنے والے کے روکنے سے جانور کچھ دیر ٹھیر کر پھر چلا اور اس سے کوئی نقصان ہوا تو کوئی ضامن نہیں ہوگا اور اگر روکنے والے کے روکنے سے پلٹا مگر ٹھیرا نہیں تو نقصان کا ضامن لوٹانے والا ہوگا۔[3] (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶)

مَسْئَلَہ ۵۱۵ جانور خود رسی تڑا کر شارع عام پر دوڑنے لگا تو اس کے کسی نقصان کا ضامن مالک نہیں ہوگا۔[4] (عالمگیری ص ۵۰ ج ۸، بحرالرائق ص ۳۶۲ ج ۸، بدائع صنائع ص ۲۷۳، ج ۷)

مَسْئَلَہ ۵۱۶ شارع عام پر چلنے والا سوار اپنی سواری سے ہونے والے نقصان کا ضامن ہوگا۔ سوائے اس نقصان کے جو لات مارنے یا دم مارنے سے ہو۔ رسی پکڑ کر آگے چلنے والے کا بھی یہی حکم ہے۔ ہاں کچل دینے کی صورت میں راکب پر کفارہ اور حرمان میراث[5] بھی ہے لیکن قائد[6] پر نہیں ہے۔[7] (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۳۰ جلد ۵، ہدایہ ص ۶۱۰ ج ۴، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۹، ج ۶، بدائع صنائع ص ۲۷۲، ج ۷)

مَسْئَلَہ ۵۱۷ کسی جانور پر دو آدمی سوار ہیں ایک رسی پکڑ کر آگے سے کھینچ رہا ہے اور ایک پیچھے سے ہانک رہا ہے اور اس جانور نے کسی کو کچل کر ہلاک کر دیا تو چاروں پر دیت برابر تقسیم ہوگی اور دونوں سواروں پر کفارہ بھی ہے۔[8] (عالمگیری بحوالہ محیط ص ۵۰ ج ۶، بحرالرائق، ص ۳۵۹ ج ۸)

---

1 ......لوگوں کے آنے جانے کا عام راستہ۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثاني عشرفي جناية البهائم...إلخ، ج٦، ص٥٠.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثاني عشر في جناية البهائم...إلخ، ج٦، ص٥٠.

4 ......المرجع السابق.

5 ......یعنی وراثت سے محرومی۔

6 ......آگے سے جانور کو چلانے والا، نکیل پکڑ کر چلانے والا۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثاني عشرفي جناية البهائم...إلخ، ج٦، ص٥٠.

8 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۱۸ جانور نے شارع عام پر چلتے ہوئے گوبر یا پیشاب کر دیا اس سے پھسل کر کوئی آدمی ہلاک ہو گیا تو کوئی ضمان نہیں ہے۔ کھڑے ہوئے اگر گوبر یا پیشاب کیا تب بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ جانور پیشاب یا لید کے لیے کھڑا کیا تھا۔ اور اگر کسی دوسرے کام سے کھڑا کیا تھا اور اس نے پیشاب یا لید کر دی تو اس کے نقصان کا ضامن ہوگا۔[1] (عالمگیری ص۵۰ ج۶، درمختار و شامی ص۵۳۰ ج۵، بحرالرائق ص۳۵۸ ج۸)

مسئلہ ۵۱۹ جانور کے چلنے سے کوئی کنکری یا گٹھلی یا گرد و غبار اڑ کر کسی کی آنکھ میں لگا، یا کیچڑ وغیرہ نے کسی کے کپڑے خراب کر دیئے تو اس کا ضمان نہیں ہے اور اگر بڑا پتھرا چھل کر کسی کے لگا تو نقصان کا ضامن ہوگا۔ یہ حکم سوار اور قائد و سائق (یعنی ہانکنے والا) سب کے لیے ہے۔[2] (عالمگیری ص۵۰ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۵ ج۳، درمختار و شامی ص۵۳۰ ج۵، بحرالرائق ص۳۵۷ ج۸، تبیین الحقائق، ص۱۵۰، ج۶)

مسئلہ ۵۲۰ کسی شخص نے راستہ میں پتھر وغیرہ کوئی چیز رکھ دی تھی یا پانی چھڑک دیا تھا کوئی سوار ادھر سے گزرا۔ اس کے جانور نے ٹھوکر کھائی یا پھسل گیا اور کسی آدمی پر گر پڑا جس سے وہ شخص مر گیا تو اگر سوار نے دیدہ و دانستہ[3] وہاں سے اپنے جانور کو گزارا تو سوار ضامن ہوگا اور اگر سوار کو ان باتوں کا علم نہ تھا تو پانی چھڑکنے والا یا پتھر رکھنے والا ضامن ہوگا۔[4] (عالمگیری ص۵۰ ج۶، بحرالرائق ص۳۵۹ ج۸، مبسوط ص۴ ج۲۷، بدائع صنائع ص۲۷۲، ج۷)

مسئلہ ۵۲۱ اگر کسی شخص نے مسجد کے دروازے پر اپنا جانور کھڑا کر دیا تھا۔ اس نے کسی کو لات ماردی تو کھڑا کرنے والا ضامن ہے اور اگر مسجد کے دروازے کے قریب جانور کے باندھنے کی کوئی جگہ مقرر ہے اس جگہ کسی نے اپنا جانور باندھ دیا یا کھڑا کر دیا تھا تو اس کے کسی نقصان کا ضمان نہیں ہے لیکن اگر اس جگہ کوئی شخص اپنے جانور کو، سوار ہو کر یا ہانک کر یا آگے سے کھینچ کر چلا رہا تھا تو چلانے والا نقصان کا ضامن ہوگا۔[5] (عالمگیری ص۵۰ ج۶، درمختار و شامی ص۵۳۰ ج۵، بحرالرائق ص۳۵۷ ج۸، بدائع صنائع ص۲۷۲ ج۷)

مسئلہ ۵۲۲ نخاسہ[6] میں کسی نے اپنے جانور کو کھڑا کیا اس نے کسی کو کوئی نقصان پہنچایا تو مالک ضامن

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثانی عشرفی جناية البهائم...إلخ، ج٦، ص٥٠.

2 ......المرجع السابق.

3 ......یعنی جان بوجھ کر۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثانی عشرفی جناية البهائم...إلخ، ج٦، ص٥٠.

5 ......المرجع السابق.

6 ......یعنی مویشی منڈی۔

www.dawateislami.net

نہیں ہوگا۔[1] (عالمگیری ص ۵۱ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۵۷ ج ۸، بدائع صنائع ص ۲۷۲، ج ۷)

مسئلہ ۵۲۳ کسی نے میدان میں اپنا جانور کھڑا کیا تو اس کے نقصان کا ضامن کھڑا کرنے والا نہیں ہوگا لیکن میدان میں لوگوں کے چلنے سے جو راستہ بن جاتا ہے اس پر اگر کھڑا کیا تو ضامن ہوگا۔[2] (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۶ ج ۳، شامی ص ۵۳۰ ج ۵، بدائع صنائع ص ۲۷۲ ج ۷)

مسئلہ ۵۲۴ شارع عام پر اگر کسی نے اپنا جانور بغیر باندھے کھڑا کردیا جانور نے وہاں سے ہٹ کر کوئی نقصان کردیا تو ضمان نہیں ہے۔[3] (عالمگیری ص ۵۱ ج ۶)

مسئلہ ۵۲۵ کسی نے عام راستے میں جانور باندھ دیا اگر اس نے رسی تڑا کر اپنی جگہ سے ہٹ کر کوئی نقصان پہنچایا تو ضمان نہیں ہے اور اگر رسی نہیں تڑائی اور کوئی نقصان کیا تو ضمان ہے۔[4] (عالمگیری ص ۵۱ جلد ۶)

مسئلہ ۵۲۶ جانور نے سوار سے سرکشی کی اور سوار نے اسے مارا یا لگام کھینچی اور جانور نے پیر یا دُم سے کسی کو مارا تو سوار پر ضمان نہیں ہے۔ اسی طرح اگر سوار گر پڑا اور جانور بھاگ گیا اور راستے میں کسی کو مار ڈالا تب بھی سوار پر کچھ نہیں ہے۔[5] (عالمگیری ص ۵۱ ج ۶)

مسئلہ ۵۲۷ کسی نے کرائے پر گدھا لیا اور اس کو اہل مجلس کے قریب راستہ پر کھڑا کردیا اور اہل مجلس سے سلام کلام کیا پھر اس کو چلانے کے لیے مارا یا کوئی چیز اس کے چبھودی یا اس کو ہانکا اور اس گدھے نے کسی کو لات ماردی تو سوار ضامن ہوگا۔[6] (عالمگیری ص ۵۱ ج ۶)

مسئلہ ۵۲۸ سوار اپنی سواری پر جارہا تھا کسی نے سواری کو کوئی چیز چبھودی اس نے سوار کو گرادیا تو اگر یہ چبھونا سوار کی اجازت سے تھا تو چبھونے والا کسی نقصان کا ضامن نہیں ہے اور اگر بغیر اجازت سوار کوئی چیز چبھودی تو چبھونے والا ضامن ہوگا۔ اور اگر سواری نے چبھونے والے کو ہلاک کردیا تو اس کا خون رائیگاں جائے گا۔[7] (عالمگیری ص ۵۱ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۶ ج ۳، درمختار و شامی ص ۵۳۴ ج ۵، فتح القدیر و عنایہ ص ۳۱۰ ج ۸، ہدایہ ص ۶۱۵ ج ۴، بحر الرائق ص ۳۵۷ ج ۸، مبسوط ص ۲ ج ۲۷)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثاني عشر في جناية البهائم...إلخ، ج٦، ص٥١.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق.

5 ......المرجع السابق.

6 ......المرجع السابق.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۲۹ سواری کو سوار کی اجازت کے بغیر کسی نے مارا یا کوئی چیز چبھودی جس کی وجہ سے سواری نے ہاتھ یا پیر یا جسم کے کسی حصے سے کسی شخص کو فوراً کچل کر ہلاک کر دیا تو چبھونے اور مارنے والا ضامن ہوگا سوار ضامن نہیں ہوگا اور اگر سوار کی اجازت سے ایسا کیا اور سواری نے فوراً کسی کو کچل کر ہلاک کر دیا تو سوار اور چبھونے والے دونوں کے عاقلہ پر دیت لازم ہے اور اگر سواری نے کسی کو لات یا دُم ماردی تو اس کا ضمان نہیں ہے۔[1] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۶ ج ۳، درمختار و شامی ص ۵۳۴، ج ۵، عالمگیری ص ۵۱ ج ۶، فتح القدیر و عنایہ ص ۳۵۴ ج ۸، ہدایہ ص ۶۱۵ ج ۴، بحرالرائق ص ۳۵۷، ج ۸، مبسوط ص ۲ ج ۲۷)

مسئلہ ۵۳۰ سوار کسی غیر کی ملک میں اپنی سواری کو روکے کھڑا تھا اس نے کسی شخص کو حکم دیا کہ اس کو کوئی چیز چبھودو۔ اس نے چبھودی اور اس کی وجہ سے سواری نے کسی کو لات ماردی تو دونوں ضامن ہوں گے اور اگر بغیر اجازت سوار ایسا کیا تھا تو چبھونے والا ضامن ہوگا مگر اس صورت میں کفارہ لازم نہیں ہوگا۔[2] (عالمگیری از محیط ص ۵۱ ج ۶، شامی ص ۵۳۵، ج ۵، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸)

مسئلہ ۵۳۱ کوئی شخص جانور کو رسی پکڑ کر کھینچ رہا تھا یا پیچھے سے ہانک رہا تھا کہ کسی نے جانور کے کوئی چیز چبھودی اور اس کی وجہ سے جانور نے بدک کر چلانے والے کے ہاتھ سے رسی چھڑالی اور بھاگ پڑا اور فوراً کسی کا کچھ نقصان کر دیا تو چبھونے والا ضامن ہوگا۔[3] (عالمگیری ص ۵۱ ج ۶، شامی ص ۵۳۵ ج ۵، ہدایہ ص ۶۱۷ ج ۴، مبسوط ص ۲، ج ۲۷، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۶ ج ۳)

مسئلہ ۵۳۲ کسی جانور کو ایک آدمی آگے سے کھینچ رہا تھا اور دوسرا پیچھے سے چلا رہا تھا۔ ان دونوں کی اجازت کے بغیر کسی اور شخص نے جانور کو کوئی چیز چبھودی جس کی وجہ سے جانور نے کسی آدمی کے لات ماردی تو چبھونے والا ضامن ہوگا۔ اور اگر کسی ایک کی اجازت سے ایسا کیا تھا تو کسی پر ضمان نہیں ہے۔[4] (عالمگیری ص ۵۱ جلد ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۶ ج ۳، مبسوط ص ۲ ج ۲۷)

مسئلہ ۵۳۳ راستے میں کسی شخص نے کوئی چیز نصب کردی تھی کسی کا جانور وہاں سے گزرا اور اس چیز کے چبھنے کی وجہ سے کسی کو لات مار کر ہلاک کر دیا تو نصب کرنے والا ضامن ہوگا۔[5] (عالمگیری ص ۵۲ ج ۶، شامی ص ۵۳۵ ج ۵، ہدایہ ص ۶۱۷ ج ۴، مبسوط ص ۳ ج ۲۷)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثانی عشر فی جناية البهائم ... إلخ، ج ٦، ص ٥١.
و"الفتاوی الخانية"، كتاب الجنايات، باب جناية البهائم... إلخ، ج ٢، ص ٣٩٩.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثانی عشر فی جناية البهائم ... إلخ، ج ٦، ص ٥١.

3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق. 5 ......المرجع السابق، ص ٥٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۳۴ کسی سوار نے اپنی سواری کو راستہ میں روک رکھا تھا پھر اس کے حکم سے کسی نے سواری کو کوئی چیز چبھوئی جس کی وجہ سے سواری نے اسی جگہ کسی کو ہلاک کر دیا تو دونوں ضامن ہوں گے۔ اور اگر سوار کو گرا کر ہلاک کر دیا تو اس کا خون رائیگاں جائے گا اور اگر اس چبھونے کی وجہ سے اپنی جگہ سے ہٹ کر کسی کو ہلاک کر دیا تو صرف چبھونے والا ضامن ہوگا۔ [1] (عالمگیری ص۵۲ ج۶، شامی ص۵۳۵ ج۵، بحرالرائق ص۳۵۸ ج۸)

مسئلہ ۵۳۵ کوئی سوار اپنی سواری کو راستہ پر روکے کھڑا تھا پھر اس کے حکم سے کسی نے اس کو کوئی چیز چبھودی جس کی وجہ سے سواری نے اسی جگہ پر چبھونے والے کو اور ایک دوسرے شخص کو ہلاک کر دیا تو اجنبی کی دیت سوار اور چبھونے والے دونوں پر واجب الادا ہوگی اور چبھونے والے کی آدھی دیت سوار پر ہے۔ [2] (عالمگیری ص۵۲ ج۶، شامی ص۵۳۵ ج۵، بحرالرائق ص۳۵۸ ج۸)

مسئلہ ۵۳۶ کسی سوار کی سواری رک کر راستہ میں کھڑی ہوگئی، سوار نے یا کسی دوسرے شخص نے اس کو چلانے کے لیے کوئی چیز چبھوئی اور اس کی وجہ سے سواری نے کسی کے لات ماردی تو کوئی ضامن نہیں ہے۔ [3] (عالمگیری ص۵۲ ج۶، شامی ص۵۳۵، ج۵، بحرالرائق ص۳۵۸ ج۸)

مسئلہ ۵۳۷ کسی سوار نے اپنی سواری کو راستہ پر روک رکھا تھا، ایک دوسرا شخص بھی اس پر سوار ہوگیا، اس کی وجہ سے کسی کو جانور نے لات ماردی اور ہلاک کر دیا تو دونوں نصف نصف دیت کے ضامن ہوں گے۔ [4] (عالمگیری ص۵۲ ج۶)

مسئلہ ۵۳۸ کسی نے دوسرے کے جانور کو راستے پر باندھ دیا اور خود غائب ہوگیا، جانور کے مالک نے کسی کو حکم دیا کہ اس کو کوئی چیز چبھودے اور اس نے چبھودی جس کی وجہ سے جانور نے حکم دینے والے کو یا اور کسی اجنبی کو لات مار کر ہلاک کر دیا تو اس کی دیت چبھونے والے پر ہے اور اگر جانور کو کھڑا کرنے والے ہی نے چبھونے کا حکم دیا تھا اور جانور نے کسی کو مار دیا تو چبھونے والے اور حکم دینے والے دونوں پر نصف نصف دیت ہے۔ [5] (عالمگیری ص۵۲ ج۶، بحرالرائق ص۳۵۸، ج۸)

مسئلہ ۵۳۹ کسی شخص نے راستہ پر پتھر رکھ دیا تھا اس سے بدک کر جانور جو نقصان کرے گا اس کے احکام وہی ہیں جو چبھونے والے کے ہیں، یعنی پتھر رکھنے والا چبھونے والے کے حکم میں ہے۔ [6] (عالمگیری ص۵۲ ج۶، مبسوط ص۴ ج۲۷)

مسئلہ ۵۴۰ کسی نے اپنا گدھا چھوڑ دیا، اس نے کسی کی کھیتی کو نقصان پہنچایا تو اگر مالک نے اس کو خود کھیت میں

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثاني عشر في جناية البهائم... إلخ، ج٦، ص٥٢.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق. 4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق. 6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

لے جا کر چھوڑا ہے تو مالک ضامن ہوگا اور اگر مالک ساتھ نہیں گیا لیکن گدھا کھولنے کے فوراً بعد سیدھا چلا گیا۔ داہنے بائیں مڑا نہیں یا مڑا تو صرف اس وجہ سے کہ راستہ صرف اسی طرف مڑتا تھا تب بھی مالک ضامن ہوگا۔ اور اگر کھولنے کے بعد کچھ دیر کھڑا رہا پھر کھیت میں گیا۔ یا اپنی مرضی سے کسی طرف مڑ کر کھیت میں چلا گیا تو مالک نقصان کا ضامن نہیں ہے۔[1] (عالمگیری ص ۵۲ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۵ ج ۳، شامی و درمختار ص ۵۳۷ ج ۵، ہدایہ ص ۶۱۴ ج ۴، عنایہ ص ۳۵۰ ج ۸)

مسئلہ ۵۴۱ اگر کسی نے جانور کو آبادی سے باہر کر کے اپنے کھیت کی طرف ہانک دیا۔ راستہ میں اس جانور نے کسی دوسرے کی زراعت کو نقصان پہنچایا تو اگر راستہ صرف یہی تھا تو ضامن ہوگا اور اگر چند راستے تھے تو ضامن نہیں ہوگا۔[2] (عالمگیری ص ۵۲ ج ۶)

مسئلہ ۵۴۲ باڑہ سے نکل کر جانور خود باہر چلا گیا یا مالک نے چراگاہ میں چھوڑا تھا مگر وہ کسی اور کے کھیت میں گھس گیا اور کوئی نقصان کر دیا تو مالک ضامن نہیں ہوگا۔[3] (عالمگیری ص ۵۲ ج ۶)

مسئلہ ۵۴۳ پالتو بلی اور کتا اگر کسی کے مال کا نقصان کر دے تو مالک ضامن نہیں ہے۔ شکاری پرندہ کا بھی حکم یہی ہے اگرچہ چھوڑنے کے فوراً بعد کوئی نقصان کر دے۔[4] (عالمگیری از سراج الوہاج ص ۵۲ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۳۴ جلد ۵، بحرالرائق ص ۳۵۹ ج ۸، بدائع صنائع ص ۲۷۳ ج ۷)

مسئلہ ۵۴۴ **(الف):** اگر کسی شخص نے اپنا کتا کسی کی بکری پر چھوڑ دیا مگر کتا کچھ دیر ٹھہر کر اس پر حملہ آور ہوا اور بکری کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہیں ہے۔ اگر چھوڑنے کے فوراً بعد حملہ کیا تو ضامن ہوگا۔[5] (عالمگیری ص ۵۲، ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۵، ج ۳)

مسئلہ ۵۴۵ **(ب):** اگر کسی آدمی پر کتے کو چھوڑ دیا اور اس نے فوراً اس کو قتل کر دیا یا اس کے کپڑے پھاڑ دیئے یا کاٹ کھایا تو چھوڑنے والا ضامن ہوگا۔[6] (عالمگیری ص ۵۲ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۵، ج ۳)

مسئلہ ۵۴۶ کسی کا کٹکھنا کتا ہے[7] اور گزرنے والوں کو ایذا دیتا ہے تو اہل محلّہ کو حق ہے کہ اس کو مار دیں

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثاني عشر في جناية البهائم ... إلخ، ج ٦، ص ٥٢.
و"الفتاوى الخانية"، كتاب الجنايات، باب جناية البهائم... إلخ، ج ٢، ص ٣٩٨.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثاني عشر في جناية البهائم ... إلخ، ج ٦، ص ٥٢.

3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق. 5 ......المرجع السابق. 6 ......المرجع السابق.

7 ......یعنی کاٹنے والا کتا ہے۔

www.dawateislami.net

اور اگر مالک کو تنبیہ کرنے کے بعد اس کتے نے کسی کا کچھ نقصان کیا تو مالک ضامن ہوگا ورنہ نہیں۔[1] (عالمگیری ص۵۲ ج۶، بحرالرائق ص۳۶۳ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۵۲ ج۶)

مسئلہ ۵۴۷ کسی نے کتا جانور پر[2] چھوڑا اور مالک ساتھ نہ گیا۔ کتے نے کسی انسان کو ہلاک کر دیا تو مالک ضامن نہیں ہوگا۔[3] (عالمگیری ص۵۲ ج۶، قاضی خان علی الھندیہ ص۴۵۵ ج۳، بحرالرائق ص۳۶۲ ج۸)

مسئلہ ۵۴۸ کسی نے اپنے مست اونٹ کو دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت داخل کر دیا اور اس گھر میں دوسرا اونٹ بھی تھا جس کو مست اونٹ نے مار ڈالا تو ضامن ہوگا اور اگر صاحب خانہ کی اجازت سے داخل کیا تھا تو ضمان نہیں ہے۔[4] (عالمگیری ص۵۲، ج۶، شامی ص۵۳۷ ج۵)

مسئلہ ۵۴۹ اونٹوں کی قطار کو آگے سے چلانے والا پوری قطار کے نقصان کا ضامن ہوگا۔ خواہ کتنی ہی بڑی قطار ہو جب کہ پیچھے سے کوئی ہانکنے والا نہ ہو اور اگر پیچھے سے ہانکنے والا بھی ہو تو دونوں ضامن ہوں گے اور اگر قطار کے درمیان میں تیسرا ہانکنے والا بھی ہے جو قطار کے برابر برابر چل کر ہانک رہا ہے اور کسی کی نکیل کو پکڑے ہوئے نہیں ہے تو تینوں ضامن ہوں گے۔[5] (عالمگیری ص۵۳ ج۶، قاضی خان علی الھندیہ ص۴۵۶ ج۳، درمختار و شامی ص۵۳۳ ج۵، ہدایہ ص۶۱۳ ج۴، بحرالرائق ص۳۵۹ ج۸، مبسوط ص۳ ج۲۷، تبیین الحقائق ص۱۵۱ ج۶)

مسئلہ ۵۵۰ اگر ایک آدمی نکیل پکڑ کر قطار کے آگے چل رہا ہے اور دوسرا قطار کے درمیان میں کسی اونٹ کی نکیل پکڑ کر چل رہا ہے تو درمیان والے سے پیچھے کے اونٹوں کے نقصان کا ضمان صرف درمیان والے پر ہے اور درمیان والے سے آگے کے اونٹوں کے نقصان کا ضمان دونوں پر ہے اور اگر یہ دونوں جگہ بدلتے رہتے ہیں یعنی کبھی درمیان والا آگے اور آگے والا درمیان میں آ جاتے ہیں تو ہر صورت میں نقصان کا ضمان دونوں پر ہوگا۔[6] (عالمگیری ص۵۳ ج۶، درمختار و شامی ص۵۳۳ ج۵، مبسوط ص۳ ج۲۷)

مسئلہ ۵۵۱ ایک شخص قطار کے آگے آگے نکیل پکڑ کر چل رہا ہے اور دوسرا قطار کے درمیان میں نکیل پکڑ کر اپنے پیچھے والے اونٹوں کو چلا رہا ہے مگر اپنے آگے والوں کو ہانک نہیں رہا ہے تو درمیان والا پچھلے اونٹوں کے نقصان کا ضامن ہے اور اس سے آگے کے اونٹوں کے نقصان کا ضمان اگلے نکیل پکڑنے والے پر ہے۔[7] (عالمگیری ص۵۳ ج۶، بحرالرائق ص۳۵۹ ج۸)

---

1 ……"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثانی عشر فی جنایة البھائم ... إلخ، ج ٦، ص ٥٢.

2 ……یعنی شکار پر۔

3 ……"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب الثانی عشر فی جنایة البھائم ... إلخ، ج ٦، ص ٥٢.

4 ……المرجع السابق، ٥٢، ٥٣.
5 ……المرجع السابق ص ٥٣.
6 ……المرجع السابق.
7 ……المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۵۲ قطار کے درمیان میں کسی اونٹ پر کوئی شخص سوار تھا لیکن کسی کو ہانک نہیں رہا تھا تو اپنے سے اگلے اونٹوں کے ضمان میں وہ شریک نہیں ہوگا۔ لیکن اپنی سواری اور اپنے سے پچھلے اونٹوں کے نقصان میں شریک ہوگا جب کہ پچھلے اونٹ کی نکیل اس کے ہاتھ میں ہو۔ اور اگر یہ اپنے اونٹ پر سو رہا تھا یا صرف بیٹھا ہوا تھا اور نہ کسی اونٹ کو ہانک رہا تھا نہ کھینچ رہا تھا تو اپنے سے پچھلے اونٹوں کے نقصان کا بھی ضامن نہیں ہوگا۔ صرف اپنی سواری کے اونٹ سے ہونے والے نقصان کے ضمان میں شریک ہوگا۔[1] (عالمگیری ص ۵۳ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۵۹ ج ۸، مبسوط ص ۴ ج ۲۷)

مسئلہ ۵۵۳ ایک شخص قطار کے آگے نکیل پکڑ کر چل رہا ہے اور دوسرا پیچھے سے ہانک رہا ہے اور تیسرا آدمی درمیان میں کسی اونٹ پر سوار ہے اور سوار کے اونٹ نے کسی انسان کو ہلاک کر دیا تو تینوں ضامن ہوں گے اور اسی طرح راکب سے پیچھے کے اونٹ نے اگر کسی کو ہلاک کر دیا تو بھی تینوں ضامن ہوں گے اور اگر سوار سے آگے کے کسی اونٹ نے کسی کو ہلاک کر دیا تو صرف ہانکنے والے اور آگے سے چلانے والے پر ضمان ہے سوار پر نہیں۔[2] (عالمگیری از محیط ص ۵۳ ج ۶)

مسئلہ ۵۵۴ ایک شخص اونٹوں کی قطار کو آگے سے چلا رہا تھا یا روکے کھڑا تھا کہ کسی نے اپنے اونٹ کی نکیل کو اس قطار میں اس کی اطلاع کے بغیر باندھ دیا اور اس اونٹ نے کسی شخص کو ہلاک کر دیا تو اس کی دیت آگے سے چلانے والے کے عاقلہ پر ہوگی۔ اور اس کے عاقلہ باندھنے والے کے عاقلہ سے واپس لیں گے اور اگر آگے والے کو باندھنے کا علم تھا تو باندھنے والے کے عاقلہ سے دیت واپس نہیں لیں گے۔[3] (عالمگیری ص ۵۳ ج ۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۵۶ ج ۳، درمختار و شامی ص ۵۳۳ ج ۵، ہدایہ ص ۶۱۲ ج ۴، عنایہ ص ۳۵۰ ج ۸، مبسوط ص ۴ ج ۲۷، بحر الرائق ص ۳۶۱ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۵۲ ج ۶)

مسئلہ ۵۵۵ کسی کا جانور دن یا رات میں رسی تڑا کر بھاگا اور کسی مال یا جان کا نقصان کر دیا تو جانور کا مالک ضامن نہیں ہوگا۔[4] (عالمگیری از ہدایہ ص ۵۳ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۷ ج ۳۳، ہدایہ ص ۶۱۵ ج ۴، فتح القدیر و عنایہ ص ۳۵۱ ج ۸)

مسئلہ ۵۵۶ کسی نے رات کے وقت اپنے کھیت میں دو بیل پائے اور یہ گمان کیا کہ اپنے گاؤں والوں کے ہیں اور وہ ان کو پکڑ کر اپنے مویشی خانے میں لے جانے لگا کہ ان میں سے ایک بھاگ گیا اور دوسرے کو اس نے باندھ دیا۔ اس کے بعد بھاگنے والے کو تلاش کیا مگر نہ ملا اور درحقیقت یہ دونوں بیل کسی دوسرے گاؤں والے کے تھے چنانچہ بیلوں کے مالک نے

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثانى عشر فى جناية البهائم ... إلخ، ج ٦، ص ٥٣.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثانى عشر فى جناية البهائم ... إلخ، ج ٦، ص ٥٣.

4 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

آ کر اپنے گم شدہ بیل کا ضمان طلب کیا تو اگر بیل پکڑنے والے کی نیت پکڑتے وقت لوٹانے کی نہ تھی تو ضامن ہوگا اور اگر نیت یہ تھی کہ مالک جب آئے گا تو واپس کر دوں گا لیکن اپنے اس ارادے پر اس کو گواہ بنانے کا موقع نہیں ملا تو ضامن نہیں ہوگا۔[1] (عالمگیری از قاضی خان ص۵۳ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج۳، بحر الرائق ص۳۵۳ ج۸)

مسئلہ ۵۵۷ اور اگر وہ بیل اسی گاؤں والوں کے تھے اور اس نے صرف اپنی کھیتی سے ان کو نکال دیا اور کچھ نہ کیا تو بیل کے گم ہو جانے کی صورت میں یہ ضامن نہیں ہوگا اور اگر اس نے کھیت سے نکال کر کسی طرف کو ہانک دیا تھا تو یہ ضامن ہوگا۔[2] (عالمگیری ص۵۳ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج۳)

مسئلہ ۵۵۸ کسی نے اپنی کھیتی میں کسی کا جانور پایا اور اس کو اپنے کھیت سے نکال دیا اور کسی طرف کو ہانکا نہیں۔ اس جانور کو کسی درندے نے پھاڑ کھایا تو کھیت والا ضامن نہیں ہے اور اگر کھیت سے نکال کر کسی طرف کو ہانک دیا تھا تو ضامن ہوگا۔[3] (عالمگیری ص۵۴ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج۳، شامی ص۵۳۸ ج۵، بحر الرائق ص۳۶۰ ج۸)

مسئلہ ۵۵۹ کسی نے اپنے کھیت میں کسی کا جانور پایا اس کو ہانکتا ہوا لے چلا تاکہ مالک کے سپرد کر دے۔ راستہ میں جانور ہلاک ہو گیا یا اس کا پیر ٹوٹ گیا تو یہ ضامن ہوگا۔[4] (عالمگیری ص۵۴ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج۳)

مسئلہ ۵۶۰ کسی نے اپنی چراگاہ میں دوسرے کے جانور کو دیکھا اور اس کو اتنی دور تک ہانکا کہ وہ اس کی چراگاہ سے باہر نکل جائے اس اثناء میں اگر جانور ہلاک ہو جائے یا اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو یہ ضامن نہیں ہوگا۔[5] (عالمگیری ص۵۴ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج۳)

مسئلہ ۵۶۱ کوئی کاشت کار اپنے کھیت میں رہتا تھا۔ اس نے کسی چرواہے سے بکری مانگ لی تاکہ رات میں اس کے پاس رہے اور اس کا دودھ دوھ لیا کرے۔ کاشت کار ایک رات سو رہا تھا کہ اس کی بکری نے پڑوسی کے کھیت میں جا کر نقصان کر دیا تو کوئی ضامن نہیں ہوگا۔[6] (عالمگیری ص۵۴ ج۶)

مسئلہ ۵۶۲ کسی کے جانور نے کھیت یا باغ میں گھس کر کسی کا کچھ نقصان کر دیا کھیت والے نے پکڑ کر جانور کو باندھ دیا اور جانور ہلاک ہو گیا تو یہ جانور کی قیمت کا ضامن ہوگا۔[7] (عالمگیری ص۵۴ ج۶)

مسئلہ ۵۶۳ کسی نے اپنا جانور کسی دوسرے کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر گھسیڑ دیا اور گھر والا اس کو باہر

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثانى عشر فى جناية البهائم ... إلخ، ج ٦، ص٥٣.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق، ص٥٣، ٥٤. 4 ......المرجع السابق، ص٥٤.

5 ......المرجع السابق. 6 ......المرجع السابق. 7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

نکال رہا تھا کہ جانور ہلاک ہوگیا تو ضامن نہیں ہوگا۔ [1] (عالمگیری ص۵۴ ج۶)

مسئلہ ۵۶۴ کسی نے دوسرے کے مکان میں اس کی اجازت کے بغیر کپڑا رکھ دیا تھا۔ مالک مکان نے کپڑے والے کی عدم موجودگی میں کپڑا نکال کر باہر پھینک دیا اور کپڑا ضائع ہوگیا تو یہ کپڑے کی قیمت کا ضامن ہوگا۔ [2] (عالمگیری ص۵۴ ج۶)

مسئلہ ۵۶۵ کوئی شخص اپنے گدھے پر لکڑی لادے جا رہا تھا اور بچو بچو کہہ رہا تھا اس کے آگے ایک شخص چل رہا تھا اس نے اس کی آواز کو نہیں سنا یا سنا مگر اس کو اتنا موقع نہ ملا کہ کسی طرف کو بچ جائے تو گدھے پر لادی ہوئی لکڑی سے اگر اس کا کپڑا پھٹ جائے تو گدھے والا ضامن ہے اور اگر وہ بچ سکتا تھا اور سننے کے باوجود نہ بچا تو گدھے والا ضامن نہیں ہے۔ [3] (عالمگیری ص۵۴ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج۳، بحرالرائق ص۳۵۷ ج۸)

مسئلہ ۵۶۶ کسی نے دوسرے کے حلال یا حرام جانور کا ہاتھ یا پیر کاٹ دیا تو کاٹنے والا جانور کی قیمت کا ضامن ہے اور مالک کو یہ حق نہیں ہے کہ جانور کو اپنے پاس رکھے اور نقصان کا ضمان لے لے۔ [4] (عالمگیری ص۵۴ ج۶)

مسئلہ ۵۶۷ کسی نے راستہ پر سانپ ڈال دیا جس جگہ ڈالا تھا اسی جگہ پر سانپ نے کسی کو ڈس لیا تو سانپ ڈالنے والا ضامن ہوگا اور اگر اس جگہ سے ہٹ کر ڈسا تو ضامن نہیں ہوگا۔ [5] (قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۵ ج۳، بدائع صنائع ص۲۷۳ ج۷)

مسئلہ ۵۶۸ راستے پر چلتے ہوئے جانور نے گوبر یا پیشاب کیا یا منھ سے لعاب گرایا یا اس کا پسینہ بہا اور کسی کو لگ گیا یا کسی کی کوئی چیز گندی کردی تو جانور کا سوار ضامن نہیں ہوگا۔ [6] (قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۵۵ ج۳، بدائع صنائع ص۲۷۲ ج۷)

مسئلہ ۵۶۹ کسی نے شارع عام پر لکڑی پتھر یا لوہا وغیرہ کوئی چیز رکھ دی۔ وہاں سے کوئی شخص اپنا جانور ہانکتے ہوئے گزرا اور ان چیزوں سے ٹھوکر کھا کر جانور ہلاک ہوگیا تو رکھنے والا ضامن ہوگا۔ [7] (قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج۳)

مسئلہ ۵۷۰ کوئی شخص اپنا جانور ہانک رہا تھا اور جانور کی پیٹھ پر لدا ہوا سامان یا چار جامہ یا زین یا لگام کسی شخص پر گر پڑی جس سے وہ ہلاک ہوگیا تو ہانکنے والا ضامن ہوگا۔ [8] (شامی و درمختار ص۵۳۳ ج۵، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۶ ج۳، ہدایہ ص۶۱۳ ج۴، عنایہ ص۳۴۹ جلد ۸، بحرالرائق ص۳۵۹ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۵۱ ج۶، مبسوط ص۴ ج۲۷)

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الثاني عشر في جناية البهائم...إلخ، ج٦، ص٥٤.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق.

5 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الجنايات، باب جناية البهائم...إلخ، ج٢، ص٣٩٨.

6 ......المرجع السابق. 7 ......المرجع السابق، ص٤٠٠.

8 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الجنايات، باب جناية البهائم...إلخ، ج٢، ص٣٩٩.

www.dawateislami.net

مَسئلہ ۵۷۱ اندھے کو ہاتھ پکڑ کر کوئی شخص چلا رہا تھا اور اس اندھے نے کسی کو کچل کر ہلاک کر دیا تو اندھا ضامن ہوگا۔ چلانے والا ضامن نہیں ہوگا۔[1] (شامی ص ۵۳۵ ج ۵)

مَسئلہ ۵۷۲ کوئی شخص اپنے گدھے پر لکڑیاں لاد کر لے جارہا تھا اور ہٹو بچو نہیں کہہ رہا تھا۔ یہ گدھا راہ گیروں کے پاس سے گزرا اور کسی کا کپڑا وغیرہ پھاڑ دیا تو گدھے والا ضامن ہوگا۔ اور اگر راہ گیروں نے گدھے کو آتے دیکھا تھا اور بچنے کا موقع بھی ملا تھا مگر نہ بچے تو گدھے والا ضامن نہ ہوگا۔[2] (شامی ۵۳۸ ج ۵)

مَسئلہ ۵۷۳ ایک شخص نے اپنا گدھا کسی ستون سے باندھ دیا تھا پھر دوسرے آدمی نے بھی اپنا گدھا وہیں باندھ دیا پہلے والے گدھے کو دوسرے گدھے نے کاٹ کھایا تو ان دونوں کو اگر اس جگہ باندھنے کا حق حاصل تھا تو ضمان نہیں ہے۔ ورنہ دوسرے گدھے والا ضامن ہوگا۔[3] (شامی ص ۵۳۸ ج ۵)

متفرقات

مَسئلہ ۱ دو آدمی رسہ کشی کر رہے تھے کہ درمیان سے رسی ٹوٹ گئی اور دونوں گدی کے بل گر کر مر گئے تو دونوں کا خون رائیگاں جائے گا اور اگر منھ کے بل گر کر مرے تو ہر ایک کی دیت دوسرے کے عاقلہ پر ہے۔ اور اگر ایک موںھ کے بل گر کر مرا اور دوسرا گدی کے بل گر کر مرا تو گدی کے بل گرنے والے کا خون رائیگاں جائے گا اور منہ کے بل گرنے والے کی دیت گدی کے بل گرنے والے کے عاقلہ پر ہے۔[4] (درمختار و شامی ص ۵۳۲ ج ۵، بحر الرائق ص ۳۶۰ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۵۱ ج ۶، بدائع صنائع ص ۲۷۳ ج ۷)

مَسئلہ ۲ دو آدمی رسہ کشی کر رہے تھے کہ کسی شخص نے درمیان سے رسی کاٹ دی اور دونوں رسہ کش گدی کے بل گر کر مر گئے تو دونوں کی دیت رسی کاٹنے والے کے عاقلہ پر ہے۔[5] (درمختار و شامی ص ۵۳۲ ج ۵، بحر الرائق ص ۳۶۰ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۵۱ ج ۶، بدائع صنائع ص ۲۷۳ ج ۷)

مَسئلہ ۳ کسی شخص نے کسی کے پرندے یا بکری یا بلی، یا کتے کی ایک آنکھ پھوڑ دی تو آنکھ کی وجہ سے قیمت کے نقصان کا ضامن آنکھ پھوڑنے والا ہوگا۔ اور اگر دونوں آنکھیں پھوڑ دیں تو جانور کے مالک کو اختیار ہے کہ چاہے تو نقصان

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الدیات، باب جنایة البهیمة والجنایة علیها، ج ۱۰ ص ۲۸۸.

2 ......المرجع السابق، ص ۲۹۶.

3 ......المرجع السابق، ص ۲۹۷.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجنایات، باب جنایة البهیمة والجنایة علیها، ج ۱۰، ص ۲۸۷.

5 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

وصول کرلے اور چاہے تو آنکھ پھوڑنے والے کو جانور دے کر پوری قیمت وصول کرلے۔[1] (درمختار و شامی ص ۵۳۵، ج ۵)

مسئلہ ۴: کسی کے اونٹ، گائے، گدھا، گھوڑا، خچر، بھینس یعنی بار برداری، سواری، اور کاشت کاری کے جانور نر یا مادہ کی ایک آنکھ پھوڑنے کی صورت میں چوتھائی قیمت کا ضامن آنکھ پھوڑنے والا ہوگا۔ اور دونوں آنکھوں کو پھوڑنے کی صورت میں مالک کو اختیار ہے کہ چاہے تو جانور آنکھ پھوڑنے والے کو دے کر پوری قیمت وصول کرے اور چاہے تو دونوں آنکھوں کے ضائع ہونے کی وجہ سے قیمت میں جو نقصان آیا ہے وہ وصول کرلے اور جانور اپنے پاس رکھے۔[2] (درمختار و شامی ص ۵۳۶ ج ۵، ہدایہ، و فتح القدیر و عنایہ ص ۳۵۲ ج ۸، بحر الرائق ص ۳۶۳ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۵۳ ج ۶)

مسئلہ ۵: دو سوار یا پیدل چلنے والے آپس میں ٹکرا کر مرگئے اگر یہ حادثہ خطاءً ہوا تھا تو ہر ایک کے عاقلہ پر دوسرے کی دیت ہے۔[3] (ہدایہ، فتح القدیر ص ۳۴۸ ج ۸، بحر الرائق ص ۳۵۹ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۵۰ ج ۶، بدائع صنائع ص ۲۷۳ ج ۷، عالمگیری ص ۸۷ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۴ ج ۳)

مسئلہ ۶: کسی شخص نے اپنی مِلک میں شہد کی مکھیوں کا چھتہ لگایا۔ ان مکھیوں نے دوسرے لوگوں کے انگور یا دوسرے پھل کھالیے تو چھتہ والا اس کا ضامن نہیں ہوگا اور چھتہ والے کو اس پر مجبور بھی نہیں کیا جائے گا کہ وہ چھتہ کو وہاں سے ہٹا دے۔[4] (درمختار و شامی ص ۵۳۷ ج ۸)

مسئلہ ۷: کسی شخص نے دوسرے کی ملک میں لمبی رسی سے اپنے جانور کو باندھ دیا تھا جانور نے بندھے بندھے کود پھاند کر کسی کا کچھ نقصان کر دیا تو باندھنے والا ضامن ہوگا۔[5] (بحر الرائق ص ۳۵۷ ج ۸، بدائع صنائع ص ۲۷۳ ج ۷)

مسئلہ ۸: جنایت بہائم میں یہ قاعدہ ہے کہ جب جانور اپنی جگہ اور اسی حالت پر رہا جس پر کھڑا کرنے والے نے کھڑا کیا تھا تو مالک اس کے ہر نقصان کا ضامن ہوگا۔ اور اگر جانور نے وہ جگہ اور حالت بدل لی تو مالک اس کے کسی نقصان کا ضامن نہیں ہے۔[6] (بحر الرائق ص ۳۵۷ ج ۸)

مسئلہ ۹: کسی شخص نے کسی کو درندے کے آگے پھینک دیا اور درندے نے اس کو پھاڑ کھایا تو پھینکنے والے پر دیت نہیں

---

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الدّیات، باب جنایة البهیمة...إلخ، ج۱۰، ص۲۹۳، ۲۹۴.

2 ......المرجع السابق، ص۲۹۳.

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب السابع عشر فی المتفرقات، ج۶، ص۸۷، ۸۸.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الدّیات، باب جنایة البهیمة...إلخ، ج۱۰، ص۲۹۵.

5 ......"البحرالرائق"، کتاب الدّیات، باب جنایة البهیمة...إلخ، ج۹، ص۱۲۹.

6 ......المرجع السابق، ص۱۳۰.

www.dawateislami.net

لیکن اس کو تعزیر کی جائے گی اور توبہ کرنے تک قید میں رکھا جائے گا۔[1] (بحرالرائق ص ۳۶۲ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۵۳ ج ۶)

مسئلہ ۱۰ اگر کوئی شخص کسی آدمی پر سانپ وغیرہ ڈال دے اور وہ اس کو کاٹ لے تو یہ ضامن ہوگا۔[2] (مبسوط ص ۵ ج ۲۷)

مسئلہ ۱۱ کوئی شخص کسی کے گھر میں گیا۔ اجازت سے گیا ہو یا بلا اجازت اور صاحب خانہ کے کتے نے اس کو کاٹ کھایا تو صاحب خانہ ضامن نہیں ہے۔[3] (بدائع صنائع ص ۲۷۳ ج ۷، مبسوط ص ۵ ج ۲۷)

باب القسامة

مسئلہ ۱ قسامت کا مطلب یہ ہے کہ کسی جگہ مقتول پایا جائے اور قاتل کا پتہ نہ ہو اور اولیائے مقتول اہل محلّہ پر قتل عمد یا قتل خطا کا دعوےٰ کریں اور اہل محلّہ انکار کریں تو اس محلے کے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ نہ ہم نے اس کو قتل کیا ہے اور نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں اور یہ قسم کھانے والے عاقل بالغ آزاد مرد ہوں۔[4] (ہندیہ ص ۷۷ ج ۶، شامی ص ۵۴۹ ج ۵)

قسامت واجب ہونے کے لیے چند شرائط ہیں:

(۱) مقتول کے جسم پر زخم یا ضرب کے نشانات یا گلا گھونٹنے کی علامات پائی جائیں یا ایسی جگہ سے خون بہے جہاں سے عادتاً نہیں نکلتا۔ مثلاً آنکھ، کان۔[5] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۲ ج ۳، تبیین الحقائق ص ۱۷۱ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۹۲ ج ۸)

(۲) قاتل کا پتہ نہ ہو۔ (فتح القدیر ص ۳۹۰ ج ۸، مبسوط ص ۱۱۴ ج ۲۶، بدائع صنائع ص ۲۸۷ ج ۷)

(۳) مقتول انسان ہو۔ (بدائع صنائع ص ۲۸۸ ج ۷)

(۴) مقتول کے اولیاء دعویٰ کریں۔[6] (بدائع صنائع ص ۲۸۹ ج ۷)

(۵) اہل محلّہ قتل کرنے کا انکار کریں۔[7] (عالمگیری ص ۷۷ ج ۶، شامی ص ۵۴۹ ج ۵)

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الدّیات، باب جناية البهيمة...إلخ، ج۹، ص۱۳۹.

2 ...... "المبسوط"، کتاب الدیات، باب الناخس، ج۲۷، ص۶.

3 ...... "بدائع الصنائع"، کتاب الجنایات، کیفیة وجوب الفداء، ج۶، ص۳۳۳.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الجنایات، الباب الخامس عشر فی القسامة، ج۶، ص۷۷.

و"ردالمحتار"، کتاب الدیات، باب القسامة، ج۱۰، ص۳۱۸.

5 ...... "تبیین الحقائق"، کتاب الدیات، باب القسامة، ج۷، ص۳۵۳.

6 ...... "بدائع الصنائع"، کتاب الجنایات، فصل فی شرائط وجوب القسامة والدية، ج۶، ص۳۵۷.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الدیات، باب القسامة، ج۱۰، ص۳۱۸.

www.dawateislami.net

(۶) مدعی قسامت کا مطالبہ کرے۔[1] (بدائع صنائع ص۲۸۹،ج ۷)

(۷) جس جگہ مقتول پایا گیا وہ کسی شخص کی ملکیت ہو یا کسی کے قبضے میں ہو یا محلّہ میں پایا جائے یا آبادی کے اتنا قریب پایا جائے کہ وہاں کی آواز بستی میں سنی جا سکے۔[2] (شامی ص۵۵۳ ج ۵، عالمگیری ص ۷۷، ج۶)

(۸) مقتول زمین کے مالک یا قابض کا مملوک نہ ہو۔[3] (ہندیہ ص ۷۷ ج ۶، شامی ص ۵۴۹ ج ۵، بدائع صنائع ص ۲۸۷ ج ۷، مبسوط ص ۱۰۶ ج ۲۲، فتح القدیر و عنایہ ص ۳۸۴ ج ۸، بحرالرائق ص ۳۹۱ ج ۸)

مسئلہ ۲ اگر کسی جگہ ایسا مردہ پایا جائے کہ اس پر ضرب کا کوئی نشان نہ ہو، یا اس کے منھ یا ناک یا پیشاب و پاخانہ کے مقام سے خون بہہ رہا ہو یا اس کے گلے میں سانپ لپٹا ہوا ہو تو وہاں کے لوگوں پر قسامت و دیت کچھ نہیں ہے۔[4] (درمختار و شامی ص ۵۵۱ ج ۵)

مسئلہ ۳ قسامت کا حکم یہ کہ اگر مقتول کے اولیاء نے قتلِ عمد کا دعویٰ کیا ہے اور اہل محلّہ نے قسم کھائی کہ نہ انھوں نے قتل کیا ہے نہ ان کو قاتل کا علم ہے تو اہل محلّہ پر دیت لازم ہوگی اور اگر اولیائے مقتول نے قتل خطا کا دعوے کیا ہے اور اہل محلّہ نے قسم کھالی تو اہل محلّہ کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی جس کو وہ لوگ تین سال میں ادا کریں گے اور انکار کی صورت میں ان کو قید کیا جائے گا۔ حتی کہ قسم کھائیں۔[5] (درمختار و شامی ص ۵۵۰ ج ۵، ملتقی الابحر ص ۶۶۸ ج ۲، فتح القدیر ص ۳۸۸ ج ۸)

مسئلہ ۴ کسی محلّہ میں مقتول پایا جائے اور اس کے اولیاء تمام یا بعض اہل محلّہ پر دعویٰ کریں کہ انھوں نے اس کو عمداً یا خطاءً قتل کیا ہے اور اہل محلّہ انکار کریں تو ان میں سے پچاس آدمیوں سے اس طرح قسم لی جائے گی کہ ہر آدمی اللہ (عزوجل) کی قسم کھا کر یہ کہے کہ نہ میں نے اس کو قتل کیا ہے نہ میں قاتل کو جانتا ہوں۔ اگر وہاں کی آبادی میں پچاس سے زیادہ مرد ہیں تو ان میں سے پچاس کے انتخاب کا حق مقتول کے اولیاء کو ہے۔ اگر پچاس سے کم مرد ہیں تو ان سے قسم کی تکرار کرا کر پچاس کے عدد کو پورا کیا جائے گا۔[6] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۱ ج ۳، عالمگیری ص ۷۷ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۵۰ جلد ۵، بحرالرائق ص ۳۹۲ ج ۸، فتح القدیر و عنایہ ص ۳۸۴ ج ۸)

---

1 ...... "بدائع الصنائع"، کتاب الجنایات، فصل فی شرائط وجوب القسامة والدية، ج٦، ص٣٥٧.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الجنایات، الباب الخامس عشر فی القسامة، ج٦، ص٧٧.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الديات، باب القسامة، ج١٠، ص٣١٨.

4 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الديات، باب القسامة ج١٠، ص ٣٢٣.

5 ...... المرجع السابق، ص ٣٢١.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الجنایات، الباب الخامس عشر فی القسامة، ج ٦، ص ٧٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ مدعی[1] سے اس بات کی قسم نہیں لی جائے گی کہ اہل محلّہ نے قتل کیا ہے۔ خواہ ظاہری حالات مدعی کی تائید میں ہوں مثلاً مقتول اور اہل محلّہ کے درمیان کھلی دشمنی تھی یا ظاہری حالات مدعی کی تائید میں نہ ہوں۔ مثلاً مقتول اور اہل محلّہ کے درمیان کھلی عداوت[2] کا کوئی ثبوت نہ ہو۔[3] (عالمگیری ص ۷۷ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۵۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۹۲ ج ۸)

مسئلہ ۶ اگر اولیائے مقتول یہ دعویٰ کریں کہ اہل محلّہ میں سے فلاں فلاں اشخاص نے قتل کیا ہے۔ یا بغیر معین کئے یوں کہیں کہ اہل محلّہ میں سے بعض لوگوں نے قتل کیا ہے، جب بھی قسامت و دیت کا وہی حکم ہے جو اوپر مذکور ہوا۔[4] (عالمگیری ص ۷۷ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۵۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۹۲ ج ۸)

مسئلہ ۷ اگر ولی مقتول نے یہ دعویٰ کیا کہ اہل محلّہ کے غیر کسی شخص نے قتل کیا ہے تو اہل محلّہ پر قسامت و دیت کچھ نہیں ہے بلکہ مدعی سے گواہ طلب کئے جائیں گے۔ اگر گواہ پیش کر دیئے تو اس کا دعویٰ ثابت ہو جائے گا اور اگر گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ سے ایک مرتبہ قسم لی جائے گی۔[5] (عالمگیری ص ۷۷ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۵۲ ج ۸، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۳ ج ۳، مبسوط ص ۱۱۵ ج ۲۶، بدائع صنائع ص ۲۹۵ ج ۷)

مسئلہ ۸ اولیائے مقتول کو یہ اختیار ہے کہ جس خاندان کے درمیان مقتول پایا جائے اس خاندان کے یا جس محلّہ میں پایا جائے تو اس محلے کے صالحین کو قسم کھانے کے لیے منتخب کریں، اگر صالحین کی تعداد پچاس سے کم ہو تو وہ باقی لوگوں میں سے منتخب کر کے پچاس پورے کر لیں۔ ولی کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ ان میں سے جوانوں کو یا فساق کو قسم کھانے کے لیے منتخب کر لیں۔ یہ اختیار صرف ولی کو ہے امام کو نہیں ہے۔[6] (عالمگیری ص ۷۸ ج ۶، شامی ص ۵۵۰ ج ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۱ ج ۳، مبسوط ص ۱۱۰ ج ۲۶)

مسئلہ ۹ قسامت میں بچہ اور پاگل اور عورت اور غلام داخل نہیں ہیں لیکن اندھا اور محدود فی القذف اور کافر قسامت میں داخل ہیں۔[7] (عالمگیری ص ۷۸ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۵۱ جلد ۵، بحرالرائق ص ۳۹۲ ج ۸)

مسئلہ ۱۰ جس جگہ مقتول کا پورا جسم یا جسم کا اکثر حصہ یا نصف حصہ بشرطیکہ اس کے ساتھ سر بھی پایا جائے تو اس جگہ کے لوگوں پر قسامت و دیت ہے۔ اور اگر لمبائی میں سے چرا ہوا نصف پایا جائے یا بدن کا نصف سے کم حصہ پایا جائے۔

---

1 ......دعویٰ کرنے والا۔
2 ......یعنی دشمنی۔
3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس عشر في القسامة، ج ٦، ص ٧٧.
4 ......المرجع السابق.
5 ...... المرجع السابق، ص ٧٧، ٧٨.
6 ......المرجع السابق، ص ٧٨.
7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

اگر چہ عرضاً ہو اور اس کے ساتھ سر بھی ہو یا صرف ہاتھ یا پیر یا سر پایا جائے تو قسامت و دیت کچھ نہیں ہے۔[1] (درمختار و شامی ص ۵۴۹ ج ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۳ ج ۳، تبیین الحقائق ص ۱۷۲ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۹۲ ج ۸، فتح القدیر ص ۳۹۰ ج ۸، مبسوط ص ۱۱۶ ج ۲۶، بدائع صنائع ص ۲۸۸ ج ۷)

مسئلہ ۱۱ اگر کسی محلے میں کوئی مردہ بچہ تام الخلقت[2] یا ناقص الخلقت[3] پایا جائے اور اس پر ضرب کے کچھ نشانات نہ ہوں تو اہل محلّہ پر کچھ نہیں ہے اور اگر ضرب کے نشانات ہوں اور بچہ تام الخلقت ہو تو قسامت و دیت واجب ہے اور اگر ناقص الخلقت ہو تو کچھ نہیں ہے۔[4] (عالمگیری ص ۷۸ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۵۲ ج ۵، قاضی خان ص ۴۵۳ ج ۳، تبیین الحقائق ص ۱۷۲ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۹۴ ج ۸، فتح القدیر ص ۳۹۱ ج ۸)

مسئلہ ۱۲ اگر کسی کے مکان میں مقتول پایا جائے اور صاحب خانہ کے عاقلہ بھی وہاں موجود ہوں تو قسامت میں سب شریک ہوں گے اور اگر اس کے عاقلہ وہاں موجود نہ ہوں تو گھر والا ہی پچاس مرتبہ قسم کھائے گا اور دیت دونوں صورتوں میں عاقلہ پر ہوگی۔[5] (عالمگیری ص ۷۸ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۵۵ ج ۵، بحر الرائق ص ۳۹۴ ج ۸)

مسئلہ ۱۳ اگر کسی محلّہ میں مقتول پایا جائے اور اہل محلّہ دعویٰ کریں کہ محلّہ کے باہر کے فلاں شخص نے اس کو قتل کیا ہے اور اس محلے کے باہر کے دو گواہ بھی اس پر شہادت دیں تو اہل محلّہ قسامت و دیت سے بری ہو جائیں گے۔ ولی مقتول نے یہ دعویٰ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔[6] (عالمگیری ص ۷۸ ج ۶)

مسئلہ ۱۴ اگر ولی مقتول دعویٰ کرے کہ جس محلے میں مقتول پایا گیا ہے اور اس محلے کے باہر رہنے والے فلاں شخص نے اس کے آدمی کو قتل کیا ہے تو ولی کو اپنا دعویٰ گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا۔ ورنہ مدعیٰ علیہ سے ایک مرتبہ قسم لی جائے گی۔ اگر وہ قسم کھا لے تو بری الذمہ ہو جائے گا اور اگر قسم سے انکار کرے اور دعویٰ قتلِ خطا کا ہو تو دیت لازم ہوگی اور اگر دعویٰ قتلِ عمد کا تھا تو قید کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ قتل کا اقرار کرے یا قسم کھائے یا بھوکا مرجائے۔[7] (درمختار ص ۵۲۲ ج ۵)

مسئلہ ۱۵ کسی محلّہ یا قبیلے میں کوئی شخص زخمی کیا گیا۔ وہاں سے وہ زخمی حالت میں دوسرے محلے میں منتقل کیا گیا اور

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، باب الشهادة علی الجنایة، ج ۲، ص ۳۹۷.

2 ......یعنی اس کے اعضاء مکمل بن چکے ہیں۔

3 ......یعنی اس کے اعضاء مکمل نہیں بنے ہیں۔

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الخامس عشر فی القسامة، ج ٦، ص ٧٨.

5 ......المرجع السابق.

6 ......المرجع السابق.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الدیات، باب القسامة، ج ١٠، ص ٣٢٣.

www.dawateislami.net

اسی وجہ صاحب فراش رہ کر مرگیا[1] تو قسامت اور دیت پہلے محلے والوں پر ہے۔[2] (عالمگیری ص ۷۹ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۵۸ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۷۶ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۹۴ ج ۸، مبسوط ص ۱۱۸ ج ۲۶، بدائع صنائع ص ۲۸۸ ج ۷)

مسئلہ ۱۶ اگر تین مختلف قبائل کے لوگوں کو کوئی خطہ زمین الاٹ کیا گیا وہاں انھوں نے مکانات یا مسجد بنائی اور اس آبادی یا مسجد میں کوئی مقتول پایا گیا تو دیت تین قبیلوں پر لازم ہوگی۔ ہر قبیلے پر ایک تہائی اگرچہ ان کے افراد کی تعداد کم وبیش ہو۔ یہاں تک کہ اگر کسی قبیلے کا صرف ایک ہی شخص ہو تو اس پر بھی ایک تہائی دیت لازم ہوگی اور یہ دیت ان سب کے عاقلہ ادا کریں گے۔[3] (عالمگیری ص ۷۹ ج ۶)

مسئلہ ۱۷ اگر کسی بازار یا مسجد میں کوئی مقتول پایا جائے اور وہ مسجد یا بازار کسی خاص قبیلے کی ملکیت ہو تو قسامت و دیت ان پر لازم ہوگی۔ اور اگر وہ مسجد و بازار حکومت کی ملک میں ہیں تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔[4] (عالمگیری ص ۷۹ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۲ ج ۳، تبیین الحقائق ص ۱۷۴ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۵۶ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۹۶ ج ۸، مبسوط ص ۱۱۸ ج ۲۶، بدائع الصنائع ص ۲۹۰ ج ۷)

مسئلہ ۱۸ اگر شارع عام پر یا پل پر مقتول پایا جائے تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔[5] (عالمگیری ص ۸۰ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۵۶ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۹۷ ج ۸، بدائع صنائع ص ۲۹۰ ج ۷)

مسئلہ ۱۹ مسجد حرام یا میدان عرفات میں اژدہام[6] کے بغیر کوئی مقتول پایا جائے تو اس کی دیت بھی قسامت کے بغیر بیت المال سے ادا کی جائے گی۔[7] (عالمگیری ص ۸۰ ج ۶)

مسئلہ ۲۰ اگر کسی ایسی زمین یا مکان میں مقتول پایا جائے جس کو معین لوگوں پر وقف کیا گیا تھا تو قسامت ودیت انہی لوگوں پر ہے جن پر وقف کیا گیا ہے اور اگر مسجد پر وقف کیا گیا تھا تو اس کا حکم مقتول فی المسجد کا ہے۔[8] (عالمگیری از محیط سرخسی ص ۸۰ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۷۶ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۶۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۹۷ ج ۸)

1 ......یعنی بستر پر پڑے پڑے مرگیا۔
2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس عشر في القسامة، ج٦، ص٧٩.
3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس عشر في القسامة، ج٦، ص٧٩.
4 ......المرجع السابق. 5 ......المرجع السابق، ص٨٠.
6 ......بھیڑ، ہجوم۔
7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس عشر في القسامة، ج ٦، ص ٨٠.
8 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۱ اگر کسی ایسے گاؤں میں مقتول پایا جائے جو ذمی کفار اور مسلمانوں کی ملکیت ہے تو قسامت اور دیت دونوں فریقوں پر ہے۔ مسلمانوں پر دیت کا جتنا حصہ لازم ہوگا وہ ان کے عاقلہ ادا کریں گے اور کفار پر جتنا حصہ لازم ہوگا، اگر ان کے عاقلہ ہوں تو ان کے عاقلہ ادا کریں گے۔ ورنہ ان کے مال سے وصول کیا جائے گا۔[1] (عالمگیری از مبسوط ص۸۰ ج۶)

مسئلہ ۲۲ اگر دو محلوں یا دو گاؤں کے درمیان مقتول پایا جائے اور یہاں سے دونوں جگہ آواز پہنچتی ہو تو جس آبادی کا فاصلہ کم ہوگا اس آبادی کے لوگوں پر قسامت و دیت ہے اور اگر کسی جگہ آواز نہیں پہنچتی ہے تو کسی پر کچھ نہیں ہے۔[2] (عالمگیری ص۸۰ ج۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۵۱ ج۳، بحر الرائق ص۳۹۳ ج۸، مبسوط ص۱۱۱ ج۲۶، بدائع صنائع ص۲۸۹ ج۷)

مسئلہ ۲۳ اگر دو بستیوں کے درمیان مقتول پایا جائے اور دونوں جگہوں کا فاصلہ وہاں سے برابر ہو اور دونوں جگہ آواز پہنچتی ہو تو دونوں بستیوں والوں پر دیت نصف نصف ہوگی، اگرچہ ان کے افراد کی تعداد مختلف ہو۔[3] (عالمگیری ص۸۰ ج۶)

مسئلہ ۲۴ اگر کسی شخص کے گھر میں مقتول پایا جائے تو اس کے عاقلہ اس وقت دیت ادا کریں گے جب گواہوں سے یہ ثابت کر دیا جائے کہ یہ گھر اس کی ملکیت ہے۔[4] (عالمگیری ص۸۰ ج۶، تبیین الحقائق ص۱۷۴ ج۶، درمختار و شامی ص۵۵۵ ج۵، بحر الرائق ص۳۹۶ ج۸)

مسئلہ ۲۵ اگر کسی شخص کے گھر میں مقتول پایا جائے اور اس گھر میں مالک کے غلام یا آزاد ملازم رہتے ہوں تو قسامت و دیت گھر کے مالک پر ہوگی۔ ملازمین یا غلاموں پر نہیں۔[5] (عالمگیری ص۸۰ ج۶)

مسئلہ ۲۶ مِلکِ مشترک میں اگر قتیل[6] پایا جائے تو سب مالکوں پر دیت برابر برابر لازم ہوگی جس کو ان کے عواقل[7] ادا کریں گے اگرچہ ملک میں ان کے حصے کم و بیش ہوں۔[8] (عالمگیری ص۸۰ ج۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۵۲ ج۳، تبیین الحقائق ص۱۷۳ ج۶، درمختار و شامی ص۵۵۵ ج۵، بحر الرائق ص۳۹۵ ج۸، مبسوط ص۱۱۳ ج۲۶، بدائع صنائع ص۲۹۳ ج۷)

مسئلہ ۲۷ اگر کسی ایسے شخص کے گھر میں مقتول پایا جائے جس کی شہادت مقتول کے حق میں مقبول نہیں ہوتی ہے یا عورت اپنے شوہر کے گھر میں مقتول پائی جائے تو ان صورتوں میں بھی قسامت و دیت لازم ہوگی اور مالکِ مکان میراث سے

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الجنایات، الباب الخامس عشر فی القسامة، ج٦، ص٨٠.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق.

5 ......المرجع السابق.

6 ......مقتول۔

7 ......قاتل کے وہ متعلقین جو دیت ادا کرتے ہیں۔

8 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الجنایات، الباب الخامس عشر فی القسامة، ج٦، ص٨٠.

www.dawateislami.net

محروم نہیں ہوگا۔[1] (عالمگیری از محیط سرخسی ص ۸۱ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۹۴ ج ۸، درمختار و شامی ص ۵۶۱ ج ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۳ ج ۳، مبسوط ص ۱۱۶ ج ۲۶)

مسئلہ ۲۸ اگر کسی ایسی عورت کے گھر میں مقتول پایا جائے جو ایسے شہر میں رہتی ہے کہ وہاں اس کا کوئی رشتہ دار نہیں رہتا، تو اس عورت سے پچاس مرتبہ قسم لی جائے گی اس کے بعد اس کے قریب ترین رشتہ داروں پر دیت لازم ہوگی۔ اگر اس کے رشتہ دار بھی اس شہر میں رہتے ہیں تو وہ بھی عورت کے ساتھ قسامت میں شریک ہوں گے۔[2] (عالمگیری از کفایہ ص ۸۱ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۵۹ ج ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۲ ج ۳، مبسوط ص ۱۲۰ ج ۲۶)

مسئلہ ۲۹ اگر کسی بچے یا پاگل کے گھر میں مقتول پایا جائے تو بچے اور پاگل سے قسم نہیں لی جائے گی بلکہ ان کے عاقلہ سے قسم بھی لی جائے گی اور دیت بھی لی جائے گی۔[3] (عالمگیری از ذخیرہ ص ۸۱ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۶۱ ج ۵)

مسئلہ ۳۰ اگر یتیموں کے گھر میں مقتول پایا جائے یا ان کے محلّہ میں پایا جائے تو ان یتیموں میں جو بالغ ہے اس سے قسم لی جائے گی اور دیت سب کے عاقلہ پر ہوگی۔ اور اگر ان میں سے کوئی بالغ نہیں ہے تو قسامت و دیت دونوں سب کے عاقلہ پر واجب ہیں۔[4] (عالمگیری از محیط سرخسی ص ۸۱ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۶۱ ج ۵، مبسوط ص ۱۲۱ ج ۲۶)

مسئلہ ۳۱ اگر کسی ذمی کے گھر میں مقتول پایا جائے تو اس سے پچاس مرتبہ قسم لی جائے گی۔ اس کے بعد اگر ان ذمیوں میں یہ رواج ہے کہ دیت ان کے عاقلہ ادا کرتے ہیں تو ان کے عاقلہ سے دیت وصول کی جائے گی ورنہ اس کے مال سے ادا کی جائے گی۔[5] (عالمگیری از ذخیرہ ص ۸۱ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۶۱ ج ۵)

مسئلہ ۳۲ **(الف)**: اگر کسی قوم کی مملوکہ چھوٹی نہر میں مقتول پایا جائے تو اس نہر کے مالکوں پر قسامت اور ان کے عاقلہ پر دیت واجب ہے۔[6] (عالمگیری از ذخیرہ ص ۸۲ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۳ ج ۳، تبیین الحقائق ص ۱۷۴ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۵۷ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۹۷ ج ۸، مبسوط ص ۱۱۸ ج ۲۶، بدائع صنائع ص ۲۹۰ ج ۷)

مسئلہ ۳۲ **(ب)**: اگر کسی بڑی بہتی ہوئی نہر میں مقتول بہتا ہوا پایا جائے اور وہ نہر دارالاسلام سے نکلی ہے تو بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی اور اگر وہ نہر دارالحرب سے نکلی ہے تو اس کا خون رائیگاں جائے گا۔ اور اگر لاش نہر کے کنارے پر اٹکی ہوئی ہے اور اس کنارے کے اتنے قریب کوئی آبادی ہے جہاں تک اس جگہ کی آواز پہنچ سکتی ہے تو اس آبادی والوں پر

---

1 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس عشر في القسامة، ج٦، ص ٨١.

2 ……المرجع السابق. 3 ……المرجع السابق. 4 ……المرجع السابق.

5 ……المرجع السابق. 6 ……المرجع السابق ص ٨٢.

www.dawateislami.net

دیت واجب ہوگی اور اگر وہاں تک آواز نہیں پہنچ سکتی تو بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی۔[1] (عالمگیری از ذخیرہ ص۸۲ج۶، تبیین الحقائق ص۱۷۴ج۶، درمختار و شامی ص۵۵۷ج۵، بحرالرائق ص۳۹۷ج۸، مبسوط ص۱۱۸ج۲۶)

مسئلہ ۳۳ اگر کسی کشتی میں مقتول پایا جائے تو اس کشتی کے سواروں پر قسامت و دیت ہے جس میں ملاح مسافر اور اگر اس میں مالک بھی ہو تو وہ بھی داخل ہے اور چھکڑے[2] کا حکم بھی یہی ہے۔[3] (عالمگیری ص۸۲ج۶، ہدایہ ص۶۲۴ ج۴، درمختار و ردالمحتار ص۵۵۶ج۵، تبیین الحقائق ص۱۷۴ج۶، بحرالرائق ص۲۹۶ج۸، مبسوط ص۱۱۷ج۲۶، بدائع صنائع ص۲۹۱ج۷)

مسئلہ ۳۴ اگر کسی جانور کی پیٹھ پر مقتول پایا جائے اور اس جانور کا کوئی سائق[4] یا قائد[5] یا اس پر کوئی سوار ہے تو دیت اسی پر ہے، اور اگر سائق و قائد وراکب تینوں ہیں تو تینوں پر برابر برابر دیت واجب ہوگی۔ اور اگر جانور اکیلا ہے تو قسامت و دیت اس محلّہ کے لوگوں پر ہے جہاں اس جانور پر مقتول پایا گیا ہے۔[6] (عالمگیری ص۸۲ج۶، تبیین الحقائق ص۱۷۲ج۶، بحرالرائق ص۳۹۳ج۸، درمختار و شامی ص۵۵۳ج۵، ہدایہ ص۶۲۲ج۴، مبسوط ص۱۱۷ج۲۶، بدائع صنائع ص۲۹۲ج۷)

مسئلہ ۳۵ اگر دو آبادیوں کے درمیان کسی جانور پر مقتول پایا جائے اور جانور اکیلا ہو تو جس بستی تک آواز پہنچ سکتی ہو اس کے رہنے والوں پر اور اگر دونوں جگہ آواز پہنچتی ہو تو دونوں بستیوں میں قریب والی کے باشندوں پر قسامت و دیت واجب ہوگی۔[7] (عالمگیری ص۸۲ج۶، تبیین الحقائق ص۱۷۲ج۶، بحرالرائق ص۳۹۳ج۸، درمختار و شامی ص۵۵۳ج۵)

مسئلہ ۳۶ اگر کسی کی افتادہ زمین میں مقتول پایا جائے تو زمین کے مالک اور اس کے قبیلے والوں پر قسامت و دیت ہے اور اگر وہ زمین کسی کی ملکیت نہیں ہے اور اس کے اتنے قریب کوئی آبادی ہے جس میں وہاں کی آواز سنی جاسکتی ہے تو اس آبادی والوں پر قسامت و دیت واجب ہوگی اور اگر اس کے قریب کوئی آبادی نہیں ہے یا آبادی اس قدر دور ہے کہ وہاں کی آواز اس آبادی تک نہیں پہنچتی ہے تو اگر اس زمین سے مسلمان کوئی فائدہ اٹھاتے ہیں مثلاً وہاں سے لکڑی یا گھاس کاٹتے ہیں۔ یا وہاں

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس عشر في القسامة، ج٦، ص٨٢.

2 ......دو پہیوں کی لمبی گاڑی جس میں بیل جوتے جاتے ہیں جو بار برداری کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس عشر في القسامة، ج٦، ص٨٢.

4 ......ہانکنے والا۔ 5 ......آگے سے جانور چلانے والا، نکیل پکڑ کر لے جانے والا۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس عشر في القسامة، ج٦، ص٨٢.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

جانور چراتے ہیں تو بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی۔اور اگر وہ زمین انتفاع کے قابل ہی نہیں ہے تو مقتول کا خون رائیگاں جائے گا۔[1] (عالمگیری از محیط سرخسی ص۸۲ ج۶ ،بحرالرائق ص۳۹۳ ج۸،درمختار و شامی ص۵۵۴ ج۵)

مسئلہ ۳۷ اگر کسی پل پر مقتول پایا جائے تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی اور اگر شہر کے اردگرد کی خندق میں مقتول پایا جائے تو اس کا حکم شارع عام پر پائے جانے والے مقتول کا سا ہے۔[2] (عالمگیری از محیط سرخسی ص۸۲ ج۶)

مسئلہ ۳۸ مسلمان لشکر کسی مباح زمین میں جو کسی شخص کی ملکیت نہ تھی پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ان میں سے کسی لشکری کے خیمے میں مقتول پایا جائے تو اس خیمے والوں پر دیت و قسامت ہے اور اگر خیمے کے باہر پایا جائے اور لشکریوں کے قبائل الگ الگ ٹھیرے ہوں تو جس قبیلے میں پایا جائے گا اس قبیلے پر دیت و قسامت ہے اور اگر دو قبیلوں کے درمیان پایا جائے تو قریب والے قبیلے پر قسامت و دیت ہے اور اگر دونوں کا فاصلہ برابر ہو تو دونوں پر قسامت و دیت ہے۔[3] (عالمگیری ص۸۲ ج۶،تبیین الحقائق ص۱۷۶ ج۶،بحرالرائق ص۳۹۴ جلد ۸،درمختار و شامی ص۵۶۰ ج۵،مبسوط ص۱۱۹ ج۲۶)

مسئلہ ۳۹ اگر لشکریوں کے قبیلے ملے جلے ٹھیرے ہوں اور مقتول کسی کے خیمے میں پایا گیا تو صرف اس خیمے والوں پر ہی قسامت و دیت واجب ہوگی اور اگر خیمے سے باہر پایا جائے تو سب لشکر پر قسامت و دیت واجب ہوگی۔[4] (عالمگیری از محیط ص۸۲ ج۶ تبیین الحقائق ص۱۷۶ ج۶،بحرالرائق ص۳۹۴ ج۸،درمختار و شامی ص۵۶۱ ج۵)

مسئلہ ۴۰ مسلمانوں کا لشکر کسی کی مملوکہ زمین[5] میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا تو ہر صورت میں زمین کے مالک پر قسامت و دیت واجب ہے۔[6] (عالمگیری از محیط ص۸۲ ج۶ تبیین الحقائق ص۱۷۶ ج۶،بحرالرائق ص۳۹۴ ج۸،بدائع صنائع ص۲۹۲ ج۷،درمختار و شامی ص۵۶۱ ج۵)

مسئلہ ۴۱ اگر مسلمان لشکر کا کافروں سے مقابلہ ہوا پھر وہاں کوئی مسلمان مقتول پایا گیا تو کسی پر قسامت و دیت نہیں اور اگر دو مسلمان گروہوں میں مقابلہ ہوا اور ان میں سے ایک گروہ باغی اور دوسرا حق پر تھا اور جو مقتول پایا گیا وہ اہل حق کی جماعت کا تھا تو کسی پر کچھ نہیں ہے۔[7] (عالمگیری از محیط ص۸۲ ج۶)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب الخامس عشر في القسامة، ج٦، ص٨٢.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق.

5 ......یعنی وہ زمین جو کسی کی ملکیت میں ہے۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات،الباب الخامس عشر في القسامة، ج٦، ص٨٢.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۲ اگر کسی مقفل مکان میں [1] مقتول پایا جائے تو گھر کے مالک کے عاقلہ پر [2] قسامت و دیت ہے۔ [3] (عالمگیری از محیط ص ۸۳ ج ۶، شامی ص ۵۵۵ ج ۵، بحر الرائق ص ۳۹۵ ج ۸)

مسئلہ ۴۳ اگر کوئی شخص اپنے باپ یا ماں کے گھر میں مقتول پایا جائے یا بیوی شوہر کے گھر میں مقتول پائی جائے تو اس میں قسامت ہے اور دیت عاقلہ پر ہے۔ مگر مالک مکان میراث سے محروم نہیں ہوگا۔ [4] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۳ ج ۳)

مسئلہ ۴۴ اگر کسی ایسے ویران محلے میں جس میں کوئی شخص نہیں رہتا ہے مقتول پایا جائے تو اس کے اتنے قریب کی آبادی پر قسامت و دیت واجب ہے۔ جہاں تک وہاں کی آواز پہنچتی ہے۔ [5] (بحر الرائق ص ۳۹۴ ج ۸)

مسئلہ ۴۵ اگر کسی جگہ دو گروہوں میں عصبیت [6] کی وجہ سے تلوار چلی پھر ان لوگوں کے متفرق ہو جانے کے بعد وہاں کوئی مقتول پایا گیا تو اہل محلّہ پر قسامت و دیت ہے۔ مگر جب ولی مقتول ان متحاربین پر [7] یا ان میں سے کسی معین شخص پر قتل کا دعویٰ کرے تو اہل محلّہ بری ہو جائیں گے اور متحاربین کے خلاف غیر اہل محلّہ میں سے دو گواہ اگر اس بات کی گواہی دیں کہ مدعی علیہم نے قتل کیا ہے تو قصاص یا دیت واجب ہوگی ورنہ وہ بھی بری ہو جائیں گے۔ [8] (درمختار و شامی ص ۵۵۸ ج ۵، بحر الرائق ص ۳۹۷ ج ۸)

مسئلہ ۴۶ اگر کسی کا جانور کسی جگہ مردہ پایا جائے تو اس میں کچھ نہیں ہے۔ [9] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۳ ج ۳، درمختار ص ۵۶۱ ج ۵، فتح القدیر ص ۳۸۴ ج ۸، مبسوط ص ۱۱۶ ج ۲۶، بدائع صنائع ص ۲۸۸ ج ۷)

مسئلہ ۴۷ اگر جیل خانے میں کوئی مقتول پایا جائے تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ [10] (ہدایہ ص ۶۲۵ ج ۴، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۲ ج ۳، تبیین الحقائق ص ۴۷۰ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۹۷ ج ۸، مبسوط ص ۱۱۲ ج ۲۶، بدائع صنائع ص ۲۹۰ ج ۷)

---

1 ...... یعنی تالا لگے ہوئے مکان میں۔

2 ...... بہارِ شریعت میں اس مقام پر "گھر کے مالک پر قسامت و دیت ہے" لکھا ہوا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اصل کتب میں عبارت اس طرح ہے "گھر کے مالک کے عاقلہ پر قسامت و دیت ہے"، اسی وجہ سے ہم نے متن میں تصحیح کر دی ہے۔...علمیہ

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الجنایات، الباب الخامس عشر فی القسامة، ج ٦، ص ٨٣.

4 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، باب الشهادة علی الجنایة، ج ٢، ص ٣٩٧.

5 ......"البحر الرائق"، کتاب الدیات، باب القسامة، ج ٩، ص ١٩٥.

6 ...... یعنی دشمنی۔ 7 ...... یعنی لڑنے والوں پر۔

8 ......"البحر الرائق"، کتاب الدیات، باب القسامة، ج ٩، ص ٢٠٠.

9 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الجنایات، باب الشهادة علی الجنایة، ج ٢، ص ٣٩٧.

10 ......المرجع السابق، ص ٣٩٦.

www.dawateislami.net

متفرقات

مسئلہ ۱ اگر کسی شخص کو عمداً زخمی کیا گیا۔ اس نے دو آدمیوں کو گواہ بنا کر یہ کہا کہ فلاں شخص نے مجھے زخمی نہیں کیا ہے۔ اس کے بعد وہ مر گیا تو اس میں اگر قاضی اور عام لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ اسی شخص نے زخمی کیا ہے تو ان گواہوں کی شہادت مقبول نہیں ہے اور اگر کسی کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس شخص نے زخمی کیا ہے تو یہ شہادت صحیح ہے اور اس کے بعد اگر اولیائے مقتول گواہوں سے اسی شخص کے زخمی کرنے کا ثبوت فراہم کر دیں تو یہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔[1] (عالمگیری، ص۸۷، ج۶)

مسئلہ ۲ اگر کسی زخمی نے یہ اقرار کیا کہ فلاں شخص نے مجھے زخمی کیا ہے پھر وہ مر گیا اور اولیاء نے گواہوں سے کسی دوسرے کو زخمی کرنے والا ثابت کیا تو یہ گواہی مقبول نہیں ہوگی۔[2] (عالمگیری، ص۸۷، ج۶)

مسئلہ ۳ اگر کسی زخمی نے یہ اقرار کیا کہ فلاں شخص نے مجھے زخمی کیا ہے پھر مر گیا پھر مقتول کے ایک لڑکے نے اس بات پر گواہ پیش کئے کہ مقتول کے دوسرے لڑکے نے اس کو خطاءً زخمی کیا تھا تو یہ شہادت مقبول ہوگی۔[3] (عالمگیری ص۸۷ ج۶)

مسئلہ ۴ اگر کوئی سوار کسی راہ گیر سے پیچھے کی طرف آ کر ٹکرایا اور سوار مر گیا تو راہ گیر پر اس کا ضمان نہیں ہے اور راہ گیر مر گیا تو سوار پر اس کا ضمان ہے کشتیوں کی ٹکر کی صورت میں بھی یہی حکم ہے۔[4] (قاضی خان علی الہندیہ، ص۴۴۴، ج۳، عالمگیری ص۸۸ ج۶)

مسئلہ ۵ اگر دو جانور آپس میں ٹکرا گئے اور ایک مر گیا اور دونوں کے ساتھ ان کے سائق تھے تو دوسرے پر ضمان واجب ہے۔[5] (قاضی خان علی الہندیہ، ص۴۴۴، ج۳)

مسئلہ ۶ اگر دو ایسے سوار آپس میں ٹکرا گئے کہ ایک ٹھیرا ہوا تھا اور دوسرا چل رہا تھا اور اسی طرح دو آدمی آپس میں ٹکرا گئے کہ ایک چل رہا تھا اور دوسرا کھڑا ہوا تھا اور ٹھیرے ہوئے کو کچھ صدمہ پہنچا تو اس کا تاوان چلنے والے پر واجب ہوگا۔[6] (قاضی خان علی الہندیہ ص۴۴۴ ج۳، عالمگیری ص۸۸ ج۶)

مسئلہ ۷ کوئی شخص راستے میں سو رہا تھا کہ ایک راہ گیر نے اس کو کچل دیا اور دونوں کی ایک ایک انگلی ٹوٹ گئی تو چلنے

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السابع عشرفي المتفرقات، ج٦، ص٨٧.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق، ص٨٨.

5 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الجنايات، فصل في القتل الذي يوجب الدية، ج٢، ص٣٩١.

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السابع عشرفي المتفرقات، ج٦، ص٨٨.

www.dawateislami.net

والے پر تاوان ہے سونے والے پر کچھ نہیں ہے اور اگر ان میں سے کوئی مر جائے درآں حالیکہ ایک دوسرے کے وارث ہوں تو سونے والا چلنے والے کا ترکہ پائے مگر چلنے والا سونے والے کا ترکہ نہیں پائے گا۔[1] (قاضی خاں علی الہندیہ، ص ۴۴۴، ج ۳)

مسئلہ ۸ دو شخص کسی درخت کو کھینچ رہے تھے کہ وہ ان پر گر پڑا جس سے وہ دونوں مر گئے ہر ایک کے عاقلہ پر دوسرے کی نصف دیت ہے اور اگر ان میں سے کوئی ایک مر گیا تو دوسرے کے عاقلہ پر نصف دیت ہے۔[2] (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۴، ج ۳، عالمگیری، ص ۹۰، ج ۶)

مسئلہ ۹ اگر کسی نے کسی کا ہاتھ پکڑا اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اور ہاتھ کھینچنے والا گر کر مر گیا تو اگر پکڑنے والے نے مصافحہ کرنے کے لیے پکڑا تھا تو کوئی ضمان نہیں ہے اور اگر اس کے موڑنے اور ایذا دینے کے لیے پکڑا تھا تو پکڑنے والا اس کی دیت کا ضامن ہے اور اگر پکڑنے والے کا ہاتھ ٹوٹ گیا تو ہاتھ کھینچنے والا ضامن نہیں ہے۔[3] (عالمگیری، ص ۸۸، ج ۶)

مسئلہ ۱۰ ایک شخص نے دوسرے کو پکڑا اور تیسرے شخص نے پکڑے ہوئے آدمی کو قتل کر دیا تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کی سزا دی جائے گی۔[4] (عالمگیری ص ۸۸ ج ۶)

مسئلہ ۱۱ کسی نے دوسرے کو پکڑا اور تیسرے نے آ کر پکڑے ہوئے کا مال چھین لیا تو چھیننے والا ضامن ہے پکڑنے والا ضامن نہیں ہے۔[5] (عالمگیری، ص ۸۸، ج ۶)

مسئلہ ۱۲ کوئی شخص کسی کے کپڑے پر بیٹھ گیا کپڑے والے کو علم نہ تھا وہ کھڑا ہو گیا جس کی وجہ سے کپڑا پھٹ گیا تو بیٹھنے والا کپڑے کی نصف قیمت کا ضامن ہوگا۔[6] (عالمگیری ص ۸۸ ج ۶)

مسئلہ ۱۳ اگر کسی نے اپنے گھر میں لوگوں کو دعوت دی اور ان لوگوں کے چلنے یا بیٹھنے سے فرش یا تکیہ پھٹ گیا تو یہ ضامن نہیں ہیں۔ اور اگر کسی برتن کو ان میں سے کسی نے کچل دیا یا ایسے کپڑے کو جو بچھایا نہیں جاتا ہے کچل کر خراب کر دیا تو ضامن ہوں گے اور اگر ان کے ہاتھ سے گر کر کوئی برتن ٹوٹ گیا تو ضامن نہیں ہیں اور اگر ان مہمانوں میں سے کسی کی تلوار لٹکی ہوئی تھی اور اس سے فرش پھٹ گیا تو ضامن نہیں ہے۔[7] (عالمگیری از محیط، ص ۸۸، ج ۶)

مسئلہ ۱۴ اگر صاحب خانہ نے مہمانوں کو بستر پر بیٹھنے کی اجازت دی اور وہ بیٹھ گئے بستر کے نیچے صاحب خانہ کا

---

1 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الجنايات، فصل في القتل الذي يوجب الدية، ج ۲، ص ۳۹۱.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السابع عشر في المتفرقات، ج ٦، ص ۹۰.

3 ......المرجع السابق، ص ۸۸. 4 ......المرجع السابق. 5 ......المرجع السابق.

6 ......المرجع السابق. 7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

چھوٹا بچہ لیٹا ہوا تھا ان کے بیٹھنے سے وہ کچل کر مرگیا تو مہمان اس کی دیت کا ضامن ہے۔اسی طرح اگر بستر کے نیچے کسی اور کے شیشے وغیرہ کے برتن تھے وہ ٹوٹ گئے تو مہمان کو تاوان دینا ہوگا۔[1] (عالمگیری از ذخیرہ ص ۸۸ ج ٦)

مسئلہ ۱۵ اگر کسی نے کسی سوئے ہوئے آدمی کی فصد کھول دی جس سے اتنا خون بہا کہ سونے والا مرگیا تو فصد کھولنے والے پر قصاص واجب ہے۔[2] (عالمگیری از قنیہ ص ۸۸ ج ٦)

مسئلہ ۱٦ اگر کسی نے یہ کہا کہ میں نے فلاں شخص کو قتل کیا ہے لیکن عمداً یا خطاءً کچھ نہیں کہا تو اس کے اپنے مال سے دیت ادا کی جائے گی۔[3] (عالمگیری از منتقی و ذخیرہ، ص ۸۸، ج ٦)

مسئلہ ۱۷ اگر کسی نے کسی کو ہاتھ یا پیر سے مارا اور وہ مرگیا تو یہ شبہ عمد کہلائے گا اور اگر تنبیہ کے لیے کسی ایسی چیز سے مارا تھا جس سے مرنے کا اندیشہ نہیں تھا مگر مرگیا تو قتلِ خطا کہلائے گا اور اگر مارنے میں مبالغہ کیا تھا تو یہ بھی شبہ عمد کہلائے گا۔[4] (عالمگیری از محیط، ص ۸۸، ج ٦)

مسئلہ ۱۸ اگر کسی نے کسی کو تلوار مارنے کا ارادہ کیا جس کو مارنا چاہتا تھا اس نے تلوار ہاتھ سے پکڑ لی۔تلوار والے نے تلوار کھینچی جس سے پکڑنے والے کی انگلیاں کٹ گئیں تو اگر جوڑ سے کٹ گئی ہیں تو قصاص لیا جائے گا۔اگر جوڑ کے علاوہ کسی جگہ سے کٹی ہیں تو دیت لازم ہوگی۔[5] (عالمگیری از ذخیرہ، ص ۸۹، ج ٦)

مسئلہ ۱۹ اگر کسی کے دانت میں درد ہوا اور وہ دانت معین کر کے ڈاکٹر سے کہے کہ اس دانت کو اکھیڑ دو اور ڈاکٹر دوسرا دانت اکھیڑ دے پھر دونوں میں اختلاف ہو جائے تو مریض کا قول حلف کے ساتھ معتبر ہوگا اور ڈاکٹر کے مال میں دیت لازم ہوگی۔[6] (عالمگیری از قنیہ، ص ۸۹، ج ٦)

مسئلہ ۲۰ اگر دو آدمی کسی تیسرے کا دانت خطاءً توڑ دیں تو دونوں کے مال سے دیت ادا کی جائے گی۔[7] (عالمگیری از قنیہ ص ۸۹ ج ٦)

مسئلہ ۲۱ اگر کسی نے حسب معمول اپنے گھر میں آگ جلائی۔اتفاقاً اس سے اس کا اور اس کے پڑوسی کا گھر جل گیا تو یہ ضامن نہیں ہوگا۔[8] (عالمگیری از فصول عمادیہ ص ۸۹ ج ٦)

---

1 ……"الفتاوی الھندیة"، کتاب الجنایات، الباب السابع عشر فی المتفرقات، ج ٦، ص ۸۸.

2 ……المرجع السابق.

3 ……المرجع السابق.

4 ……المرجع السابق، ص ۸۸، ۸۹.

5 ……المرجع السابق، ص ۸۹.

6 ……المرجع السابق.

7 ……المرجع السابق.

8 ……المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۲ اگر کسی نے اپنے گھر کے تنور میں گنجائش سے زیادہ لکڑیاں جلائیں جس سے اس کا اور اس کے پڑوسی کا گھر جل گیا تو یہ ضامن ہوگا۔[1] (عالمگیری از محیط ص۸۹ ج۶)

مسئلہ ۲۳ اگر کسی نے اپنے لڑکے کو اپنی زمین میں آگ جلانے کا حکم دیا، لڑکے نے آگ جلائی جس سے چنگاریاں اڑ کر پڑوسی کی زمین میں گئیں جن سے اس کا کوئی نقصان ہوگیا تو باپ ضامن ہوگا۔[2] (عالمگیری از قنیہ ص۸۹ ج۶)

مسئلہ ۲۴ اگر کسی سمجھ دار بچے نے کسی کی بکری پر کتا دوڑایا جس سے بکری بھاگ گئی اور غائب ہوگئی تو یہ بچہ ضامن نہیں ہوگا۔[3] (عالمگیری از قنیہ ص۹۰ ج۶)

مسئلہ ۲۵ کسی نے اپنے جانور کو دیکھا کہ دوسرے کا غلہ کھا رہا تھا اور اس کو غلہ کھانے سے نہیں روکا تو نقصان کا ضامن ہوگا۔[4] (عالمگیری ص۹۰ ج۶)

مسئلہ ۲۶ کسی کا جانور دوسرے کے کھیت میں گھس کر نقصان کر رہا ہو تو اگر جانور کے مالک کے کھیت میں جانور کو نکالنے کے لیے گھسنے سے بھی نقصان ہوتا ہے مگر جانور کو نہ نکالا جائے تو زیادہ نقصان کا خطرہ ہے تو گھس کر جانور کو نکالنا واجب ہے اور اس کے کھیت میں گھسنے سے جو نقصان ہوگا اس کا ضامن بھی یہی ہوگا اور اگر جانور کسی دوسرے کا ہو تو اس کا نکالنا واجب نہیں ہے۔ پھر بھی اگر نکال رہا تھا کہ جانور ہلاک ہوگیا تو جانور کی قیمت کا یہ ضامن نہیں ہوگا۔[5] (عالمگیری، ص۹۰، ج۶)

مسئلہ ۲۷ اگر کسی کے خصیتین پر کسی نے چوٹ ماری جس سے ایک یا دونوں خصیتین زخمی ہوگئے تو حکومت عدل ہے۔[6] (عالمگیری از قنیہ ص۹۰ ج۶)

مسئلہ ۲۸ اگر کسی نے کسی کا مویشی خانہ غصب کر کے اس میں اپنے جانور باندھے پھر اس کے مالک نے جانوروں کو نکال دیا تو اگر کوئی جانور گم ہوگیا تو مویشی خانے کا مالک ضامن ہوگا۔[7] (عالمگیری از جامع اصغر ص۹۰ ج۶)

مسئلہ ۲۹ اگر کسی نے جانور کا ہاتھ یا پیر کاٹ کر اسے ہلاک کر دیا یا ذبح کر دیا تو مالک کو اختیار ہے کہ چاہے تو یہ ہلاک شدہ جانور ہلاک کرنے والے کو دے دے اور اس سے قیمت وصول کر لے یا اس جانور کو اپنے پاس رکھ لے اور ضمان وصول نہ[8] کرے۔[9] (عالمگیری ص۹۰ ج۶)

---

❶......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السابع عشرفی المتفرقات، ج٦، ص٨٩.

❷......المرجع السابق. ❸......المرجع السابق، ص٩٠. ❹......المرجع السابق.

❺......المرجع السابق. ❻......المرجع السابق. ❼......المرجع السابق.

❽......بہارِ شریعت میں اس مقام پر" ضمان وصول کرے" لکھا ہوا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اصل کتاب میں عبارت اس طرح ہے" ضمان وصول نہ کرے"، اسی وجہ سے ہم نے متن میں تصحیح کر دی ہے۔...علمیه

❾......"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السابع عشرفی المتفرقات، ج٦، ص٩٠.

www.dawateislami.net

عاقلہ کا بیان

مسئلہ ۱ عاقلہ وہ لوگ کہلاتے ہیں جو قتل خطاء یا شبہ عمد میں ایسے قاتل کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں جو ان کے متعلقین میں سے ہے اور یہ دیت اصالۃً واجب ہوئی ہو اور اگر وہ دیت اِصالۃً واجب نہ ہوئی ہو مثلاً قتل عمد میں قاتل نے اولیائے مقتول سے مال پر صلح کر لی ہو تو قاتل کے مال سے ادا کی جائے گی اور اگر باپ نے اپنے بیٹے کو عمداً قتل کر دیا ہو تو گو اصالۃ قصاص واجب ہونا چاہیے تھا مگر شبہ کی وجہ سے قصاص کے بجائے دیت واجب ہوگی جو باپ کے مال سے ادا کی جائے گی۔ مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں عاقلہ پر دیت واجب نہ ہوگی۔[1] (درمختار وشامی ص ۵۶۱، ج ۵، عالمگیری ص ۸۳، ج ۶، بحرالرائق ص ۳۹۹، ج ۸، فتح القدیر ص ۴۰۲، ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۷۶، ج ۶، بدائع صنائع ص ۲۵۶، ج ۷، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۸، ج ۳)

مسئلہ ۲ حکومت کے مختلف محکموں کے ملازمین اور ایسی جماعتیں جن کو حکومت بیت المال سے سالانہ یا ماہانہ وظیفہ دیتی ہے یا ہم پیشہ جماعتیں ایک شہر یا ایک قصبہ یا ایک گاؤں یا ایک محلے کے لوگ یا ایک بازار کے تاجر جن میں یہ معاہدہ یا رواج ہو کہ اگر ان کے کسی فرد پر کوئی افتاد پڑے تو سب مل کر اس کی اعانت و مدد کرتے ہیں تو وہی فریق اس قاتل کا عاقلہ ہوگا جس کا یہ فرد ہے اور اگر ان میں اس قسم کا رواج نہیں ہے تو قاتل کے آبائی رشتہ دار اس کے عاقلہ کہلائیں گے جن میں الاقرب فالاقرب کا اصول جاری ہوگا اور دیت کی ادائیگی میں قاتل بھی عاقلہ کے ساتھ شریک ہوگا لیکن اس زمانہ میں چونکہ اس قسم کا رواج نہیں ہے اور بیت المال کا نظام بھی نہیں ہے لہٰذا آج کل عاقلہ صرف قاتل کے آبائی رشتہ دار ہوں گے اور اگر کسی شخص کے آبائی رشتہ دار بھی نہ ہوں تو قاتل کے مال سے تین سال میں دیت ادا کی جائے گی۔[2] (درمختار وشامی ص ۵۶۶، ج ۵، عالمگیری ص ۸۳، ج ۶، بحرالرائق ص ۴۰۰، ج ۸، فتح القدیر ص ۴۰۵، ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۷۸، ج ۶، بدائع صنائع ص ۵۵۶، ج ۷، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۴۸، ج ۳)

فائدہ: آج کل کارخانوں اور مختلف اداروں میں ملازمین اور مزدوروں کی یونینیں[3] بنی ہوئی ہیں جن کے مقاصد میں بھی یہ شامل ہے کہ کسی ممبر پر کوئی افتاد پڑے تو یونین اس کی مدد کرتی ہے لہٰذا کسی یونین کے ممبر کے عاقلہ کے قائم مقام اسی یونین کو مانا جائے گا جس کا یہ ممبر ہے۔

والحَمدُ للّٰہِ علٰی الائہٖ والصَّلٰوۃُ والسَّلام علٰی افضلِ انبیائہٖ وعلٰی الہٖ وصَحبِہٖ واولیائہٖ
وعلینا معھم یا ارحمَ الراحمین واٰخردعوانا اَنِ الْحَمدُ لِلّٰہ ربِّ الْعٰلَمِیْنَ .

---

1 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السادس عشرفی المعاقل، ج٦، ص٨٣.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب المعاقل، ج١٠، ص٣٤١، ٣٤٢، ٣٤٦.

2 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الجنايات، الباب السادس عشرفی المعاقل، ج٦، ص٨٣.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب المعاقل، ج١٠، ص٣٥٠.

3 ……یونین کی جمع، ادارہ، انجمن وغیرہ۔

www.dawateislami.net